بیاد

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

دارالعلوم حقانیہ

اکوڑہ خٹک کا علمی و دینی مجلہ

الحق

ماہنامہ

ربیع الاول ۱۴۲۳ھ مئی ۲۰۰۲ء

مدیر مسئول

مولانا سمیع الحق

جامعہ دار العلوم حقانیہ کی طرف سے ایک عظیم علمی و تحقیقی تحفہ

جامعہ حقانیہ کے جید علماً کرام مفتیان عظام کی نصف صدی کی کاوشوں کا شاہکار

فتاوٰی حقانیہ

تین ہزار چھ سو صفحات **چھ جلدوں میں**

فتاویٰ اور فقہ کی دنیا میں ایک مبارک اور دلاویز اضافہ یعنی جامعہ دار العلوم حقانیہ کے فتاویٰ جو کہ ہزاروں مسائل، فقہی جزئیات، علمی تحقیقات اور دیگر بے شمار خصائص ونوادرات پر مشتمل ہے جس کا برسوں سے انتظار کیا جا رہا تھا اور علماً و مفتیان کرام دانشور حضرات اور طلباً اس کیلئے چشم براہ تھے۔

الحمدللہ شائع ہو چکا ہے۔ قیمت : -/2300 روپے

مدارس عربیہ طلباً' علماً کیلئے خصوصی رعایت 45%

جلد اول فقہ اور فتاویٰ کے مآخذ' عقائد ایمانیات فرق اسلامیہ' فرق باطلہ سائنس اور اسلام' تجدد والحاد وغیرہ

جلد دوم اجتہاد' بدعت' علم' تفسیر وحدیث' سلوک' سیاست' کراھیۃ واباحۃ' حقوق النساء اور طہارت

جلد سوم صلوۃ' عشر وزکوۃ' جدید معاشی مسائل **جلد چہارم** زکوۃ' صوم' حج' نکاح اور طلاق

جلد پنجم نفقات ایمان ونذر' وقف' حدود' تعزیرات' اشربۃ' قصاص ودیۃ' جہاد' قضا' وشہادۃ۔ قسمہ واکراہ

جلد ششم بیوع' ربا' رھن' اجارہ' شرکۃ' مضاربۃ' وکالۃ' حوالہ' ھبۃ' غصب' احیاء الموات' مزارعۃ ذبائح' اضحیۃ' وصیت اور فرائض

اعلیٰ ترین کاغذ و طباعت و جلد بندی

خصوصیات

موت ومابعد الموت اور حیات دنیوی سے متعلق تمام مسائل میں شریعت کی رہنمائی

اس فتاویٰ میں سوالات کے جوابات پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ ہر جواب کیساتھ کتب احادیث' تفاسیر اور معتمد فقہی ذخائر سے حوالہ جات بھی درج ہیں۔ قدیم وجدید مسائل اور ان کے جوابات' عصر حاضر کے ایسے جدید مسائل جو کہ معرکۃ الاراء ہیں اور ساتھ ساتھ نئی سائنسی تحقیقات' ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ وکمپیوٹر وغیرہ سے جو نئے مسائل پیدا ہوئے ہیں اسکے متعلق بھی انتہائی معلومات افزاء مواد اس میں شامل ہے۔ دار العلوم سے یا قریبی مارکیٹ سے فوری طلب فرمائیں۔

ناشر : جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

اے بی سی آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

ماہنامہ **الحق** اکوڑہ خٹک

جلد نمبر ---- 37
شمارہ نمبر ---- 8
ربیع الاول ۱۴۲۳ھ
مئی ۲۰۰۲ء

مدیر اعلیٰ	نگران	مدیر
حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ	حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ	حافظ راشد الحق سمیع حقانی

ناظم شفیق الدین فاروقی

اس شمارے کے مضامین

نقش آغاز: ایک عظیم علمی مفکر اور عبقری شخصیت کی المناک جدائی، پاک بھارت کشیدگی اور حکمرانوں کا لائحہ عمل، پاکستانی شہروں اور قبائلی علاقوں میں امریکی افواج کی دخل اندازی اور حکومت پاکستان کی بے غیرتی، حضرت مولانا محمد اجمل خانؒ کی وفات .... راشد الحق سمیع ۲
طالبان سے پہلے اور بعد کی دنیا .... مولانا نور عالم خلیل امینی انڈیا ۹
توبہ، ایمان اور عمل صالح .... مولانا حافظ انوار الحق حقانی ۲۵
ازدواجی تعلقات اور شوہر بیوی کیلئے ضروری تنبیہات و ہدایات .... ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی ۳۱
بنیاد پرستی تعلیمات نبویؐ کے آئینہ میں .... مولانا قاضی عبداللطیف ۴۰
آنحضرت ﷺ کے خطوط کا انداز بیان .... جناب سید عطاء اللہ ۴۳
حضرت مولانا محمد نبی محمدی صاحبؒ چند یادیں، چند نقوش .... مولانا محمد ابراہیم فانی ۴۸
آفتاب رسالت حضرت محمد ﷺ .... حافظ محمد عرفان الحق ۵۷
فتاویٰ حقانیہ، مشاہیر علم و فضل کی نظروں میں .... مولانا مفتی تقی عثمانی، مولانا محمد سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مولانا مفتی محمد زرولی خان ۶۳
شب و روز .... جناب شفیق الدین فاروقی ۶۸
تبصرہ کتب .... م-ا-ف ۶۹

Computer Operator : BABEER HANIF

ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ (سرحد) پاکستان۔ فون نمبر: 630435 , 630340 -(0923)
ای میل نمبر: E-Mail : haqqania@nsr.pol.com.pk Or haqqania@hotmail.com

سالانہ بدل اشتراک اندرون ملک فی پرچہ =/20 روپے سالانہ =/200 روپے، بیرون ملک 20$ امریکی ڈالر
پبلشر: مولانا سمیع الحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، منظور عام پریس پشاور

نقش آغاز　　　راشد الحق سمیع حقانی

ایک عظیم علمی مفکر اور عبقری شخصیت کی المناک جدائی

ہندوستان سے جہاں خون مسلم کی ارزانی و سوختہ سامانی کی خبریں ہمیں مسلسل رُلا رہی ہیں وہیں قارئین الحق اور علمی حلقوں کو یہ المناک خبر مزید درد و رنج میں مبتلا کر دے گی کہ آسمان علم و معرفت کے بہت ہی روشن، منور، یکتا و منفرد علمی ستارہ اور ہماری بزم الحق کے سب سے روشن چراغ، دیرینہ رفیق، بزرگ اور سرپرست حضرت مولانا علامہ سید محمد شہاب الدین ندوی قدس سرہ العزیز 18 اپریل بروز جمعرات صبح ساڑھے سات بجے 71 برس کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ہم نے ان ادارتی صفحات میں بہت سی علمی، ادبی، روحانی اور سیاسی شخصیات کی جدائی کا ماتم کیا ہے لیکن آج جس علمی اور ہمہ جہت شخصیت کا قلم ماتم کرنا چاہتا ہے اس عظیم نقصان پر دل و قلم تو کیا اگر زمین و آسمان بھی دونوں خون کے آنسو بہائیں تو یہ کم ہوگا۔ کیونکہ یہاں زندگی اور علمی و تحقیقی میدانوں کے شہسوار آپ کو ایک نہیں بلکہ درجنوں مل جائیں گے لیکن حضرت علامہ کے پائے جیسی علمی، تحقیقی، سائنسی علوم و فنون، قدیم و جدید اور شرعی علوم پر کامل دسترس رکھنے والی منفرد و یکتا ہمہ جہت شخصیت آپ کو پورے عالم اسلام میں نظر نہیں آئے گی۔

ع　　اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

حضرت علامہ مرحوم کی ہمہ جہت صفات و کمالات سے متصف شخصیت اور آپ کی شاندار علمی خدمات کا ذکر ہم کہاں سے شروع کریں اور کیسے ختم کریں؟ کیونکہ اس کیلئے تو دفتر کے دفتر ہونے چاہئیں اور نہ ہی یہاں اس تعزیتی شذرے میں اس ناکارہ کیلئے اس کا بیان ممکن ہے۔ مختصر یہ کہ امت مسلمہ کی صف سے ایک ایسا عظیم علم دوست، علم پرور اور علم شناس انسان ہمیشہ کے لئے اٹھ گیا ہے جس سے پوری بزم میں اندھیرا اور سناٹا چھا گیا ہے اور یقیناً مسند علم و ہنر مدتوں ان کی یاد میں ویران رہے گی اور فکر و نظر کے پیمانے جس بے مثل ساقی کی صہبائے علمی سے سیراب ہوا کرتے تھے اب برسوں تشنگی کا داغ لئے ہوئے حیراں و پریشاں رہیں گے۔

جان کر منجملہ خاصانِ میخانہ مجھے　　　مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے

یوں تو حضرت علامہ مرحوم نے دیگر علماء اور مصنفین کی طرح اپنے علم و قلم سے دین کی سربلندی کے لئے نمایاں خدمات سرانجام دیں اور تقریباً دین و دنیا اور قرآن و سنت کے ہر گوشے پر بہت زبردست کام کیا۔ لیکن اس

سائنسی، مشینی، کمپیوٹرائزڈ زمانے اور مادیت کے دور میں آپ نے عمر بھر قرآن اسلامی علوم وفنون کو سائنسی اور جدید علوم وفنون پر برتر ثابت کیا۔ آپ کا پسندیدہ موضوع قرآن اور جدید سائنس تھا۔ اس سلسلے میں آپ نے بعض انقلابی اور اجتہادی نوعیت کی تحقیقات بھی پیش کی ہیں، اور آپ نے اپنی تحقیق وجستجو سے یہ واضح کیا کہ تمام سائنسی علوم وفنون اور نت نئے انکشافات وایجادات یہ قرآن وسنت کی حقانیت کو اجاگر کرنے کے لئے دلائل و وسائل ہیں۔ علامہ مرحوم کی انہی بے پناہ علمی خدمات اور تحقیقات پر بطور اعتراف مفکر اسلام حضرت علی میاںؒ نے انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یورپ میں جو کام ایک اکیڈمی کرتی ہے وہ ہمارے یہاں حضرت علامہ مرحوم نے تنِ تنہا کر کے دکھایا۔ علاوہ ازیں آپ کی علمی تحقیقات اور مختلف جدید مسائل پر آپ کی تحقیقی کاوشوں کا اعتراف ملک و بیرون تمام اہم شخصیات نے کیا ہے جن میں خصوصیت کے ساتھ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ فضیلت الشیخ محمد صالح القزاز سربراہ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ مولانا شاہ معین الدین ندوی، ناظم دارالمصنفین و مدیر معارف اعظم گڑھ مولانا محمد اویس صاحب شیخ التفسیر دارالعلوم ندوہ میر سیادت علی خان جج حیدرآباد ہائی کورٹ، مولانا حامد الانصاری صدر جمعیۃ العلماء بمبئی ان مقتدر ہستیوں نے آپکی ان کاوشوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور ان کو دین حق کی ترجمانی کا اہم پلہ قرار پایا۔

۱۹۶۲ء میں آپ تعلیم سے فارغ ہوئے تو مطالعہ میں یکسوئی سے مصروف ہو گئے (مجلس نشریات اسلام کراچی کے بانی مولانا فضل ربی ندوی مدظلہ نے مولاناؒ کے متعلق میرے استفسار پر بتایا کہ مولانا ندوہ میں ہمارے کمرے کے ساتھی تھے اور آپ اس وقت بھی اتنا زیادہ کثرت سے مطالعہ کرتے کہ عقل حیران رہ جاتی اور شدید گرمی میں بھی پسینے سے ڈوبے ہوئے کمرے میں ہر وقت کتاب لئے ہوئے مستغرق رہتے۔ نجانے فراغت کے بعد ان کے مطالعہ کی کثرت کا کیا حال ہوگا۔) اور مختلف موضوعات پر تحقیقی کتابوں کا عمیق مطالعہ کرنے کے بعد تصنیف وتالیف اور مقالہ نویسی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا اس مقصد کے لئے آپ نے ہندوستان میں ''صدق جدید''، لکھنو اور ماہنامہ ''برہان'' دہلی کا انتخاب کیا اور پاکستان میں ماہنامہ ''الحق'' کو اس مقصد کے لئے خاص طور پر چنا اور آپ نے اپنے لئے ایسے موضوعات کو تلاش کیا جن پر بہت کم لکھا گیا تھا اور عصر حاضر میں وہ جدید مسائل کے زمرے میں آتے تھے آپ کی پہلی تصنیف ''چاند کی تسخیر قرآن کی نظر میں'' شائع ہوئی اور اس سے پہلے مقالہ کی شکل میں یہ کئی رسائل اور جرائد میں شائع ہوا تھا۔ جس پر آپ کو انتہائی خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اور اسی طرح آپ کی معلومات آفرین تصنیفات وتالیفات کا سلسلہ شروع ہوا جس سے ایک دنیا مستفید ہو رہی ہے۔ پھر آپ نے ایسے مشکل خشک اور صعب ترین موضوعات کا انتخاب کیا جن کیلئے سخت محنت اور کوشش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ آج جدید مسائل پر آپ کی حیثیت ایک سند اور اتھارٹی کی ہے۔

۱۹۷۰ء میں آپ نے بنگلور میں ایک عظیم علمی وتحقیقی مرکز ''فرقانیہ اکیڈمی'' کی بنیاد رکھی اور اس میں چالیس ہزار سے زائد نادر اور قیمتی کتابوں پر مشتمل ایک عظیم الشان تاریخی لائبریری بھی قائم کی ۔ اکیڈمی کا بنیادی مقصد جدید مسائل و موضوعات نت نئے سائنسی انکشافات و تجربات میں امت مسلمہ کی صحیح علمی وفکری رہنمائی کرنا تھا۔ کیونکہ آج عالم اسلام میں جدید تعلیم یافتہ طبقہ مغرب کے افکار ونظریات سے کافی متاثر اور مرعوب ہو چکا ہے اور پھر یہ طبقہ اسلامی علوم وفنون سے بھی عدم ناواقفیت کی بنا پر اسے اہمیت نہیں دیتا اور یہ اسلام کو صرف چند مذہبی رسومات وعبادات کا مجموعہ سمجھتا ہے ۔ اس خطرناک صورتحال کے پیش نظر حضرت علامہ مرحوم نے اپنی تالیفات وتصنیفات کے ذریعے اس امر کو اجاگر کیا کہ قرآن فقط دینی وشرعی حیثیت سے ہمارے لئے چشمہ ہدایت نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ تمدنی و اجتماعی نقطہ نظر سے بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں ایسے دلائل و براھین کا انبار لگا دیا کہ اسلام اور قرآن وحدیث' سائنس اور جدید مسائل کی ضد نہیں ہیں بلکہ اسلام اور قرآن وشریعت تو اس سلسلے میں ہماری بھرپور رہنمائی وسرپرستی فرماتے ہیں اور یہ سب نئے انکشافات وتجربات قرآن وحدیث کی واضح پیشنگوئیاں ہیں ۔ پھر علامہ مرحوم سائنس اور جدید علوم وفنون اور مغربی مفکروں سے بالکل مرعوب نہیں دکھائی دیتے اور نا ہی اسلام و شریعت کو اس سے کم سمجھتے ہیں بلکہ انہیں برتر واعلیٰ اور اصل الاصل ثابت کرنے کی پوری کوشش میں کامیاب نظر آتے ہیں ۔ اسلیئے ہندوستان کے چوٹی کے عالم دین ڈاکٹر مولانا عبداللہ عباس ندوی صاحب آپکے بارے میں فرماتے ہیں:

''وہ کتاب اللہ اور سنت نبویؐ کو سائنس کی ترازو میں نہیں تولتے بلکہ کتاب وسنت کی روشنی میں ان فنون کا مطالعہ کرتے ہیں''

آپ نے صحافت میں بھی بھرپور کردار ادا کیا اور ۱۹۷۲ء میں ''تعمیر فکر'' کے نام سے ایک رسالہ کا اجراء کیا۔ تقریباً ۳ سال تک یہ رسالہ خوب چلتا رہا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آپ نے ایک سہ ماہی مجلّہ ''ندائے فرقان'' کے نام سے جاری کیا۔ پھر آپ کی علمی وتحقیقی جولانیوں کا پتہ آپ کے ان مختلف النوع موضوعات پر لکھی گئی کتابوں سے بھی لگتا ہے جن کی تعداد تقریباً اسی' سو کے لگ بھگ ہے اور کئی مقالات اور غیر مطبوعہ تصنیفات اس کے علاوہ ہیں ۔

چنانچہ آپ نے اس موضوع پر یہ اہم عظیم کتابیں تصنیف کیں ۔ ان کا بیشتر حصہ ''الحق'' کے سینتیس سالہ ریکارڈ میں بھی محفوظ ہے ۔ یہاں پر چند اہم اور چیدہ کتابوں کے نام بطور معلومات اختصار سے لکھ رہے ہیں ۔

اسلام اور جدید سائنس' قرآن' سائنس اور مسلمان' چاند کی تسخیر قرآن کی نظر میں' تخلیق آدم اور نظریہ ارتقاء' اسلام اور عصر حاضر' اسلام اور جدید سائنس' قرآن حکیم اور علم نباتات' سائنسی میدان میں مسلمانوں کا عروج وزوال' اسلام اور جدید عالمی نظام' سورج کی موت اور قیامت: قرآن وحدیث اور سائنس کی نظر میں' حیات ثانی کے عقیدے پر کلوننگ کی شہادت' قرآن مجید اور دنیائے حیات ۔ اس کے علاوہ انگریزی زبان میں بھی آپ نے معرکتہ الاراء

تصانیف مرتب کیں۔ The Holy 'The Battle of Islamic Shariah in india-' The Holy Quran and Biology- 'Need to Institutionalise Zakat- 'Islam in Concept-' Evolution or Creation-' Quran and Natural World- 'Rise and Fall of Muslims in Science-' Shariah House A Basic Need-' Cloning Testfies Resurrection- 'Quran, Science and The Muslims- 'Moon Sighiting and Astronomical Calculations-

مجلہ ''الحق'' کے ساتھ آپ خصوصی شفقت فرماتے تھے اور ہر ماہ دو دو تین تین مضامین انتہائی سلیقے اور خوبصورت انداز میں کمپوز شدہ بھیجتے تھے جن کی وجہ سے ''الحق'' کے قارئین آپ کے نام سے مکمل طور پر مانوس ہو چکے تھے۔علامہ مرحوم کی وفات سے جہاں ''فرقانیہ اکیڈمی'' اور پسماندگان کو نقصان پہنچا ہے وہیں ماہنامہ ''الحق'' بھی ان کی جدائی سے ایک عظیم اہل قلم کی نگارشات سے محروم ہوا ہے۔ الغرض آپکا سانحہ ارتحال تمام عالم اسلام کے لئے بالعموم اور مسلمانانِ برصغیر کیلئے وقعتِ الواقعہ اور سانحہ فاجعہ سے کم نہیں۔مشرق و مغرب اور اسلام و سائنس کے درمیان فاصلے کم کرنے والا یہ عظیم انسان بہت ہی نازک وقت میں اٹھ گیا ہے۔کاش ملک الموت ان نازک حالات میں علامہ مرحوم کو کچھ اور وقت دیتا۔ ع کرتا ملک الموت تقاضا کوئی دن اور

اس عظیم علمی المیہ پر ہم خود بھی تعزیت کے مستحق ہیں اور اس موقع پر ''فرقانیہ اکیڈمی'' کے ذمہ داروں، آپ کے صاحبزادگان اور تمام ندوی حلقے سے بھی دلی تعزیت کرتے ہیں۔مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ، چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔نماز جنازہ بعد نماز عصر معظم بی ٹی ایم لے آؤٹ میں ادا کی گئی اور تدفین آبائی وطن چک بانا ور (مضافات بنگلور) میں کی گئی۔

آخر میں ہم حضرت علامہ مرحوم کے رفع درجات کے لئے دعا گو ہیں کہ دین کے اس عظیم خادم اور لاجواب مبلغ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا ہو۔ (امین)

ع آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

پاک بھارت کشیدگی اور حکمرانوں کا لائحہ عمل

جنوبی ایشیاء اور خصوصاً برصغیر پاک و ہند پر ایک بار پھر جنگ کے سیاہ بادل منڈلا رہے ہیں۔بارڈروں اور سرحدات پر مہینوں سے متعین دونوں جانب افواج کے درمیان روزانہ فائرنگ کا تبادلہ بھی ہو رہا ہے۔کسی بھی لمحے اور کسی بھی جانب سے کوئی بھی بڑی کاروائی کا امکان کافی حد تک نمایاں ہے۔حالات کشیدگی کی انتہا پر ہیں اور نفرتوں اور کدورتوں سے بھرے دوطرفہ بیانات جلتی پر تیل کا کام دے رہے ہیں اگر اس بار پاک بھارت جنگ ہوئی تو یقیناً یہ

آخری جنگ ثابت ہوگی ۔ اور یہ روایتی جھڑپ ثابت نہیں ہوگی بلکہ دونوں جانب سے ایٹمی اور تابکاری اسلحہ وہ قیامت برپا کرے گا کہ شاید خطہ ارض میں کبھی پہلے اس کا مظاہرہ ہوا ہو ۔ سوال یہ ہے کہ حالات اس حد تک آخر کیوں پہنچ گئے؟ اس کا مختصر اور سیدھا جواب یہ ہے کہ بھارت اگر روایتی ہٹ دھرمی، ضد اور ناانصافی پر مبنی موقف چھوڑ دیتا اور کشمیر پر اپنا غاصبانہ تسلط ختم کر دیتا تو دونوں ملکوں کا وجود اب داؤ پر نہ لگتا اور نہ ہی دونوں جانب کی اقوام کا معاشی قتل عام ہوتا ۔ دنیا بھر کے مختلف متحارب ملک اپنے مسائل اور جھگڑے مذاکرات اور افہام و تفہیم سے حل کر رہے ہیں اور ایک ہم ہیں کہ آزادی کی صبح سے لے کر آج تک اپنے جھگڑے اور کدورتیں کم نہ کر سکے ۔ بلکہ دن بدن اس میں اضافہ ہو رہا ہے اگر بھارت یہ سمجھتا ہے کہ سرحدوں پر افواج کا ہجوم اکٹھا کر کے یا پاکستان پر جنگ مسلط کر کے وہ پاکستان کو مجبور کر دے گا کہ وہ کشمیر کے قضیہ سے دستبردار ہو جائے تو یقیناً یہ اس کی بھول ہے کہ جس ملک نے اپنا سب کچھ کشمیر کے لئے تج دیا ہو اور وہ اپنے 54 سالہ سیاسی موقف سے یونہی آسانی سے دستبردار ہو جائیں تو یہ ناممکن ہے اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ خود کشمیریوں نے 70 ہزار سے زائد اپنے قیمتی افراد آزادی کشمیر اور الحاق پاکستان کے لئے قربان کر دیئے ہیں اور ان کی رگ رگ اور نس نس میں آزادی و انقلاب کا خون دوڑ رہا ہے ۔ تو کیا وہ اس قدر جدوجہد اور قربانیوں کے باوجود اس سے دستبردار ہو جائیں گے؟ بھارت کو چاہیے کہ وہ حقائق کی دنیا میں رہتے ہوئے کشمیر کے مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرے اور کشمیریوں کو ان کا جائز حق دے اور اپنا جنگی جنون ختم کرے اور اپنے روز بروز بڑھتے ہوئے جنگی وسائل کو اپنے عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرے ۔ اسی میں اس کی بھلائی ہے ورنہ آئندہ کے پچاس سالوں میں بھی دونوں ممالک کے حصے میں غربت و افلاس اور بھوک ہی لکھی ہوگی ۔ یہاں پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ واجپائی نے ایک ایسے وقت میں یہ ڈرامہ رچایا جب ریاست گجرات میں انتہا پسند ہندوؤں اور دہشت گرد تنظیموں نے حکومت کی سرپرستی میں مسلمانوں کا قتل عام کیا جس میں ۳ ہزار سے زائد مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا اور اربوں مالیت کی املاک اور سامان تباہ کر دیئے گئے ۔ جس پر اقوام عالم کی طرف سے بھی احتجاج کیا گیا ۔ اور خود اندرونی ملک اپوزیشن جماعتوں نے بھی واجپائی کو آڑے ہاتھوں لیا ۔ چنانچہ اس نے از خود کشمیر میں فوجی کیمپ پر حملے کا ڈرامہ رچایا اور دنیا کی نگاہیں گجرات کے مظالم اور اندورنی مسائل سے پھیر لیں ۔ اور پھر اس کے ساتھ ساتھ یہ دہشت گردی کے خلاف رچائے جانے والے ڈرامے سے بھی اپنے لئے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے کہ پاکستان کشمیر میں دہشت گردوں کو بھیج رہا ہے ۔ لہذا اکراس بارڈر ٹیررازم کو بھی ختم کر دینا چاہیے ۔ یہ پٹی بھی بھارت کو امریکہ کی پڑھائی ہوئی ہے اور امریکہ و برطانیہ و دیگر تمام عالم کفر نے واضح طور پر بھارت کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور ہمارے مشرف صاحب حسب سابق اس دباؤ کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے ۔ جبکہ شنید ہے کہ اندورن خانہ سب کچھ داؤ پر لگ چکا ہے اب صرف فاتحہ خوانی باقی ہے ۔

دیکھئے کہ روسی صدر کی دعوت مذاکرات اور امریکی دوستی میں ہم مزید کیا کچھ کھوتے ہیں؟

پاکستانی شہروں اور قبائلی علاقوں میں امریکی افواج کی دخل اندازی اور حکومت پاکستان کی بے غیرتی

11 ستمبر کے بعد حکومت پاکستان نے جس غلامی اور بے غیرتی کا اب تک ثبوت دیا ہے اس کی نظیر ماضی میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ امارت اسلامیہ افغانستان کے ساتھ اس نے جو غداری کی وہ تو ہمیشہ کے لئے ملک وملت کے ماتھے پر ایک سیاہ دھبہ رہے گا۔ لیکن اب تو ہم نے اپنے ملک و وطن کا چپہ چپہ اور گوشہ گوشہ بھی امریکی افواج کی بربریت اور دست درازی کے لئے پیش کر دیا ہے۔ اطاعت اور غلامی میں اس قدر ہم اندھے ہو چکے ہیں کہ اپنے مذہبی اداروں، اسلامی مدارس اور عوام کو بھی ان کا نشانہ ستم بنانے کے لئے کھلا چھوڑ دیا ہے۔ پہلے فیصل آباد، لاہور، پشاور اور کئی دیگر شہروں سے امریکی آپریشن کی خبریں آ رہی تھیں کہ جگہ جگہ سے عرب مجاہدین کو چن چن کر گرفتار کیا جا رہا ہے تو اب قبائلی علاقہ جات جن کی حیثیت ہمیشہ سے آزاد رہی ان کو بھی پامال کر دیا گیا اور گھر گھر طالبان اور عرب مجاہدین کی تلاش کے نام پر قبائل کی عزت و ناموس اور غیرت وحمیت کو للکارا جا رہا ہے۔ درجنوں مدارس کی بے حرمتی کی گئی، طلباء اور علماء کو زدوکوب کیا گیا، داڑھیوں اور اسلامی شعائر کی کھلم کھلا بے عزتی کی گئی، ڈوب مرنے کا مقام یہ ہے کہ یہ سب یہود ونصاریٰ کی افواج نے پاکستانی اعلیٰ انتظامیہ اور افواج اور پولیس کی نگرانی میں کیا۔ اس کے بعد بھی امریکی افواج کے سربراہ نے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ ہم مستقبل قریب میں پاکستانی قبائلی علاقہ جات میں بہت بڑا فوجی آپریشن کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور پھر قبائلی علاقے کے ساتھ تورا بورا کے علاقے میں عارضی ائیر پورٹ کے قیام کا مرحلہ بھی شروع ہو چکا ہے کہ وہاں سے اس کی فضائی نگرانی بھی ہر وقت کی جائے گی۔ یہ دراصل طالبان یا عرب مجاہدین کی گرفتاری کے لئے نہیں کیا جا رہا بلکہ یہ ایک منظم اور طے شدہ منصوبے کا حصہ ہے۔ قبائلی علاقہ جات پاکستان کی سالمیت اور حفاظت کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتے ہیں اور ہمیشہ آڑے وقتوں میں ان بہادر اور غیور لوگوں نے حکومت پاکستان کو بھر پور عسکری اور افرادی سپورٹ دی ہے اور پھر یہاں پر دینی غیرت وحمیت اور مذہب سے وابستگی بھی بہت گہری ہے۔ یہاں سے مستقبل قریب میں کئی اسلامی تحریکوں کی لہریں بھی اٹھ سکتی ہیں جیسے ملاکنڈ ایجنسی سے تحریک نفاذ شریعت کی جدوجہد ہمارے سامنے ہے۔ اسی طرح خیبر ایجنسی سے تحریک اتحاد علماء کی تحریک بھی چل رہی ہے۔ پھر قبائل نے متفق ہو کر جس طرح تحریک طالبان کا ساتھ دیا اور اب تک دے رہے ہیں وہ بھی ایک تاریخی بات ہے۔ اسی لئے امریکہ یہاں کی آزاد حیثیت اور دینی فضاء کو برباد کرنا چاہتا ہے۔ حکومتِ وقت نے جس عفریت کو دعوت دی تھی اور جس نے افغانستان کو اپنے پنجہ استبداد میں جکڑ لیا اب وہ ہمارے ملک پر عملاً مکمل طور پر قابض ہو چکا ہے۔ اور امریکہ کے بارے میں مشہور ہے کہ اس نے جہاں اور جس ملک میں پنجے گاڑ دیئے وہ پھر وہاں سے نہیں نکلتا۔ سرزمین عرب کی

مثال ہمارے سامنے ہے ہمارے بے خبر حکمرانوں نے اپنے ساتھ اس ملک کے غیور مسلمانوں کی غیرت کا بھی سودا کر لیا جس پر ہر پاکستانی کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔

حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

جمعیت علماء اسلام کے اہم مرکزی رہنما اور منفرد مقرر حضرت مولانا محمد اجمل خان کی وفات

گزشتہ دنوں یادگارِ اسلاف‘ قافلہ حریت کے امین اور اپنے وقت کے عظیم مقرر حضرت مولانا محمد اجمل خان بھی طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مولانا مرحوم کی تمام زندگی دین و شریعت کی سربلندی اور غلبہ کے لئے صرف ہوئی۔ آپ نے اس مقصد کے حصول کے لئے جمعیت علماء اسلام کا عظیم پلیٹ فارم منتخب کیا۔ اور اکابرین جمعیت کے ساتھ زندگی بھر ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور سیکولر حکومتوں کے خلاف بھرپور انداز میں جدوجہد کی۔ آپ نے تحریک نظام مصطفیٰ‘ تحریک ختم نبوت‘ تحریک نفاذ شریعت‘ تحریک شریعت بل اور دیگر کئی اہم دینی و سیاسی تحریکات میں بھرپور قائدانہ کردار ادا کیا۔ جلسوں میں شرکاء آپ کی ولولہ انگیز‘ شعلہ بیان خطابت اور قرآن و حدیث پر مشتمل مدلل تقریر کا بیقراری سے انتظار کرتے۔ آپ کی پُر اثر تقاریر بے جان جلسوں اور خاموش تحریکوں میں بھی بجلی دوڑا دیتی۔

آپ نہایت ہی اعلیٰ اخلاق اور روایات کی حامل شخصیت تھے۔ عجز‘ تواضع‘ انکساری آپ کا طرّہ امتیاز تھا۔ اللہ نے آپ کو انتہائی جلال و جمال سے بھی نوازا تھا۔ چہرے پر ہر وقت نورانیت اور سرخی کی آمیزش موجود رہتی۔ دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بانی حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہ العزیز اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے ساتھ جو تعلق تھا وہ سب کے سامنے ہے۔ سیاسی نقطہ نگاہ سے بھرپور انداز میں جمعیت علماء اسلام (س) کی معاونت و سرپرستی کی اور جمعیت کی جدوجہد کے روحِ رواں بن کر رہے۔ اور آخر تک حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے ساتھ بھرپور شفقت و محبت فرماتے رہے۔ آخر میں بڑھاپے اور بیماریوں کے باعث آپ سیاست کے منجدھار سے تقریباً کنارہ کش ہو چکے تھے۔ لیکن آپ نے اپنے قابل‘ لائق اور خداداد صلاحیتوں سے مالا مال فرزند برادر محترم مولانا محمد امجد خان کو اپنا بہترین وارث بنایا۔ آپ ان کی زندگی میں ہی سیاست و خطابت کے میدان میں اچھی شہرت حاصل کر گئے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند قدوس حضرت مرحوم کے اس قابل فرزند سے مزید دین و شریعت کی سربلندی کا کام لے اور دیگر وارثان اور فرزندان کو بھی آپ کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ (امین)

مقالہ خصوصی

حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی *

طالبان سے پہلے اور بعد کی دنیا

امت مسلمہ کو تاریخ کے مشکل ترین موڑ پر سب سے بڑی آزمائش کا سامنا

اس سال ہم مسلمانانِ عالم ہجری سال نو ۱۴۲۳ھ کا آغاز اس حال میں کر رہے ہیں کہ امت مسلمہ اپنے آپ کو اپنی تاریخ کے مشکل ترین موڑ پر دیکھ رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی قوموں اور ملکوں نے اس وقت حساب بیباک کرنے کی ٹھان لی ہے اور عرصے سے تیاری کئے جا رہے ہیں اسلام اور مسلمان مخالف قوتوں خوفناک منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کیل کانٹے درست کر لئے ہیں۔

آج امت کو اپنی طویل تاریخ کی سب سے بڑی آزمائش کا سامنا ہے۔ ہر چند کہ اس امت کی تاریخ، آزمائشوں اور اپنے وجود کے خلاف سازشوں سے پر رہی ہے، لیکن انسانیت کے لئے سایہ رحمت تہذیب وثقافت کے نمائندے کی حیثیت سے یہ امت، تمام طوفانوں اور آندھیوں کے سامنے سینہ تانے کھڑی رہی۔ خیر امت کی حیثیت سے وہ اپنا کردار ادا کرتی رہی ہے اور تیرگی کے علمبرداروں او جاہلیت کے مجاوروں اور پنڈتوں کی طرف سے نور الہی کے بجھانے کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہوسکی اور انسانیت کے لئے رب کائنات نے جس خیر کو پسند کیا ہے اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا کوئی منصوبہ پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکا، بلکہ وہ پوری طاقت اور لیاقت کے ساتھ شر کو مغلوب کرتا اور باطل کے تمام لشکروں کو شکست فاش دیتا رہا، جس نے حق کے خلاف دست درازی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے تاریکی کے سارے خاندانوں کے مقابلے میں روشنی کا بول بالا کیا بلکہ اس کے جاہ وجلال میں اضافہ کرتا گیا۔

آج فیصلہ کن انداز میں، ہم مسلمانوں کے تعلق سے جس سازش کا نفاذ عمل میں لایا جا رہا ہے وہ ایک دن کی پیداوار نہیں۔ وہ گزشتہ کل تیار کر کے ہمارے صحن خانہ میں آج نافذ نہیں کی جا رہی، بلکہ یہ سازش طویل عرصے اور برسہا برس کے غور وفکر کے بعد امریکہ، کینیڈا اور آسٹریلیا کے پروٹسٹنٹ، جرمنی اور روس کے آرتھوڈکس، فرانس واٹلی کے کیتھولک، سارے مغرب کے سیکولر، تاجکستان، ازبکستان اور دیگر ملکوں کے کمیونزم کے شکست خوردہ دستوں اور تمام

* رئیس تحریر ماہنامہ "الداعی" واستاذ ادب عربی، دار العلوم دیوبند

جگہوں کے شیاطین، صہیونیوں اور صنم پرستان چین و جاپان وغیرہ کی مشترکہ اسلام و مسلمان دشمن کوششوں کے ذریعے تیار کی گئی۔

موجودہ آزمائش ظاہر و باطن دونوں اعتبار سے، ماضی میں امت کو پیش آنے والی تمام آزمائشوں سے بڑھی ہوئی اور خوفناک ہے۔ صلیبیوں اور تاتاریوں کی یورش اس کے سامنے ہیچ ہے لیکن سارے قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ دشمنان اسلام کی یہ آخری مایوسانہ اور ناکام کوشش ہے۔ انہیں بھی بخوبی معلوم ہے کہ ان کی یہ کوشش مرتے ہوئے انسان کی موت کی سختیوں سے چھٹکارے کے لئے وہ آخری کوشش ہے جو بالاخر ناکام رہتی ہے اور موت کا وہ آخری اور فیصلہ کن وار اس کا کام تمام کردیتا ہے جس کو ناکام بنانے یا ایک سکنڈ کے لئے ٹالنے کی، کائنات کی کوئی طاقت استطاعت نہیں رکھتی۔

آج امت پر جو سخت، بھرپور اور ٹھوس صلیبی صیہونی اور وثنی حملہ ہوا ہے، ماضی قریب و بعید کی تاریخ اور عالمی حالات کے سیاق و سباق کے مطالعے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ خواہ یہ حملہ زمانی طور پر طویل اور مکانی طور پر دراز ہو لیکن تاریخ جدید کے جاہلی کیمپ اور صہیونی و صلیبی و وثنی خیمے کی طرف سے یہ شاید آخری مہم جوئی ثابت ہو۔ ہوسکتا ہے کہ اس حملے میں امت کو مختلف شکلوں میں جان و مال کی بہت سی قربانیوں سے گزرنا پڑے لیکن علامتیں مظہر ہیں کہ انشاء اللہ اس معرکے کا فیصلہ امت ہی کے حق میں ہوگا اور بالاخر وہی یہ معرکہ جیتے گی۔ جاہلی کیمپ چاہے آج ناچے، گائے اور اترائے، لیکن اس کو کمر توڑ اور رسوا کن شکست کے سوا کوئی چیز ہاتھ نہ آئے گی کہ

مسلماں کو مسلماں کردیا، طوفانِ مغرب نے
تلاطم ہائے دریا ہی سے ہے، گوہر کی سیرابی

علامہ اقبال نے خلافت عثمانیہ کے سقوط پر جو زندہ جاوید شعر کہا تھا وہ ملت کی موجودہ زبوں حالی پر بھی اسی قدر منطبق ہے جس قدر وہ عثمانیوں کے زوال پر چسپاں تھا اور امید کی جو مشعل اقبال نے اپنے اسلامی تخیل اور ایمانی بصیرت سے فروزاں کی تھی وہ ہنوز اسی طرح روشن ہے۔

اگر عثمانیوں پہ کوہِ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے
کہ خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

تاریخ، تہذیب، شجاعت، دینی حمیت اور اسلامی غیرت کے حوالے سے لافانی صفات کے حامل مسلمان ملک افغانستان کی سرزمین پر جس شیطانی ڈرامہ کے اسٹیج کئے جانے کا آغاز ہوا ہے اس کے اسٹیج کئے جانے کا عمل جلدی میں اور اس آسانی کے ساتھ ختم نہیں ہوگا جو ہمارے سادہ لوح مسلمانوں، خصوصاً قائدین و حکام کو نظر آرہا ہے اور بدقسمتی سے شکست خوردگی اور تنزل کے جس دور میں ہم امت مسلمہ زندگی گزار رہے ہیں، ہم سبھی ''سادہ لوحی'' کا شکار

ہیں کہ ہمیں کسی مسئلے کو وقت گزر جانے کے بعد ہی (اور بہ قول عربی شاعر ''آئندہ کل کو چاشت کے وقت'' ہی) باور کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ یہ ڈرامہ عربی اور اسلامی اکھاڑے میں بلکہ ساری دنیا کے اسٹیج پر تادیر دکھایا جاتا رہے گا۔ دنیا کے ''آقا'' اور عالم کے پولیس مین ''بوش'' نے صاف لفظوں میں جو بات کہی ہے اس کے سمجھنے میں ہمیں دیر کیوں لگ رہی ہے ''یہ جنگ ہمہ گیر' طویل' غیر روایتی اور ہر محاذ پر لڑی جائے گی' اس میں سارے وسائل سے کام لیا جائے گا اور ہر قسم کے اسلحے استعمال کئے جائیں گے''!!

طالبان سے پہلے اور بعد کی دنیا

طالبان کے بعد کی دنیا' یقیناً طالبان سے پہلی کی دنیا سے یکسر مختلف ہوگی۔ افغانستان پر شب و روز کی امریکی' مغربی' صیہونی اور صلیبی بم باری اور خوف ناک بربریت و درندگی کے نتیجے میں (جس سے کم تر درجے کی بمباری برطانیہ' فرانس روس اور خود امریکہ جیسے ترقی یافتہ ممالک کے بڑے بڑے شہروں کو ڈھیر کرنے کے لئے کافی تھی) طالبان کا سقوط' اسلام اور مسلمانوں کی جدید تاریخ کا کوئی معمولی واقعہ نہیں بلکہ ہر اعتبار سے غیر معمولی واقعہ ہے کیونکہ اس کے نتائج سے صرف اس ''زوال'' کی آگ میں جلنے والے اور براہ راست اس کی تپش کو محسوس کرنے والے ہی متاثر نہ ہوں گے بلکہ اس کی لپیٹ ان لوگوں کا بھی دامن بلکہ گریبان جلا ڈالے گی جو ''پرامن ساحل'' پر بیٹھ کر ''تماشا'' دیکھتے رہے ہیں اور ان حرماں نصیبوں کو دیر یا سویر تو بھسم ہونا ہی' جنہوں نے طالبان اور ان کی تمام نیکیوں کو 'خاکستر' بنا ڈالنے کے لئے چمن افغانستان میں آگ لگانے کے لئے دشمنوں کو نہ صرف مدد دی بلکہ جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے'' کا ہو بہو مصداق بنے۔

اے روشنی طبع تو بر من بلاشدی

دشمنوں کے ذریعے طالبان کا سقوط' کسی محدود اثر والی تحریک کی تباہی نہیں بلکہ صحیح معنی میں اسلامی اور دشمنان خدا و دشمنانِ مسلمین کے لئے مرعوب کن طاقتور ملک کی تعمیر کے منصوبے کو ناکام بنا دینا ہے۔ افغانستان پر دھاوا بولنے اور طالبان کو ختم کر دینے کی سوچنے کی دشمنان اسلام کو ہرگز ضرورت نہ ہوتی' اگر ان کی حکومت ان کے لئے ''خطرناک'' نہ ہوتی۔ اس ''خطرناکی'' کی وجہ طالبان کی عسکری طاقت ان کی جنگی مشینری' یا ان کے اسلحہ خانے کا جدید ترین اسلحے سے بھرا پڑا ہونا نہیں تھا بلکہ ''خطرناکی'' کی وجہ ان کی صحیح اسلامی اسپرٹ' مثالی شجاعت' اصولوں کی سختی سے پابندی' اسلامی اقدار کی بحالی کیلئے عزم مصمم' شریعت کے مکمل نفاذ کے لئے ٹھوس کوششیں' شرک و بدعت کے خلاف واقعی جنگ کے لئے مضبوط ارادہ اور وہ زبردست ایمانی طاقت ہے جس کے سامنے دنیا کی تمام طاقتیں ڈھیر ہو جاتی ہیں اور جس کی وجہ سے ایک مسلمان اسلامی اصولوں پر کوئی سمجھوتا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ حالات کی تمام نزاکتوں اور خطرناک ترین بحران کی گھڑی میں بھی۔ یعنی خطرے کی اصل وجہ ان پراسرار اور ذوق خدائی سے سرشار بندوں کی

سمت سفر کی صحت ہے!۔

اپنے تمام اختلافات و تضادات کو پس پشت ڈال کر یہ دشمنان اسلام طالبان سے لڑنے اور افغانستان کو تباہ کرنے کے لئے ہرگز اس طرح ہلّہ نہ بولتے' اگر یہ طالبان اسی طرح کے ''مسلمان حکمراں'' ہوتے جیسے دیگر ''اسلامی ملکوں'' کے قائدین و حکام ہیں جو امریکہ اور یورپ سے اتنا ڈرتے ہیں کہ اگر خدا سے اتنا ڈرتے تو ان کو دنیا اور آخرت کی ساری بگڑی بن جاتی۔

امریکہ تو یہ کرنے میں کامیاب ہو گیا کہ اس نے دنیا کے تمام صلیبی' صیہونی' وثنی اور سیکولر ملکوں کو افغانستان پر ہلا بولنے کے لئے اکٹھا کرلیا اور اس نے سارے ''اسلامی'' ملکوں کو گونگے شیطان یا بیمار منافق کا کردار ادا کرنے پر مجبور کر دیا' لیکن یہ کتنی افسوسناک بات ہے کہ سارے اسلامی ممالک مل کر امریکہ کے خلاف تنقید نہ سہی کوئی حرفِ احتجاج یا حرف تحفظ درج نہ کرا سکے اور وہ ''خوش اخلاقی'' یا ''تواضع و انکسار'' کے پیرائے (Courtesy) میں بھی امریکہ سے یہ تک نہ کہا کہ افغانستان پر حملہ اور طالبان کو نشانہ بنانے سے پہلے وہ ایسے شواہد پیش کرے جس سے اسلامی دنیا اور پورا عالم واقعی طور پر یہ مان لے کہ 11 ستمبر کے واقعات میں اسامہ بن لادن اور ان کی القاعدہ کا ہاتھ تھا' تا کہ امریکہ کو طالبان کو ''مجرم'' قرار دینے کا حق حاصل ہو کہ انہوں نے اسامہ جیسے خوفناک دہشت گرد کو پناہ دے رکھی ہے۔ چنانچہ آج تک جب کہ اس واقعے پر کئی ماہ گزر گئے ہیں۔ امریکہ اپنی ساری کوششوں اور تگ و دو کے بعد بھی ایسے ٹھوس شواہد نہیں پیش کر سکا جن کی وجہ سے عدالتی طور پر اسامہ بن لادن کو ملزم قرار دیا جا سکے۔ بلکہ اب تک یہی کہا جارہا ہے کہ ان دھماکوں کے پیچھے جن لوگوں پر شبہ ہے ان میں اسامہ بن لادن سرفہرست اور نمبر ایک مشتبہ ہیں۔

محض شبہے کی بنیاد پر اور عدالتی طور پر الزام کے ثبوت کے بغیر اور بغیر ایسے شواہد کے جن سے عالم کو یہ یقین ہو سکے کہ ۱۱ ستمبر کے دھماکے میں فلاں فلاں مجرم ہیں' امریکہ کا اپنے کافر حلیفوں کی مدد سے افغانستان پر تابڑتوڑ بم برسانا اور پورے ملک کے ڈھانچے کو مکمل طور پر ختم کر دینا' ایک بڑے سوال کو جنم دیتا ہے: کہ کیا کسی طاقت ور ملک کے لئے محض اپنے اس ذہنی شبہے کی بنیاد پر دوسرے کمزور ملک کے خلاف فوجی کاروائی جائز ہے کہ یہ کمزور ملک اس کے مفادات کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے یا نقصان پہنچا چکا؟! اگر ایسا کرنے کی چھوٹ دے دی جائے تو پھر یہ کہا جا سکتا ہے کہ عراق نے جو کویت پر محض اس شبہے اور زبانی الزام کی بنیاد پر حملہ اور قبضہ کرلیا تھا کہ وہ ہمارے فلاں علاقے سے زیر زمین ذخیرہ پٹرول کو کشید کر رہا ہے ' جائز ہونا چاہیے تھا ' پھر یہ امریکہ اور دوسرے تمام اسلامی اور عربی ملکوں نے اس کے خلاف آسمان و زمین کیوں سر پر اٹھالیا تھا؟! حالانکہ امریکہ کی منطق سے عراق کے لئے یہ بالکل جائز تھا کہ وہ کویت کے خلاف فوجی کاروائی کر کے اس پر قبضہ کرلے' کیونکہ وہ کویت سے زیادہ طاقت ور تھا اور ہے اور اس کو اپنے مفادات کو ضرر پہچانے کا کویت پر شبہ تھا اور کویت ضعیفی کے جرم کا مرتکب رہا تھا اور اب تک ہے اور جرم ضعیفی کی سزا ہمیشہ

مرگ مفاجات ہوا کرتی ہے!

اگر امریکہ کی اس منطق پر عمل کرنے کی چھوٹ دے دی جائے' تو ساری دنیا انارکی (Anarchy) اور لاقانونیت وانتشار کی آماجگاہ اور شر وفساد کا اکھاڑہ بن جائے گی۔ یہاں جنگل کا وہ قانون رائج ہو جائے گا جس کی رو سے بڑے جانور چھوٹے جانوروں کو نگل لیتے ہیں اور جہاں ہر طاقت ور درندے کو کسی بھی کم زور جان دار کو ستانا اور اس پر ظلم کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

عالمی برادری کو چاہئے اس منطق سے اختلاف ہو' لیکن امریکہ اس پر بے طرح ایمان رکھتا ہے اور قولاً وفعلاً وہ اسی پر عمل کرتا ہے' کیونکہ اس کو اپنی عسکری طاقت اور سائنسی وٹیکنیکل ترقی اور جدید ترین اسلحہ کی پیداوار اور وسیع تر تباہی والے ہتھیاروں سے' اس کا اسلحہ خانوں کے پھٹے پڑنے پر' اس کو بری طرح غرور ہے۔ وہ اسی منطق کی رُو سے سارے اسلامی اور عربی ملکوں کو............ جیسے مصر' عراق' سیریا' افغانستان' پاکستان (جس کے متعلق باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ امریکہ اور اس کے اصلی حلیف ولے پالک' صیہونی مملکت کا' اس کے نیوکلیائی پروگرام کو پاکستان سے اپنی فوج ہٹانے' اگر ہٹانے کا ارادہ ہو' سے قبل تباہ کردینے کا ارادہ ہے تاکہ افغانستان پر چلائے گئے تیر سے اس شکار کو بھی گھائل کر دیا جائے) ....جن کے متعلق اس کو ذرا بھی اندیشہ ہوا کہ ان کے اندر ''استطاعت والی طاقت'' کی تیاری دلچسپی پائی جاتی ہے جو دیر یا سویر اس کے لئے یا دیگر اسلام ومسلمان دشمن طاقتوں کے لئے جن میں صیہونی اور صلیبی سرفہرست ہیں' خطرہ بن سکتی ہے۔ اس کے بالمقابل امریکہ اسرائیل کو پیہم اور بے حساب مادی واخلاقی عسکری وسیاسی واقتصادی مدد کے ذریعے اور ساتھ ہی ساتھ سارے عربی ملکوں پر اپنے عسکری وسیاسی غلبے کو پائے داری اور استحکام دے کر' اسرائیل کو ایک ایسا طاقت ور ترین نیوکلیائی' اقتصادی اور عسکری ملک بنا دیا ہے کہ اس وسیع تر خطے میں کوئی عربی یا اسلامی ملک اس کو کبھی آنکھ نہیں دکھا سکتا' لیکن وہ جب چاہے' جس ملک کو چاہے' سبق سکھا دینے کی پوزیشن میں ہے اور نہ صرف فلسطینیوں کو تباہ اور سرزمین فلسطین کو ہضم کر لینے اور مسئلہ فلسطین کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دینے کے لئے آمادہ کار اور برسرپیکار ہے بلکہ ہر اس عربی اور اسلامی ملک کی خبر لینے کے خم ٹھونک کر میدان میں آچکا ہے۔ جو اس کے ارادے کی راہ میں حائل ہونے کی سوچے۔

کہ ہو نام' افغانیوں کا بلند:

تابناک اور روشن وسنہرے جلی قلم سے تاریخ یہ ریکارڈ کرے گی کہ افغانستان کی طالبان اسلامی حکومت (افغانستان سے سوویت یونین افواج کو بھگا دیئے جانے کے بعد اور ان مجاہدین کی سالہا سال تک خون ریز آپسی رسہ کشی کے بعد' جنہیں سوویت افواج سے لڑنے کے جذبے نے تو ایک کر دیا تھا لیکن اسلامی اصولوں کو برپا کرنے کا کوئی جذبہ انہیں متحد نہ کر سکا تھا اور جو آپس میں اس طرح برسرپیکار رہے کہ ساری دنیا کے اسلام پسندوں کو اس عالمی برادری

کے سامنے بے حد شرمسار ہونا پڑا تھا' جو انتہائی استعجاب کے ساتھ یہ سوال کرتی تھی کہ کل بے دین کمیونسٹوں سے لڑنے والے یہ "مجاہدین" آج آپس میں ایک دوسرے سے گتھم گتھا کیوں ہو رہے ہیں؟ ان برسر پیکار گروہوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ کسی مخلص کی نصیحت اور کسی دردمند کی کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں' اور ان کی ہٹ دھرمی اور اصرار بے جا' کے سامنے وسیع تر اسلامی دنیا کے تمام ہمدرد علماء و قائدین کی کوششیں ناکام ثابت ہو رہی ہیں(۱) تاریخ یہ ریکارڈ کرے گی کہ اس نوخیز اسلامی حکومت کی وجہ سے' جس کے اجزائے ترکیبی طالبان علوم نبوت تھے' عداوتوں کے کافور ہونے اور صد چاک دلوں کے ملنے کا سامان بہم پہنچا اور طویل رسہ کشی اور خانہ جنگی کے بعد سارے قبائل یک جان و دو قالب بن گئے۔ اس نوزائیدہ اور بے نوا اسلامی حکومت نے' عالمی برادری خصوصاً امریکہ اور اس کی دل پسند لونڈی اقوام متحدہ کی طرف سے' ہر طرح کی ناروا اور ہر اعتبار سے بلا جواز سیاسی اور اقتصادی پابندیوں کے باوجود' اسلامی شریعت کے نفاذ اور ملک کی عام ترقی و استحکام' بالخصوص امن و امان کے قیام کیلئے جو کامیاب کوشش کی سچ یہ ہے کہ بہت سے وہ ممالک جو اپنے آپ کو سو فیصد "اسلامی" کہتے ہیں' بھی ہنوز اتنا کچھ نہیں کر سکے۔ طالبان کی اسلامی حکومت نے وسیع تر اصلاحی کام کئے' اعلیٰ و ارفع اسلامی مقاصد کو برپا کیا' عظیم شرعی اصولوں کو عملی جامہ پہنایا' افغانستان کے تباہ حال ڈھانچے کی تعمیر کی سمت میں پیش رفت کی' عزت و آبرو کے لٹیروں سے کہہ دیا کہ اب تمہاری راہ مسدود کر دی گئی ہے' شرک و بدعت کے رکھوالوں کو بتا دیا کہ تمہیں راہ راست پر آنا ہوگا' امن و امان اور ڈسپلن پر کاربند رہنے کے لئے افغانیوں کے مذاق و مزاج کی خود کار تربیت کی' چنانچہ امن و امان خانہ جنگی والے افغانستان کا طالبانی اسلامی حکومت میں شناخت بن گیا...... سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان اسلامی و انسانی اصول و مبادی پر ثابت قدمی کو' اس حکومت نے اپنا اصل مشغلہ بنا لیا' جن کی حفاظت کے لئے افغانی مسلمان جدید و قدیم سامراج سے لڑتے رہے تھے اور ماضی میں کسی کو اپنے ملک میں در آنے اور وہاں فساد مچانے کا موقع نہیں دیا' لیکن اب وہ' خود افغانی "مجاہدین" کی ناسمجھی اور عالمی برادری کی سازش کی وجہ سے اپنے ہاتھوں پامال ہو رہے تھے۔

گویا طالبان نے "خوشحال خان خٹک" افغانی کی اس آرزو کو پوری کر دکھائی جس کو علامہ اقبال نے یوں ادا کیا ہے۔

قبائل ہوں ملت کی وحدت میں گم
کہ ہو نام' افغانیوں کا بلند
محبت مجھے' ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے

لیکن انتہائی افسوسناک بات ہے کہ غرض اور مرض دونوں کی وجہ سے نہ صرف نام نہاد عالمی برادری اور اسلام

دشمن عالمی کیمپ نے اس ہونہار اور صحیح سمت میں محوسفر اسلامی حکومت کی ہر نیکی سے تجاہل عارفانہ کا معاملہ کیا اور اس کے ہر کارنامے کو اس کا مکروہ ترین اور ناقابل مواخذہ گناہ قرار دیا' بلکہ اس کے سلسلے میں تجاہل لاپرواہی اور مکمل طور پر عدم دلچسپی کا رویہ ان مسلمانوں نے بھی اپنائے رکھا جنہیں اسلامی مسائل سے بے انتہا دلچسپی کا دعویٰ رہا ہے۔ یہ مسلمان بھی اس حوالے سے تردد اور شک وشبے کا شکار رہے اور یہی سوال کرتے رہے کہ یہ طالبان کون ہیں؟ بلکہ وہ طالبان کے سلسلے میں عالمی میڈیا پر قابو یافتہ مغربی میڈیا کی باتوں کو دہراتے رہے کہ طالبان ''کٹر'' ہیں' ''تشدد پسند'' ہیں' ''گفت و شنید اور مفاہمت ناآشنا'' ہیں' ''کھلے پن سے محروم'' ہیں' ''عصری زبان'' نہیں سمجھتے' ''ترقی کے جذبے'' کو نہیں جانتے اور ان میں ان گنت نقائص ہیں حتیٰ کہ وہ نقائص کا مجموعہ ہیں۔

انسانی تاریخ سے واقفیت رکھنے والا جانتا ہے کہ یہ وہ روایتی الزامات ہیں جو دین پسندوں' سچے مذہبی لوگوں' پابند شریعت اور صلاح و اصلاح کے لئے بے انتہا جذبے سے سرشار' اپنے وقت کے چیدہ انسانوں کو دیا جاتا رہا ہے۔ گزشتہ انبیاء ومرسلین اور ان کی قوموں کا جو احوال قرآن پاک نے ذکر کیا ہے اس کو پڑھنے سے انداز ہوتا ہے کہ انسانیت دشمن بگڑے ہوئے معاشرے نے انبیاء رسل کے سلسلے میں اسی طرح کا رویہ اپنایا تھا اور تقریباً ہر قوم نے اپنے نبی سے وہی کہا تھا جو قرآن پاک نے حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی زبان میں' اس طرح بیان کیا ہے:

''بولے اے شعیب کیا تیرے نماز پڑھنے نے' تجھ کو یہ سکھایا ہے کہ ہم چھوڑیں گے جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے' یا چھوڑ دیں کرنا جو کچھ کہ کرتے ہیں اپنے مالوں میں' تو ہی بڑا باوقار ہے' نیک چلن'' (سورہ ہود/۸۷)

شعیب علیہ السلام کی قوم ناپ تول میں کمی کرتی تھی' حضرت شعیب نے ان کو شرک و کفر سے باز رہنے کی دعوت کے ساتھ ساتھ اس سے منع کیا کہ اس سے زمین میں فساد واقع ہوتا ہے تو حضرت شعیب کو انہوں نے یہ جواب دیا جو قرآن پاک نے ذکر کیا ہے' قرآن پاک نے نوح' ہود' صالح اور لوط علیہم السلام وغیرہ کی قوم کے حوالے سے بھی اسی طرح کی بات کہی ہے کہ ان انبیا نے ان کو نیک راہ سجھائی تو انہوں نے ان کو طرح طرح کی تہمت دی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس اخلاقی انارکی سے روکا' جس میں ان سے پہلے کوئی قوم مبتلا نہیں ہوئی تھی' تو انہوں نے حضرتؑ کو دوٹوک جواب دیا تھا:

''نکالو ان کو اپنے شہر سے' یہ لوگ بہت ہی پاک رہنا چاہتے ہیں۔'' (الاعراف ـ ۸۳)

حضرت موسیٰ کو تو فرعون نے مسحور اور ساحر اور پتہ نہیں کیا کیا کہا تھا:

''میری اٹکل میں تو موسیٰ تجھ پر جادو ہوا'' (بنی اسرائیل/۱۰۱)

خود سرکار دو عالم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو کتنی تہمتیں دی گئیں اور کیا کیا اذیتیں پہنچائی گئیں۔

عصر حاضر میں' سعودی عرب اپنی تمام ان کمزوریوں کے ساتھ جن کی اصلاح کے لئے امت کے تمام ہمدرد

علماء کوشاں رہتے ہیں' اپنے اس ''گناہ'' کی وجہ سے کہ اسلامی شریعت پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کتاب وسنت کو اپنی حکومت کی اساس قرار دیتا ہے امریکہ اور اہل مغرب کی طرف سے ہمیشہ معرض تنقید میں رہا ہے اور مغربی میڈیا اس کو جمود کا الزام دیتا رہا ہے۔ اس کی طرف سے حدود اسلامی کے نفاذ کو تو ہمیشہ ہی قابل مذمت و ملامت قرار دیا گیا۔ ۱۱ستمبر کے بعد تو مغربی میڈیا خصوصاً امریکی میڈیا کے نزدیک سب سے بڑا مجرم اسلامی ملک سعودی عرب ہی ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ اسلام کا گہوارہ ہے اور یہاں کی یونیورسٹیوں اور تعلیم گاہوں میں اسلامی تعلیم کی وجہ سے دہشت گرد پیدا ہو رہے ہیں کہ اسلام اور اسلامی تعلیمات اس کے نزدیک سارے شرور و آفات کا سرچشمہ اور ہر طرح کی پس ماندگی و رجعت کی اساس ہے۔

اقوام متحدہ کی طرف سے' اقوامِ مختلفہ کا کردار

دوسری طرف تاریخ' انتہائی غم والم اور افسوس کے ساتھ یہ بات درج کرے گی کہ طالبان کی اسلامی حکومت اور اس کے عظیم کارناموں کے حوالے سے تجاہل اور چشم پوشی کا موقف مشرق و مغرب کے نہ صرف دشمنوں بلکہ دنیا بھر کے دوستوں' یعنی مسلمانوں کی طرف سے بھی' اس سے پہلے سامنے آیا کہ ۱۱ستمبر کے واقعات کے سلسلے میں امریکہ کی طرف سے ملزم قرار دیئے گئے اسامہ بن لادن کو پناہ دینے کی وجہ سے' طالبان کو دہشت گردی کی سرپرستی کرنے کا مجرم قرار دیا جائے ان کی اچھائیوں سے انکار کا یہ رویہ بامیان میں بدھ کے مجسمے کے توڑے جانے سے پہلے سامنے آیا.......... وہ واقعہ جس کے لئے دنیا والوں نے آسمان سر پر اٹھالیا تھا۔ گویا یہ تاریخ عالم کا سب سے بڑا جرم تھا جس کی وجہ سے قیامت کی آمد بہت قریب ہوگئی تاریخ کی سرگرمی رک گئی' کائنات کے سفر میں خلل اندازی ہوئی۔ اگر یہ واقعہ رونما نہ ہوا ہوتا' تو ساری دنیا بھلائی سے بھری پڑی ہوتی' دنیا سے شر کا خاتمہ ہو چکا ہوتا اور انسانیت کو جس راحت و سکون کی تلاش ہے' وہ ہر ایک کو میسر ہوتی اور انسانیت کے لئے جان لیوا پسماندگی' جہالت' بیماری اور غربت کی ساری شکلیں ناپید ہو چکی ہوتیں' لیکن صد حیف..........

نیز باوجود ے کہ یہ اسلامی افغانی حکومت 95٪ فی صد علاقے پر کنٹرول رکھتی تھی اور اپنے کنٹرول کے علاقوں میں اس نے (عالمی برادری کی طرف سے پریشان کئے جانے اور اس کے خلاف ہر طرح کی الجھنوں اور درد سری کا سامان بہم پہنچائے جانے کے باوجود) غیر معمولی امن وامان اور افغانستان کے کشمکش پسند قبائلی کلچر پر قابو پانے کے ذریعے' اتحاد واتفاق کی فضاء قائم کی' نام نہاد اقوام متحدہ نے اس کے وجود کو بھی تسلیم نہیں کیا اور مسلسل پانچ سال تک اس کو یہ عالمی تنظیم اپنے ہاں افغانستان کی سیٹ دینے سے گریزاں رہی یہی نہیں بلکہ اس پر مسلسل اور بلاوجہ وجواز' تادیبی پابندی قائم رکھی اور اس کے ساتھ ہر طرح کے تعلقات منجمد رکھے۔ کہا جاسکتا ہے کہ امریکہ اور عالمی صہونیت کے گھونسلے کی حیثیت رکھنے والی اس تنظیم نے طالبان کو جوڑنے اور قریب کرنے کے بجائے اپنی اصل ذمے داری سے

صرف نظر کرتے ہوئے اور عالمی برادری کے درمیان خلیج کو پاٹنے کے اپنے حقیقی فرائض کو پس پشت ڈال کر طالبان کو دنیا والوں کی بزم سے دور رکھنے کیلئے ہر طرح کا جتن کیا اور اس طرح اس نے عہد جدید میں اور غالباً اپنی تاریخ کے بہت بڑے یا سب سے بڑے جرم کا ارتکاب کیا۔

طالبان کو' اقوام متحدہ کا سہارا لے کر' بلکہ اس کو مجبور کر کے عالمی برادری کے نمائندوں نے خصوصاً امریکہ اور صیہونی طاقت نے الگ تھلگ کئے رکھنے اور ''خارش زدہ اونٹ'' کی طرح عالمی ''باڑے'' سے دور اور بہت دور رکھنے کے لئے کون سا حربہ ہے جس کو اس نے استعمال نہیں کیا؟ جس سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ امریکہ اور صہیونیوں اور اسلام دشمن کیمپ کو اس طالبانی اسلامی حکومت سے کس درجہ الرجی تھی' جس نے پوری خودداری اور طاقت کے ساتھ مغرور مغرب اور ناشکرے مشرق اور ان عالمی دارالحکومتوں کے ''اوامر ونواہی'' کو ٹھکرا دیا تھا' جو اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے دشمنی اور نفرت کے منصوبوں کی تیاری اور پوری دنیا میں اس کی برآمد کے لئے اپنی ممتاز شناخت رکھتے ہیں' جیسے واشنگٹن' لندن' تل ابیب اور ماسکو وغیرہ۔

دنیا والے خواہ چپ سادھے رہیں اور سچائی کی تائید میں کوئی لفظ اپنے منہ سے نہ نکالیں' لیکن انہیں اس بات کا مکمل یقین ہے کہ امریکہ نے اسامہ اور بالآخر طالبان پر ۱۱ ستمبر کے واقعات کا جو الزام دیا ہے اس کا کوئی ٹھوس ثبوت ہاتھ پاؤں مارنے کے باوجود اس کو ہاتھ نہیں لگ سکا ہے طالبان نے اس بے دلیل الزام کو مسترد کر دیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ جب تک کوئی ثبوت پیش نہیں کیا جاتا' اسلامی قواعد کی رو سے اسامہ کو امریکہ کے حوالے نہیں کیا جاسکتا' افغانستان کے سارے علماء نے مشورے کے بعد بالاتفاق یہ رائے قائم کی تھی کہ بلاثبوت اسامہ کو کسی کے حوالے نہ کیا جائے اور اگر یہود ونصاریٰ اور ان کے مشرک یا نام نہاد مسلمان حلیف افغانستان کے خلاف جارحانہ کاروائی کرتے ہیں تو ان کے خلاف افغانیوں پر جہاد فرض ہے۔

بہرصورت ان دشمنوں نے افغانستان پر بموں اور میزائلوں کی بارش کی اور بین الاقوامی قانون کی رو سے ممنوعہ وسیع تباہی کے تمام ہتھیار استعمال کئے اور ایسے ایسے بم گرائے جن سے پہاڑوں کی ساخت' قدرتی آب وہوا کی کیفیت؟ زمین کی زراعتی صلاحیت' انسانوں کے لئے قدرتی زندگی جینے کے لئے لابدی وسائل بھی کچھ تباہ ہو گیا بعض بموں کے ذریعے کئی کلومیٹر کے علاقے میں اور زیر زمین پچاسوں میٹر گہرائی تک سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا اور افغانستان کا ایک بڑا علاقہ ہمیشہ کے لئے شوریدہ اور بنجر بن گیا اور ہزاروں بے گناہ افغانی بچے' بوڑھے نوجوانوں اور عورتیں لقمہ اجل ہو گئے اور جو زندہ ہیں ان میں سے ہزاروں اپاہج لنگڑے لولے' اندھے' بہرے' ورذہنی توازن سے محروم ہیں اور ان کی زندگی ان کے دوش ناتواں پہ بار ہو چکی ہے۔ غربت وافلاس کی جو طویل المیعاد فصل امریکہ نے اس ملک میں بوئی ہے وہ اس پر مستزاد ہے (۲) جب کہ ساٹھ لاکھ افراد طبی سہولتوں سے محروم ہو گئے ہیں ...... اور اب

پوری دنیا خصوصاً اسلامی ملکوں سے امریکہ یہ مطالبہ کررہا ہے کہ ہم نے اپنے ظلم وستم کے ذریعے افغانستان کو جو جہنم کدہ بنا دیا ہے تو تم لوگ اس کو اپنے پسینے سے کمائی ہوئی دولت کے ذریعے جنت کدہ بناؤ' تاکہ افغانیوں کا فائدہ ہو نہ ہو' ہم یہاں تادیر فسق وفجور اور فتنہ فساد کی کاشت کرتے اور نہ صرف افغانیوں کے دین وایمان اور تہذیب وتمدن کو برباد کرنے کا سامان کرتے رہیں بلکہ ان کی عزت وآبرو سے بھی اسی طرح کھیلتے رہیں' جیسے ہم ان دیگر ملکوں میں کرتے رہے ہیں جہاں ہمیں کسی بہانے سے اپنی فوج اتارنے کا موقع ملا ہے۔

طعن رقیب دل پہ کچھ ایسا گراں نہ تھا۔

اس زبردست بم باری کے باوجود امریکہ کے بس کی بات نہ تھی کہ وہ طالبان کو زیر کرسکتے' اگر اس کو شمالی اتحاد'' کے عنوان کے تحت کام کرنے والے دغاباز اور بدکار منافقوں کی حمایت حاصل نہ ہوتی جس نے امریکی بم باری' روسی ٹینکوں اور بت پرستوں کی مدد کے طفیل' طالبان کے خلاف ''فتح مبین'' حاصل کی' حقیقت یہ ہے کہ طالبان کے لئے ممکن تھا کہ وہ مزید ڈٹے رہتے اور اپنے مسلمان بھائیوں کی لاشوں پر گزر کر اقتدار کی کرسیوں کے لالچی ان بدکردار دغابازوں' بلکہ منافقوں کے کشتوں کے پشتے لگاتے' لیکن طالبان نے اپنی سچی دین داری اسلامی غیرت' اخلاقی مروت اور نازک وقتوں میں بھی اصول ومبادی کا دامن تھامے رہنے کی صفات کی وجہ سے ان غلامان ہوا وہوس اور نام نہاد مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھوں کو زیادہ آلودہ ہونے نہیں دیا بلکہ کسی قابل ذکر خون ریزی کے بغیر اپنی پوزیشنوں سے صرف اس لئے ہٹ گئے کہ بے گناہ افغانیوں کی جانیں مزید ضائع نہ ہوں اور تباہی سے جتنا کچھ بچایا جاسکتا ہے ضرور بچالیا جائے یقیناً انصاف پسند تاریخ ان کے اس شریفانہ موقف کو سنہرے اور روشن حروف میں لکھے گی جن کی تابناکی تاقیامت باقی رہے گی' انشاءاللہ۔

لیکن جس چیز کو یاد کرکے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور دل خون خون ہوجاتا ہے وہ یہ ہے کہ طالبان کے سقوط میں صرف ایران کے وہ شیعہ ہی شریک نہ تھے' جن کی حیثیت مسلمانوں کی صف میں ہمیشہ پانچویں کالم (The Fifth Column) [۳] کی رہی ہے اور نہ صرف دور اور نزدیک کے مسلم ملکوں کے سیکولر حکام وقائدین (جن میں پاکستان سرفہرست ہے) ہی شریک تھے بلکہ ان صحرانشینانِ عرب کے حکام وقائدین بھی شریک رہے' جن کے اسلاف کے متعلق شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا:

کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا
خبر میں' نظر میں' اذان سحر میں
طلب جس کی صدیوں سے تھی زندگی کو
وہ سوز اس نے پایا' انہی کے جگر میں

اور جنہیں خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ نے ''اسلام کا اصل عنصر یا اسلام کا ''راس المال'' قرار دیا تھا اور جنہیں خدائے حکیم نے اپنے نبی کا اولین مخاطب بننے کے شرف سے نوازا اور ماضی میں جن کی قربانی سے اسلام کو سرخ روئی حاصل ہوئی اور امت کے روشن ضمیر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ آئندہ بھی اسلام کے خیابان کے لالہ کو ہمیشہ خون عرب سے ہی قبا ملنے کا انتظار رہیگا اور اسلام کی کھیتی اصلاً انہیں کے جوانوں کے تازہ لہو سے ہمیشہ سرسبز و شاداب ہوگی۔

سچ کہا ہے شاعرِ اسلام ڈاکٹر محمد اقبال نے جنہیں خدائے کریم نے اسلام کی لافانی سچائیوں کی ترجمانی کے لئے لاثانی گویائی اور بے پایاں قادر الکلامی سے نوازا تھا:

خیابان میں ہے منتظر لالہ کب سے
قبا چاہیے ان کو خون عرب سے

اس طرح گویا سب سے زیادہ قریب کے رشتہ داروں سے اسلام پسندوں کا دل زخمی ہوا اور قرابت داروں کی ایذارسانی جاہلی شاعر کے بقول سیف براں سے زیادہ کاٹنے والی ثابت ہوتی ہے۔

رونا یہ ہے کہ آپ بھی ہنستے تھے ' ورنہ یاں
طعنِ رقیب دل پہ کچھ ایسا گراں ' نہ تھا

اصل خطرے کی بات

طالبان کا سقوط' درحقیقت اس صحیح سمت کی طرف تیزی سے محوسفر اسلامی حکومت کے منصوبے کو ناکام بنادینا تھا' جس کا عرصے سے مسلمانانِ عالم کو انتظار تھا اور جس کے حقیقت بن جانے کے لئے اسلامیان عالم ہاتھ پاؤں مار رہے تھے' تاآنکہ خدا کی توفیق سے طالبان کو صحیح راہ پر اپنے قدم ڈالنے میں کامیابی ملی اور توقع تھی کہ یہ بیج ایک روز تناور درخت بن کر اپنی گھنیری شاخوں اور ٹہنیوں کے ذریعے سارے عالم کے نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کیلئے سایہ رحمت و راحت ثابت ہوگا طالبان فرشتے نہیں تھے' وہ دودھ کے بھی دھلے نہ تھے' وہ بہرکیف بشر تھے' ان سے لغزشیں بھی ہوئیں غلط فیصلے بھی ہوئے' جلد بازیاں بھی سرزد ہوئیں' لیکن ان کی پاکیزہ نیت' بے لوث ارادے اور بے غرض اسلام پسندی اور شریعت اسلامی پر کاربندی اور افغان معاشرے میں اس کے نفاذ کی بے پناہ آرزو اور اپنی سی کوشش کے حوالے سے خود دشمنوں کو بھی کوئی شبہ نہ تھا۔ دشمنوں نے طالبان کے عزم مصمم کو بھانپ لیا تھا اسی لئے ان سے بری طرح خوف زدہ تھے کہ طالبان کا یہ جن جو بوتل سے نکل پڑا ہے کہیں ہم تمام طواغیت عالم پر ایک دن سوار نہ ہو جائے ہم مسلمان تو اپنے شیوے کے مطابق غفلت کا شکار رہے' لیکن شیاطین کے یہ چیلے اور اطاعت گزار شاگرد اپنے استاذوں کی طرح پیہم منصوبہ بندی اور سازش میں لگے رہے اور بالآخر وہی ہوا جو ہم کھلی آنکھوں دیکھ رہے ہیں اور ''بند ذہنوں'' سے سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں!۔

لیکن ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ دشمنوں کو وقتی طور پر اس پاکیزہ منصوبے کو ملتوی کردینے میں کامیابی ملی ہوتو ملی ہو' لیکن وہ ہمیشہ کے لئے اس کی راہ میں حائل ہونے کی طاقت اس لئے نہیں رکھتے کہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ باقاعدہ اور پائیدار طور پر مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں اور منافقوں کی حمایت نہیں کرسکتا۔ یہ کفار مشرکین اپنے خود تراشیدہ خداؤں کی حفاظت کے لئے چاہے ایڑی چوٹی کا زور لگالیں' اپنے آپ کو سبز باغ دکھائیں آرزوؤں کی سرسبز فصل اگائیں' سازشوں کے نئے نئے پودے پیدا کریں' اور ستم کاری کی تازہ قلم لگائیں یعنی مسلمانوں پر اپنے ترکش کے تمام تیر اچھال دیں' لیکن وہ اس ''خیر'' کی اساس کو نہیں اکھاڑ سکتے' جس کو اللہ اپنے بندوں کیلئے پسند کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔

لیکن فی الفور خطرے کی بات کچھ اور ہے' جس سے اسلامیان عالم کو متنبہ رہنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ خبردار رہیں' آئندہ کے لئے ہوشیار رہیں اور مسلم عوام کو اس کا شکار بننے سے دور رکھیں۔

اب مشرق اسلامی کا سیکولر میڈیا (جو مغربی امریکی میڈیا کی لے میں گانا اور اس کی آواز سے آواز ملانے کا عادی ہے) طالبان کی اس حالیہ آزمائش کو خطرناک طور پر پیش کرکے حکمرانی کے اسلامی منہاج اور زندگی کے اسلامی طرز سے متنفر کرنے پر زور صرف کرے گا' وہ آزمائش جس میں طالبان کو مبتلا کرنے کے لئے صف کے اندر اور باہر کے تمام دشمنوں نے اپنا اپنا رول یکساں طور پر پورے ''اخلاص'' سے ادا کیا۔ مشرقی میڈیا (مغربی میڈیا کی مکمل نقالی کرتے ہوئے) صحیح اسلامی حکومت کے طالبانی تجربے کی یہ تصویر پیش کرے گا کہ یہ دین کا غلط تصور تھا' اسلام کا جامد طرز فہم تھا' معاصر مہذب انسانی معاشرے میں اس کو برتنے کا متشددانہ طریقہ کار تھا اس طرح طالبان کو قصوروار قرار دے کر ان ٹھوس اسلامی احکام اور ثوابت دین میں کیڑے نکالنے کی کوشش کرے گا جن کو برپا کرنے کے لئے طالبان ہمہ وقت کوشاں رہے اور کسی طرح کی دست اندازی کو گوارہ نہ کیا حالانکہ یہ احکامات طالبان کے ایجاد کردہ نہیں' یہ تو کتاب وسنت میں صریح عبارت میں مذکور ہیں۔ پھر یہ سیکولر مشرقی میڈیا ساری دنیا میں ''دہشت گردی سے لڑنے'' کے نام پر ان محکم و واضح دینی قوانین کے خلاف جنگ چھیڑ دے گا۔ یہ بات دشمنوں کی اب تک کی کاروائیوں اور منافق سیکولروں کی اب تک کی ''اچھل کود'' سے اچھی طرح آشکارا ہوچکی ہے کہ ''دہشت گردی'' سے ان کی مراد ''اسلامی بیداری'' اور تمام دینی کام ہیں جن میں دینی تعلیم اور وہ تمام انسانی اور رفاہی کام شامل ہیں جو مسلمان کسی نہ کسی شکل میں دنیا کے کسی بھی خطے میں انجام دے رہے ہیں' نیز وہ تمام تحریکیں اور جہادی منصوبے بھی اس میں داخل کرلئے گئے ہیں جن کا مقصد ناجائز قبضوں اور بے جا غلامی سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے۔

چونکہ صیہونی' صلیبی' وثنی اور ان کے دم چھلے یعنی سیکولر نظریے کے نام نہاد مسلمانوں کے ذریعے' طالبان کے اسلامی تجربہ حکومت کو ناکام کرکے ان کے خلاف پوری دنیا میں دشمنی کی لہر اور افغانی معاشرے میں دین کے نفاذ کی ان

کی مخلصانہ مساعی کے تعلق سے شدید نفرت کی فضا پیدا کر دی گئی ہے اس لئے اب یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ خدانخواستہ ہمارے سیکولر مسلمان جو خود تو دین کے تابع نہیں ہونا چاہتے البتہ دین کو اپنے تابع بنا دینا چاہتے ہیں طالبان کے خلاف اس عالمی دشمنی اور نفرت کی لہر کا سہارا لے کر پوری دنیا میں ''انتہا پسندی'' ''تشدد پسندی'' ''بنیاد پرستی'' اور کٹر پن کے خلاف مہم چھیڑ دیں گے۔ اس سلسلے میں انہیں صہیونیوں، صلیبیوں اور سارے کفار و مشرکین کی حمایت حاصل ہوگی بلکہ وہ ان برائیوں سے لڑنے کے لئے انہیں اپنے ملک میں آنے کی دعوت دے سکتے ہیں جس کے لئے وہ بے تاب بیٹھے ہیں یا کم از کم کٹر پرست مسلمانوں سے حساب بے باق کرنے کا ان سے طریقہ کار معلوم کر کے اس پر عمل شروع کر دیں گے۔

چنانچہ پاکستان کے سیکولر، روشن خیال اور مغرب نواز بلکہ امریکہ کے غلامان وفا کیش حکمرانوں نے (اس پاکستان کے جس کو عظیم ہندوستان سے، اس لئے علیحدہ کیا گیا تھا تا کہ وہ نہ صرف حکومت و اقتدار بلکہ مکمل اسلام کے نفاذ کی کامیاب تجربہ گاہ ثابت ہو) مذکورہ بالا منفی اور خطرناک سمت میں تیزی سے سفر شروع کر دیا ہے کیونکہ انہوں نے افغانستان میں اسٹیج کئے جانے والے ہمہ گیر اور دور رس امریکی ڈرامے کے حوالے سے امریکہ، یورپ صنم پرستانِ عالم اور عالمی صہیونیت کا پاکستان کو مکمل طور پر ''ادارہ عاملہ'' ''انتظامی ادارہ'' یا ''ورکنگ بورڈ'' بننے کی ذلت کو پسند کر لیا تھا۔ چنانچہ افغانستان میں طالبان کے انخلاء کو چند روز بھی گزرے نہ تھے کہ امریکی حکومت کے حکم پر، پاکستان کے دین بےزار خود ساختہ صدر پرویز مشرف نے، پاکستان کے سارے ''انتہا پسند'' ''جہادی تنظیموں'' اور اسلامی میدان میں سرگرم عمل اہم اداروں پر پابندی کا اعلان کر دیا اور ساتھ ہی یہ حکم بھی جاری کر دیا کہ تمام اسلامی مدرسوں حتیٰ کے مساجد وغیرہ کا رجسٹریشن ضروری ہوگا اور حکومت کی اجازت کے بغیر کوئی مسجد یا مدرسہ تعمیر نہیں ہو سکے گا اور یہ کہ دینی تعلیم کے تمام اداروں کے نصاب ہائے تعلیم کو اس طرح ترتیب دیا جائے گا کہ ان سے ملک کی تعمیر و ترقی میں مدد مل سکے اور ان سے اب آئندہ ''دہشت گرد'' پیدا نہ ہوں، کیونکہ خالص دینی تعلیم والا موجودہ نصاب ایک طرف تو ملک کی ترقی و تمدن سازی و جدت کاری میں مانع ہے۔ دوسری طرح ان کے ذریعے ''دہشت گرد'' تیار ہوتے ہیں، یعنی دین کی صحیح سمجھ رکھنے والا اور اسلامی غیرت و حمیت کے حامل علما پیدا ہوتے ہیں اور طالبانی تحریک جنم لیتی ہے، لہذا خطرے کے تمام ''مسامات'' اور اندیشوں کے تمام ''روشن دانوں'' کو بند کر دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

امریکہ کی اشتہائے جنگ میں اضافہ

سقوطِ طالبان کے بعد، نہ صرف پاکستان پر بلکہ تمام ہی اسلامی ملکوں پر امریکہ اور صہیونیوں کا یہ دباؤ بہت بڑھ گیا ہے کہ دینی تعلیم کے نصابوں میں نہ صرف تبدیلی لا کر ''سرکاری دینی تعلیمی نصاب'' نافذ کیا جائے، بلکہ دینی تعلیم کے مضامین کے گھنٹے اور تدریس کا دورانیہ بھی کم کر دیا جائے مثلاً ہفتے میں اگر بیس گھنٹے دینی تعلیم کے تھے، تو اب انہیں چار یا پانچ کر دیئے جائیں نیز ایسے دینی مضامین پڑھائے جائیں جن میں خدا اور بندے کے ذاتی تعلق کو اجاگر کیا گیا

ہو اور عبادت کے معاملات پر زور دیا گیا ہو اور حکومت و سیاست عمومی زندگی کے ڈھانچے اور عالمی سطح پر مسلمانوں کے غیر مسلموں کے ساتھ تعلقات کی نوعیت کو دینی تعلیم کے ذریعے سمجھنے سمجھانے سے گریز کیا گیا ہو۔

عربی ممالک بالخصوص سعودی عرب سے امریکہ بار بار یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ اپنے ہاں دینی تعلیم کے نصاب کو امریکہ کی مرضی کے مطابق اور صہیونیوں کی خواہش کی تکمیل کے معیار پر مرتب کرے، تاکہ اس کے ہاں جو بڑی تعداد میں ''دہشت گرد'' پیدا ہو رہے ہیں (جن میں سے امریکہ کے بے دلیل الزام کے مطابق بہت سے اشخاص ۱۱ ستمبر کے حملے کے اصل مجرم ہیں) اس کا سلسلہ ختم ہو۔ سعودی عرب نے امریکہ کے اس مطالبے کو اپنی خودمختاری میں امریکی دخل اندازی کہہ کر پوری طاقت کے ساتھ مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ہم دین و شریعت کے حوالے سے کسی طرح کی مصالحت اور بھاؤ تاؤ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں اور اس سلسلے کی کسی کوشش کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا لیکن دیکھنا ہے کہ سعودی عرب آئندہ امریکہ اور صہیونیوں اور اپنے سیکولر مسلم حکام برادران کے دباؤ کو کتنی دیر تک اور کس حد تک برداشت کرتا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ امریکہ کے اس سرکاری دباؤ کے ساتھ ساتھ امریکہ اور یورپ کے میڈیا نے، خصوصاً بڑے بڑے مغربی اخبارات نے زبردست اور شرارت آمیز مہم چھیڑ دی ہے اور اسلامی دینی تعلیم' کی تنقیص و تنقید کی شب و روز جگالی کے ذریعے 'دنیا کو یہ باور کرانا شروع کر دیا ہے کہ ۱۱ ستمبر کے واقعات کے مجرمین جیسے دہشت گرد' اسلامی دینی تعلیم کے موجودہ نصاب کی دین ہیں۔

لائق ذکر ہے کہ امریکہ اور یورپ' جہاں اسلامی اور عربی ملکوں پر اسلامی دینی تعلیم کے مراکز پر کنٹرول اور نصاب ہائے تعلیم میں تبدیلی لانے کیلئے' زبردست دباؤ ڈال رہا ہے' وہیں وہ فلسطین کی ناجائز یہودی مملکت اسرائیل کے یہودی دینی تعلیم کے نصاب کے حوالے سے ایک لفظ بھی نہیں کہہ رہے' حالانکہ یہودیوں کا دینی نصاب واقعی صہیونی دہشت گردوں کو بڑی تعداد میں جنم دے رہا ہے۔ جو شب و روز عربوں اور فلسطینیوں کے خون سے اپنا ہاتھ رنگین کر رہے ہیں بلکہ اسرائیل کی مملکت ہی دہشت گردی کے اصول پر قائم ہے۔

ہرچند کہ سعودی عرب نے امریکہ کی اس دخل اندازی کو' اس کے منہ پر مار دینے کا اعلان کیا ہے لیکن ان اسلامی اور عربی ملکوں کے حوالے سے شدید خطرہ ہے (جن کے حکمراں سیکولرزم کے دلدادہ' امریکہ کے عشاق اور مغرب کے پرستار ہیں اور جو ذاتی طور پر بھی ایسے اسلام کے خواہش مند ہیں جس کو وہ اپنی مرضی کے مطابق چلا سکیں اور اس اسلام کے بالکل خلاف ہیں جو انہیں اپنی مرضی پر ڈالنے کیلئے مصر ہو) جہاں دین بیزاری کی جڑیں عرصے سے گہری کی جاتی رہی ہیں اور دین کو مداری کا کھیل بنایا جاتا رہا ہے چنانچہ بہت سے اسلامی اہل قلم اور دانشوروں نے شدید اندیشوں کا اظہار کیا ہے کہ آئندہ تھوڑے عرصے کے دوران ہی پاکستان' مصر اور دیگر اسلامی خطوں میں دینی تعلیم پر مزید ضرب

لگائی جائے گی کیونکہ امریکہ نے سنجیدگی سے یہ کہہ دیا ہے کہ ''اسلامی عقل وفکر کے بڑھتے ہوئے سیلاب بلاخیز پر بند باندھنا وقت کا سب سے بڑا تقاضا اور امریکہ کی سب سے پہلی ترجیح ہے۔

ان وجوہات کی وجہ سے اسلامی دانشوروں اور اہل قلم کو اندیشہ ہے کہ مسلمان افغانستان ملک میں طالبان کے خلاف جنگ کے لئے جو وجہ جواز پیدا کیا گیا تھا' اس طرح کا وجہ جواز دوسرے ان اسلامی ملکوں میں اسلام پسندوں کے خلاف جنگ چھیڑنے کے لئے پیدا کرلیا جائے گا جن کو امریکہ افغانستان کے بعد نشانہ بنانا چاہتا ہے اور جو مسلمان منافقین اور امیر کہ و مغرب کے کارندے افغانستان کی جنگ میں قولاً' فعلاً' یا سکوتاً شریک رہے ہیں۔ وہ دوسرے اسلامی ملکوں میں امریکہ کی جنگ ٹالنے کی سوچ بھی نہیں سکتے' چہ جائیکہ وہ اس سلسلے میں کوئی عملی قدم اٹھائیں یاد رہے کہ امریکہ ساٹھ ملکوں میں دہشت گردی کے نیٹ ورک کے پائے جانے کی بات کرتا رہا ہے اور عراق' ایران' لبنان' صومالیہ' سوڈان' سیریا اور کوریا پر تو باقاعدہ الزام عائد کر چکا ہے اب اس وقت وہ ایران اور عراق کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ خطرہ ہے کہ لفظی جنگ واقعی جنگ کی شکل اختیار کرلے اور عربی و اسلامی ملک جو یہ کہتے رہے ہیں کہ افغانستان کے بعد وہ کسی اسلامی ملک پر امریکی حملے کو برداشت نہیں کریں گے۔ دیکھنا ہے کہ کیا کرتے ہیں؟

افغانستان میں امریکہ کی صلیبی۔صہیونی جنگ میں فتحیابی نے' اس کے حوصلے بڑھا دیئے ہیں اور جنگ کی اس اشتہا میں شدید اضافہ ہوگیا ہے۔ پہلے تو اس نے کہا تھا کہ اس کا مقصد صرف طالبان اور القاعدہ کو ختم کرنا اور ملا محمد عمر اور اسامہ بن لادن اور ان کے لوگوں کو زندہ یا مردہ گرفتار کرنا ہے لیکن اب وہ جیسا کہ ابھی آپ نے پڑھا' نہ صرف دیگر اسلامی ملکوں پر حملے کے لئے پر تول رہا ہے بلکہ سارے عربی اور اسلامی ملکوں میں دین پسندوں اور علما و طلبہ پر پابندی عائد کرنے اور آئندہ ان کے پیدا ہونے کے تمام ذرائع کو مسدود کرنا چاہتا ہے۔ دوسری طرف فلسطین کے سلسلے میں جو وہ کبھی کبھی اور حسب موقع ''شائستہ'' اور ''باادب'' اور ''رواداری'' کا اسلوب اپنایا کرتا تھا' اس کو چھوڑ کر اب اس نے کھلے عام اسرائیل کا ساتھ دینے' اسے بالکلیہ مظلوم قرار دینے اور فلسطینیوں کو ظالم اور دہشت گرد قرار دینے کی پالیسی پر عمل شروع کر دیا ہے اور قضیہ فلسطین کو مسلمانوں کے لئے بالکل بے معنی کر دینے اور ہمیشہ کیلئے دفن کر دینے کی بات بالکل طے کر چکا ہے۔ وہ اس سلسلے میں کسی شرمندگی' جھینپ اور اسلامی خصوصاً عربی برادری سے کسی معذرت کے اظہار کی ضرورت نہیں سمجھتا' کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ میدان اس کے لئے صاف ہے اور کسی اسلامی ملک میں اس کے یا اسرائیل کے مقابلے کی تاب نہیں اور یہ کہ سارے اسلامی ممالک اختلاف کو پس پشت ڈال کر' اس کے خلاف متحدہ محاذ بنا سکیں' اس کی بھی کوئی امید نہیں امریکہ فلسطین کی جہادی اور مزاحمتی تحریکوں اور تنظیموں کو (جن میں حماس سرفہرست ہے) ''دہشت گرد'' قرار دے کر ان کے تمام اثاثے منجمد کر چکا ہے۔

جیسے جیسے اپنے عزائم میں امریکہ کو کامیابی ملتی جائے گی اس کی اشتہائے جنگ میں اضافہ ہوتا جائے گا اور

اس کے ''جنگی معدے'' کو سارے اسلامی ملکوں کی تباہی کی ہمہ گیر آگ ہی تسکین دے سکے گی۔

خلاصہ یہ کہ سقوطِ طالبان کے اور افغانستان میں اپنے عسکری اکتسابات کے بعد امریکہ دیکھ رہا ہے کہ کسی بھی اسلامی اور عربی ملک میں داخل ہو جانے کا دروازہ اس کے لئے چوپٹ کھلا ہوا ہے اور کسی بھی اسلامی قلعے میں داخل ہو کر ہر اس سپاہی کو ذبح کر سکتا ہے، جو اسلام کا نعرہ لگاتا دین کی بولی بولتا ''اللہ اعلی و اجل'' (۴) کی آواز لگاتا اور ''اعبل ھبل'' پکارنے والے جاہلی مغربی امریکی صیہونی شیوعی اور صنم پرستی کے کیمپ کی مزاحمت میں آگے آگے رہتا ہے۔

حواشی

(۱) بعض اسلامی اہل قلم نے لکھا ہے کہ جب مجاہدین آپس میں بری طرح لڑ رہے تھے اور کسی طرح صلح پر آمادہ نہیں ہو رہے تھے اور افغانستان کا ''اسلامی جہاد'' عالم کی نگاہ میں اپنی معنویت کھوتا جا رہا تھا تو بہت سے مسلم قائدین اور علمائے مخلصین نے افغانستان کے بار بار دورے کئے مختلف گروہوں کے قائدین سے ملاقات کرنے اور انہیں اسلام کا واسطہ دے کر اور جہاد کے نتائج کی تباہی سے خبردار کر کے انہیں ہتھیار ڈال دینے کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کی اور بتان رنگ و بو کو چھوڑ کر ملت میں گم ہو جانے کی دردمندانہ دعوت دی۔ بیان کرتے ہیں کہ علما کے وفد میں ایک بار مشہور اسلامی اہل قلم اور مفکر استاذ محمد قطب بھی تھے۔ انہوں نے مجاہدین سے دست بستہ گزارش کی کہ آپ اقتدار کے لئے نہ لڑیں، لیکن مجاہدین کے اصرار اور انکار کو دیکھ کر وہ آب دیدہ ہو گئے کہ الٰہی انہیں کون سمجھائے۔

(۲) ۲۱ جنوری ۲۰۰۲ء (۶ ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ) کو رائٹر کے حوالے سے عالمی اخبارات نے لکھا کہ ''قندھار کی بیوائیں اپنے بچوں کو گھاس اور جانوروں کا چارہ کھلانے پر مجبور ہیں۔ امریکی بمباری میں ہلاک ہو جانیوالے افراد کے اہل خانہ دردر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔'' اس سلسلے میں میں اخباروں میں چھپا تھا کہ ''مغل'' نامی ایک خاتون کے شوہر سمیت سارے رشتہ دار امریکی بمباری میں ہلاک ہو گئے وہ اور اس طرح کی بہت سی عورتیں اپنے بچوں کو گھاس کھلا کر زندہ رکھے ہوئی ہیں اخباروں نے لکھا کہ صرف مغربی افغانستان میں چالیس لاکھ افراد میں سے تیس لاکھ افراد مدد کے شدید محتاج ہیں جبکہ عالمی ادارے صرف ڈھائی ہزار افراد کو اس علاقے میں مدد دے رہے ہیں۔

(۳) عربی میں اسے ''الطابور الخامس'' کہتے ہیں اس کا اطلاق ان خفیہ دشمنوں پر ہوتا ہے جو ملک کی سرحد یا دفاعی لائنوں پر جاسوسی یا تخریب کاری کے منصوبے کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔

(۴) غزوۂ احد میں جب مسلمانوں کو فتح کے بعد شکست سے دوچار ہونا پڑا تھا تو کفار مکہ کے حوصلے بہت بڑھ گئے تھے انہوں نے حضورﷺ کی شہادت کی جھوٹی خبر مشتہر کر دی تھی اور ابوسفیان بعض اونچی جگہوں پر کھڑے ہو کر ''اعل ھبل'' (ھبل کی جے ہو' یا ''ہبل زندہ باد) کا نعرہ لگا رہا تھا۔ ہبل ان کے ایک اہم بت کا نام تھا جو کعبہ معظمہ کے اندر نصب تھا۔ حضورﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ تم بھی اسکو جواب دو کہ'' اللہ اعلی و اجل '' (اللہ تعالیٰ سب سے بلند و برتر ہے)۔

حضرت مولانا حافظ محمد انوار الحق *
ضبط وترتیب: حافظ سلمان الحق

توبہ ایمان اور عمل صالح

مسجد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق بردالله مضجعه یعنی دارالعلوم قدیم جسکے منبر ومحراب سے چالیس سال تک انہوں نے ایمان ومعرفت کی شعاعیں بلند کیں انکے آخری ایام سے لیکر اب تک جمعہ کے خطبہ وعظ کا فریضہ شیخ الحدیث مولانا انوار الحق ادا کررہے ہیں۔ان خطبات کی جھلک ماہنامہ الحق کے شماروں میں انشاء اللہ مسلسل حاضرین کی خدمت میں پیش کی جائیگی (ادارہ)

نحمده و نصلي على رسوله الكريم اما بعد فقد قال الله عزوجل الا من تاب و آمن وعمل عملاً صالحاً فاولئك يبدل الله سيأتهم حسنات و كان الله غفورا رحيما ومن تاب وعمل صالحاً فانه يتوب الى الله متابا.

دونوں آیات میں تین امور پر اللہ جل مجدہٗ زور فرما رہے ہیں، سب سے پہلے توبہ دوسرے مرتبہ میں ایمان اور تیسرا درجہ عمل صالح کا ہے۔توبہ کے معنی گناہوں سے باز رہنے کے ہیں اور اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ کئے گئے گناہوں پر شرمندہ ہونا اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا صحیح اور قلب سے عزم بھی کرنا ہے۔

دنیا دار الابتلاء ہے:

انسان اس دار فانی میں مختلف قسم کے مصائب وامراض میں گھرا رہتا ہے۔کیونکہ یہ دنیا ہے ہی دار الابتلاء جس کے ازالہ وحصول راحت کے لئے شبانہ روز انسان مصروفِ عمل و پریشان رہتا ہے۔ہمارے سامنے جب بیماری کا ذکر کیا جاتا ہے تو ہمارے اذہان صرف جسمانی امراض جیسے پیٹ کا درد، سر کی تکلیف وغیرہ کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں یہ حقیقت ہے کہ یہ تکالیف بھی باعثِ اذیت ہوتے ہیں۔لیکن پہلے تو ان امراض کا وجود عارضی ہوتا ہے ایک خاص وقت و دوا کے استعمال سے افاقہ بلکہ ازالہ بھی ہوجاتا ہے۔اور اگر کبھی کبھار بیماری دائمی لاعلاج ہو تو بھی موت کیساتھ ہی اس

* استاذ حدیث ونائب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اذیت اور بیماری کے اثر کا اختتام ہو جاتا ہے۔

روحانی بیماری اور اس کا علاج:

اصل بیماری جو کہ دائمی اور ہمیشہ کیلئے نہ جدا ہونے والی ہے جس کے ہوتے ہوئے راحت وسکون کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک صالح و نیک سیرت مسلمان کیلئے اس کا تصور بھی کسی بدترین اذیت سے کم نہیں اور وہ روحانی بیماری معصیت یعنی گناہ ہے جس میں صبح وشام سرتاپا ڈوبے ہوئے ہیں اور کسی لمحے یہ بھی احساس نہیں ہوا کہ ہم اتنے مہلک مرض میں مبتلا ہیں اور اس کے ازالہ کیلئے بھی کسی مصلح ومرشد سے دوا وعلاج تجویز کروا کے اس پر عمل بھی کرنا ہے۔

اس کے مقابلہ میں معمولی سی جسمانی بیماری اگر رات کو لاحق ہو جائے تو تمام رات کرب و بے چینی میں گزار کر صبح کے انتظار میں مضطرب رہتے ہیں کہ صبح ہوتے ہی کسی ماہر معالج کے پاس پہونچ کر دوا حاصل کریں اور اس عارضی وکم تکلیف دہ مرض سے جتنا جلد ہو سکے نجات حاصل کر لی جائے اور نہ ختم ہونے والی تکلیف دہ بیماری منکرات و معاصی سے نجات کی طرف توجہ ہی نہیں۔

انسان کے بدن پر بیماری کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اس کا جسم واعضاء اپنے اعتدال والے حالت پر باقی نہیں رہتے مثلاً بخار ہو تو بدن معمول کی حالت سے زیادہ گرم ہو جاتا ہے اعضاء پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ جسم ٹوٹتا ہے طبیعت میں سستی کا احساس ہو جاتا ہے اسی طرح اگر کوئی عضو ٹوٹ جاتا ہے تو صحت کے وقت اس سے جو کام لیا جاتا ہے اس کے ادائیگی میں دقت اور رکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔

اہل بصیرت کے لئے درس عبرت:

اگر صاحب بصیرت مسلمان غور کرے تو گناہوں کے امراض کا مضر اثر روح و باطن پر وارد ہونے کے ساتھ ظاہری بدن پر بھی رونما ہوتا ہے۔ ایک پانچ وقت کے پابند نمازی سے ایک وقت کی نماز بھی بلا عذر شرعی فوت ہو جائے تو روحانی کوفت کے ساتھ ساتھ جسمانی سستی وتوڑ پھوڑ کا جو احساس اسے ہوتا ہے وہ ظاہری مرض میں مبتلا مریض کی سستی وناچاقی سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ ایک پابند صوم وصلوٰۃ کے بدن کی ظاہری چستی وتندرستی بھی عبادات کی قوت اور معاصی سے اجتناب کی وجہ سے ہوتی ہے نہ کہ اعلیٰ وقیمتی غذاؤں وادویات کے استعمال سے۔

صحابہؓ کی تاریخ وواقعات گواہ ہیں کہ کئی کئی دن فاقہ کے باوجود اگر سخت ترین معرکہ وجہاد کا موقع بھی آ جاتا تو انتہائی قوت وپھرتی کے ساتھ ہر قسم کی سختی سے نمٹنے کیلئے تیار ہوتے، غذا کی قلت بلکہ نایابی کا انکے اعضاء وبدن پر بہت کم اثر ہوتا۔ جنگِ خندق ہی کو لیجئے، کئی دن پیٹ پر پتھر باندھ کر بھوک وپیاس سے بے نیاز خندق کی کھدائی کے قوت طلب کام میں مصروف رہے اسکی وجہ صرف یہی تھی کہ وہ مادی غذاؤں کی بجائے اعمالِ صالح وعبادات یعنی روحانی خوراکوں پر اعتماد کئے ہوئے تھے جنکی وجہ سے نہ صرف ان کا دل ودماغ، ایمانی ونورانی قوت وطاقت سے لبریز تھا بلکہ

انہی کی برکت سے ابدان بھی ہر قسم کے مصائب ومشکلات کے مقابلہ کیلئے ہر وقت مستعد رہتے اور پھر بدر وحنین جیسے صبر آزما جنگوں میں ہر صحابی نے اپنے سے کئی گنا زیادہ ظاہری موٹے تازے منکرِ خدا کو چاروں شانوں چت کر دیا۔

گناہ کے علاج:

آج ہمارے ساتھ صبح وشام خوارک کی فکر ہے۔ رات کو کھا کر صبح کی' صبح کو پیٹ بھر کر پھر دو پہر کی اس کے بعد عشاء۔ عمر صرف خوارک وطعام کی طلب اور حصول کی غور وفکر میں ختم ہوگئی جب کہ صحابہ کرامؓ کو اٹھتے بیٹھتے' سوتے' جاگتے' آخرت کی فکر ہوتی اور اگر کھانے کی کوئی چیز مل بھی جاتی تو اس نیت سے تناول کرتے کہ اس سے بدن میں قوت پیدا ہو کر اس قوت کو اللہ تعالیٰ کی مرضیات واعمال طیبہ میں صرف کر دیں۔

بہر حال گناہ جو کہ ایک انتہائی مضر بیماری ہے کے علاج کا ذکر حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر چہ بیماری بڑی مہلک مگر دوا انتہائی سستی۔ یہ اللہ کی شان رحیمانہ وکریمانہ ہے ورنہ قانون دنیا تو یہ ہے کہ بیماری جس قدر تباہ کن ہو اس کی دوائی اسی مقدار سے مہنگی۔ بلکہ ملکی معالجوں اور دواؤں سے مایوس ہو کر امریکہ وبرطانیہ کے ڈاکٹروں کی طرف رجوع کرنی پڑتی ہے۔ اللہ کے ہاں معاملہ برعکس ہے کہ بیماری تو ایسی ہے کہ سید الکائناتؐ کے ارشاد کا مفہوم ہے جب ایک انسان گناہ کرے اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ یا داغ بن جاتا ہے جب تک توبہ نہ کرے داغ دل پر قائم رہتا ہے۔ مزید گناہ کرتے کرتے دل گناہوں کے سیاہ داغوں کے غلاف میں ڈھک کر ظلمت اور تاریکی کا شکار ہو جاتا ہے پھر صمٌ' بکمٌ' عمیٌ' کا مصداق بن کر نہ حق سنتا ہے نہ حق سناتا ہے اور نہ حق دیکھتا ہے اگر واعظ ومصلح اس کے سامنے ہزار وعظ ونصائح بیان کرے اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا وجہ یہ کہ گناہ ہوتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے نسخہ ''توبہ'' پر صدق دل سے عمل کر جاتا تو نہ یہ حالت ہوتی اور نہ اس قدر گناہوں کے دلدل میں غرق ہوتا۔

فضیلت توبہ:

قرآن وحدیث توبہ کی اہمیت وفضیلت سے بھرے پڑے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

توبوا الی اللہ جمعیاً ایھا المومنون لعلکم تفلحون۔ (سورئہ نور رکوع ۴)

''جو خدا کو راضی کرنا چاہے کثرت سے اپنے ماضی سے توبہ کر کے مغفرت کا طلب گار بنے خود ارحم الراحمین اپنے عباد کو توبہ کی طرف رغبت دلانے کے لئے فرماتے ہیں۔''

ھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ و یعفوا عن السیئات و یعلم ما تفعلون۔

''اللہ وہی ذات ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کر کے اس کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو وہ سب جانتا ہے۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے: فمن تاب من بعد ظلمہ و اصلح فان اللہ یتوب علیہ

ان الله غفور الرحيم (سورہ مائدہ رکوع ۵)

''جس نے اپنے آپ پر زیادتی کرنے کے بعد توبہ کرلی اور آئندہ کیلئے اپنے آپکو درست کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا کیونکہ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ کئی آیات میں مومنون کے ساتھ کفار اور مشرکوں کو بھی اپنے اعمال بد اور مشرکانہ عقائد سے توبہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور توبہ کے بعد پھر جنت النعیم اور جنت الخلد کی بشارت کے ساتھ پچھلے گناہوں کی معافی کا اعلان بھی کیا گیا۔ ارشاد ربانی ہے:

قل يا عبادى الذين اسرفوا على انفسهم لاتقنطو امن رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا ' انه هو الغفور الرحيم و انيبوا الى ربكم و اسلموا له ' من قبل ان ياتيكم العذاب ثم لا تنصرون (سورة الزم)

''اے پیغمبر لوگوں کو کہہ دو میرے جانب سے کہ اے میرے بندو جن لوگوں نے اپنی جانوں پر گناہوں کی شکل میں زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے وہ واقعۃً بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے تم اپنے پروردگار کی طرف جھک جاؤ اور اس کا احکامات کی بجا آوری میں مصروف رہو اس سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آ جائے پھر تمہارا کوئی مدد کرنے والا نہ ہوگا۔''

مرشد اعظم ﷺ کا فرمان ہے کہ

كل ابن آدم خطاء و خير الخطائين التوابون۔ (ترمذی ابن ماجه) ''ہر شخص قصور وار ہے اور بہترین خطا کار وہ ہے جو اپنی خطاء کی معافی مانگے۔''

من سعادت المرء ان يطول الله عمره و يرزقه الانابة (الحاكم)

''انسان کی نیک بختی یہ ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اس کو (انابت اے اللہ) یعنی توبہ اور اخلاص عمل کی توفیق سے اللہ نوازے۔''

آنحضرت صلعم کے نام و القاب قرآن مجید میں بہت مذکور ہیں کچھ کتب سابقہ میں پائے جاتے ہیں بعض کا ذکر انبیاء علیہم السلام کی زبان سے ہوا اور کچھ حضور کی اپنی زبانی امت کو پہونچے ان میں سے ایک نام ''النبی التوبۃ'' ہے جس کا ذکر خود آنحضرت صلعم نے فرمایا۔

عن ابى موسى الاشعرى قال كان رسول الله صلعم يسمى لنا نفسه ' اسماءً فقال انا محمد و احمد و المقفى و الحاشر و نبى التوبة و نبى الرحمة۔ (رواه مسلم)

''حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم ہمارے سامنے اپنی ذات مبارک کے متعدد نام بیان فرمایا کرتے تھے چنانچہ آپ نے فرمایا میں ''احمد ہوں میں ''محمد'' ہوں میں ''مقفی'' ہوں میں ''حاشر'' ہوں میں توبہ کا نبی ہوں اور میں رحمت کا نبی ہوں۔''

محسن انسانیت نبی التوبہ تھے۔

توبہ کا نبی۔ نبی التوبہ کی وجہ تسمیہ علماء نے یہ بیان کی کہ آپؐ چونکہ توبہ و استغفار بہت کرتے تھے اور رجوع الی اللہ آپ کی زندگی کا بنیادی مقصد تھا اس لئے اسم ہی نبی التوبہ ہوا۔ یا آپؐ ہی کی ذات کی برکت ہیکہ آپ کے امتی اگر صدقِ دل سے توبہ کرلیں تو اللہ تعالیٰ ان کی زبانی توبہ قبول فرمالیتے ہیں اور امم سابقہ کے لوگ اپنے جرائم اور گناہوں کی پاداش میں اس وقت تک قابل معافی قرار نہیں پاتے تھے جب تک ان کے قصور اور جرم کی سزا قتل یا دوسری سزاؤں کی شکل میں ان کو نہ مل جاتی تھی۔

محسن انسانیت صلعم جن کو حیات طیبہ ہی میں مغفرۃ و بخشش کا مژدہ سنایا گیا رب ذوالجلال کے نزدیک بندہ کے محبوب عمل توبہ پر بکثرت کاربند رہے فرماتے ہیں۔

عن الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلعم یا ایها الناس توبوا الی اللہ فانی توب الیه فی الیوم ماۃ مرۃ (رواہ مسلم)

''اغر مزنی سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اے لوگوں اللہ سے مغفرت طلب کرو کیونکہ میں خود بھی روزانہ ایک سو بار مغفرت کا طلبگار رہتا ہوں۔''

سو مرتبہ کا مطلب یہ نہیں کہ سو سے زیادہ دفعہ توبہ نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس سے مراد کثرت ہے کہ اللہ بندہ کی توبہ جو اس کے عجز و انکساری پر دلالت کرے پر خوش ہوتا ہے جتنا زیادہ ہوسکے رجوع الی اللہ کر کے اپنے گناہوں پر نادم و شرمسار ہونا چاہیے۔

اجماع امت ہے کہ تمام انبیاء بشمول سید الرسلؐ گناہوں سے پاک اور معصومین ہیں تو دن رات میں حضورؐ کا سینکڑوں بار توبہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کی عبدیت و ذکر الٰہی کی شان یہ تھی کہ ہر آن اللہ کی یاد میں منہمک رہتے کوئی لمحہ بھی خدا کی یاد سے غافل نہ رہتے اور اگر کبھی کبھی بہ تقاضائے بشریت غفلت ہوجاتی اسے بھی گناہ سمجھ کر توبہ و استغفار کرتے۔ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

عن ابی هريرة قال قال رسول اللہ صلعم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربها تاب اللہ علیه۔ (رواہ مسلم)

''حضرت ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص مغرب کی طرف سے آفتاب نکلنے سے پہلے

توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔"

توبہ سے نہ صرف روحانی امراض سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے بلکہ دینوی لحاظ سے آج ہمارے جتنے مصائب و پریشانیاں ہیں۔ مہنگائی کا دور دورہ ہے۔

زوال امت کا سد باب:

نئے نئے آفات، امراض، دباؤں کا دور دورہ ہے۔ آسمان سے بارشوں کا وقت پر نزول بند ہو چکا ہے۔ پورے دنیا پر نظر دوڑائیں خواہ فلسطین و کشمیر ہو یا افغانستان و افریقہ۔ ہر جگہ مسلم امت یہود و ہنود و کفار کے مظالم کی چکی تلے پس رہے ہیں۔ اپنے ہی اسلامی ملکوں میں حاکموں کے رویہ سے رعایا نالاں، ظالم و بے دین ارباب اقتدار مسلط ہیں۔ باپ بیٹے کا دشمن، بیٹا باپ کا، ماں بیٹی سے بیزار، بیٹی ماں سے گریزاں، گھر گھر افتراق و انتشار، مرغ و پرندے کی ہلاکت پر اظہار ندامت و افسوس کیا جاتا ہے مگر مسلمان، دوسرے مسلمان کے خون کا پیاسا، بے گناہ کے خون بہانے پر افسوس و ملامت کرنے والا ناپید غرض دینی انحطاط، اخلاقی بے راہ روی، معاشرتی زوال، اقتصادی تباہی ان تمام مصائب کی وجہ ہمارے اعمال بد اور گناہ ہیں اس کا ذکر منعم ازلی نے بھی فرمایا ہے مااصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم اور ان ساری پستیوں سے نکل کر ایک بار پھر امۃ مسلمہ پورے عالم میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح قابل تقلید قوم بن کر پوری دنیا کی قیادت و امارت کی اہل بن سکتی ہے اگر صدق دل سے اپنے گناہوں سے توبہ تائب ہو کر انابت الی اللہ کے نسخہ پر کار بند ہو جائے۔

حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو ان کی تمام مشکلات کا حل توبہ اور گناہوں کا بخشوانا ہی قرار دیا۔ منعم حقیقی کے الفاظ میں نوحؑ کا فرمان سورۂ نوح میں مذکور ہے کہ

فقلت استغفروا ربکم انه کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ۔ ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انهارا۔

"چنانچہ میں (نوح) نے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ معاف کراؤ وہ بے شک بڑا معافی دینے والا ہے تم پر بارش نازل فرمائے گا بہت زیادہ تمہارے مال و اولاد میں ترقی دے گا تمہارے لئے باغ اگا دے گا اور تمہارے لئے نہریں بہا دے گا۔"

تو گویا توبہ و استغفار ہی میں ہمارے باطنی و ظاہری بیماریوں و مشکلات کا حل مضمر ہے۔

اللہ جل جلالہ ہم سب کو سچا و پکا امت محمدی کا پیرو کار بنا کر چھوٹے اور بڑے گناہوں سے بچنے اور معاصی پر شرمسار و نادم ہونے کی توفیق نصیب فرما دیں۔

(قسط نمبر ۲) ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی، ملتان

ازدواجی تعلقات اور
شوہر بیوی کیلئے ضروری تنبیہات و ہدایات
(تنبیہ الزوجین)

نیو ورلڈ آرڈر

گردش شام وسحر اس وقت کو قریب ترلا رہی ہے جب یہود استعمار کا معاشرتی حربہ نیو ورلڈ آرڈر مسلمانوں کو آہستہ آہستہ اپنے آہنی شکنجہ میں جکڑے گا۔ تاریخ عالم گواہ کہ جس قوم نے قادر مطلق کی متابعت اور اس کے نہ بدلنے والے قوانین کی بجائے دوسرے راستے اختیار کئے وہ یا تو آہستہ آہستہ مٹتی چلی گئی یا اچانک کسی عذاب الٰہی سے نابود ہو گئی۔ مغربی غیر مسلم ممالک شروع سے اسلام کے خلاف جدوجہد میں مصروف رہے جب بھی موقع ملا کبھی نہ چوکے۔ اسکے برعکس اسلام نے اس کی شروع ہی سے نفی کی۔ اب سے بڑا مسئلہ اسلامی اقدار کا ہے۔ مادہ پرست رویئے کی طاقت پر انحصار کرنے والا معاشرہ وقتی طور پر گلچھرے اڑا لیتا ہے۔ مگر خالق کائنات کے ارادے اور منشاء کے مطابق گامزن نہیں رہتا۔ وہاں حالات سے بیزاری اور یاسیت کے علاوہ کسی بہتری کی توقع کر لینا کھلے الفاظ میں راہ مستقیم سے ہٹ جانے کے مترادف ہے۔ نیو ورلڈ آرڈر کے کیمیا گروں نے مختلف سبز باغ ہمیں بیوقوف بنانے کیلئے تیار کئے۔ جن میں ''خواتین کا عالمی دن'' مزدوروں کا دن اور ''ویلنٹائن ڈے'' جیسی ترغیبات ہمارے بھولے بھالے اذہان کو شیشہ میں اتارنے کے لئے کافی ہیں۔ اور ہم پر اپنی برتری دکھانے کے لئے ایک اور منصوبے کی سوچی سمجھی اسکیم ہے۔

خواتین کا عالمی دن:

ایک صدی پہلے کی بات ہے کہ نیو یارک میں ملبوسات کے ایک کارخانے میں جہاں سینکڑوں عورتیں کام کرتی تھیں اپنی تنخواہوں اور مراعات میں اضافے کے لئے ہڑتال کردی۔ وہاں پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ ۱۹۱۰ء میں پہلی مرتبہ ایک بین الاقوامی کانفرنس (جس میں امریکہ اور یورپ کے چند ممالک کی دیدہ دلیر عورتیں شریک تھیں) ہوئی اور ایک قرارداد پیش ہوئی کہ ہر سال 8 مارچ کو خواتین کا عالمی دن منایا جائے۔ جسے ۱۹۵۶ء میں اقوام متحدہ کی ڈرامہ پارٹی نے منظور کرلیا اور اس پر عمل بھی ہونے لگا (واضح رہے یہ وہی اقوام متحدہ ہے جس نے کشمیر، بوسنیا، چیچنیا کے مسلمانوں کی قراردادیں کوڑے کی ٹوکری میں پھینک رکھی ہیں کیونکہ یہ مسلمانوں کی بقاء سے متعلق تھیں) مگر ہمارے سیدھے سادے مسلمان اس بات کو نہیں سمجھتے اور ''ویلنٹائن ڈے'' اور ''خواتین کا دن'' خوب مناتے ہیں حالانکہ ہمارا

ان خرافات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

مرد اور عورت رفیق کار ہیں:

8 مارچ ۲۰۰۲ء کے ایک کثیر الاشاعت روزنامہ نوائے وقت نے ''اسرار ایوب'' کا ایک مضمون شائع کیا۔ جس نے خواتین کے عالمی دن منانے کے لئے قرآن پاک کا حوالوں سے یہ ثابت کرنے کی گمراہ کن کوشش کی قرآن کہتا ہے کہ مرد کو عورت سے افضل قرار دینا غلط ہے اور ایسا کہنا بھی احکامات الٰہی کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ یہ شخص لکھتا ہے کہ آج کل کا مسلمان قرآن کی روشنی میں روایات کو پڑھنے کی بجائے روایت کی روشنی میں قرآن پڑھتا ہے۔ یعنی مرد کو عورت سے افضل قرار دینا صرف ایک روایت ہے قرآن کا حکم نہیں۔ مزید لکھتا ہے کہ سورۃ النساء کی آیت ''الرجال قوامون علی النساء'' کا ترجمہ کہ ''مرد عورتوں پر حاکم و مسلط ہیں'' کو درست تسلیم کر لینا اسلام کی بلند و بالا عمارت کو زمین بوس کرنے کے مترادف ہے کیونکہ قرآن کے مطابق کسی انسان کو کسی دوسرے انسان پر حاکم بننے یا حکومت کرنے اور مسلط ہونے کا حق نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ مرد اور عورت رفیق کار ہیں۔

دور ملوکیت کی سازش:

''اسرار ایوب'' لکھتا ہے کہ دراصل عورت کو نیچا دکھانے کا کام دور ملوکیت میں شروع ہوا تھا۔ اس دور میں ملوکیت میں بڑی گہری سازش کے تحت اسلام کو عیسائیت، یہودیت، مجوسیت کا مرقع بنا دیا۔ توریت اور انجیل کی روشنی میں روایت مرتب کی گئیں اور عورتوں کو کمتر ثابت کرنے کیلئے ان سب کو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے منسوب کر دی گئیں۔ ان روایات کی رو سے عورت اور مرد کی برابری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ الغرض ''جو چاہے سو اس کا حسن کرشمہ ساز کرے''، ہمارے ہاں کوئی قانون ایسا نہیں جو ایسی باتیں کرنے والے سے باز پرس کرے۔ جیسا کہ اس کم علم انسان نے اسلامی تقویم کو دور ملوکیت کی سازش بتایا۔ یہی بات نہیں بلکہ اس کا لہجہ بھی دور یہودیت و نصرانیت کی ترجمان میں رطب اللسان ہے۔

بات یہ ہے کہ جب کوئی شخص فکر و عمل کے فطری اور حقیقی جادے سے اکھڑ جاتا ہے تو وہ معکوس روشنیوں کا راہی بن جاتا ہے بلکہ طرفہ تماشوں میں اضحک بوالعجبیوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ اور مذموم و مذعوم اور شنیع طریقوں سے دلیل و برہان سے نہ سہی مگر لفظی فنکاری سے ضرور جہد آزمائی کرتا رہتا ہے۔ ایسے حتمی اور قطعی طریقوں سے تغلیط و تکذیب کرنے والے دین کے صریح دشمن ہیں۔

قرآنی آیات کے غلط حوالے:

اسرار ایوب عالمی یوم خواتین میں اپنے مقالہ نگاری کے جوہر دکھانے کے لئے قرآن پاک کے غلط حوالے دیتا ہے تاکہ خواتین اس کے مضمون پڑھ کر گمراہ ہوتی رہیں۔ سورۃ النساء ۳۴ ''مرد عورتوں پر حکام ہیں'' کو غلط ثابت

(ترجمہ) کرنے کے لئے لکھتا ہے۔

قرآن کے مطابق ''کسی انسان کو بھی کسی دوسرے انسان پر حکومت کرنے کا حق حاصل نہیں'' (العمران۔ ۷۹) حالانکہ العمران ۔۷۹ میں کہیں ایسی بات نہیں لکھی ترجمہ۔ ملاحظہ فرمائیے۔

''کسی انسان کا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ تو اس کو کتاب اور حکم اور نبوت اور وہ لوگوں کو کہے کہ اللہ کی بجائے تم میرے بندے بن جاؤ۔''

اس آیت میں تو یہ قاعدہ کلیہ بتایا گیا ہے کہ ایسی تعلیم جو اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی سکھاتی ہے اور کسی بندے کو بندگی کی حد سے بڑھا کر خدائی کے مقام تک لے جاتی ہے وہ کسی پیغمبر کی دی ہوئی تعلیم نہیں ہو سکتی۔

مزید لکھتا ہے کہ قرآنی تقسیم کار کی رو سے مردوں پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ عورتوں کی ضروریات زندگی پوری کریں اور زبانی تنبیہ کے باوجود عورتیں سرکشی کریں (قرآن کی نافرمانی) تو انہیں نظر بند کر دو۔ پھر بھی باز نہ آئیں تو انہیں جسمانی سزا دو۔ وہ کہتا ہے کہ جس کا مطلب یہ نکالا جاتا ہے کہ اگر عورتیں اپنے شوہر کی نافرمانی کریں تو شوہر انکو لتھاڑیں۔ وہ کہتا ہے کہ یہ مفہوم سراسر جہالت پر مبنی ہے کیونکہ یہاں بات میاں بیوی کی ہو ہی نہیں رہی بلکہ عام مردوں (الرجال) اور عام عورتوں (النساء) کی ہو رہی ہے۔ یعنی یہ حکم عائلی زندگی (میاں بیوی کی زندگی) کے متعلق ہے ہی نہیں بلکہ معاشرتی زندگی کے متعلق ہے۔ لہذا عورتوں کو سزا دینا کسی فرد کا کام نہیں بلکہ عدالت کا کام ہے۔ وہ مثال دیتا ہے کہ جیسے سورۃ المائدہ 38 میں ہے کہ کہ چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ ڈالو اور ۔ار و کا تخاطب صرف عدالت ہی کیلئے ہے نہ کہ ہر انسان کیلئے۔ اسی طرح سرکش عورتوں کو سزا دینے کا مسئلہ بھی عدالت کیلئے ہے نہ کہ ہر مرد کیلئے۔

قرآنی آیات کے درست حوالے: ہم سب سے پہلے سورۃ النساء کی آیات ۳۴۔ اور ۳۵ کا ترجمہ پیش کرتے ہیں (تفہیم القرآن۔ معالم القرآن) ترجمہ: مرد عورتوں پر قوام ہیں (قوام یا قیم اس شخص کو کہتے ہیں' جو نظام کو چلائے یا نگہبانی کرے۔ ضروریات مہیا کرے) اس بناء پر اللہ نے ان میں سے ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے (یعنی ایک صنف (عورت کو کم دی کیونکہ خاندانی نظام چلانے میں مرد ہی قوام ہونے کی اہلیت رکھتا ہے۔ عورت فطرۃ ایسی بنائی گئی ہے کہ اسے خاندانی زندگی میں مرد کی نگہبانی کے تحت رہنا پڑتا ہے) اور اس بناء پر کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ پس جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت میں ان کے (مردوں کے) حقوق کی حفاظت کرتی ہیں اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ۔ خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو اور مارو پھر اگر وہ تمہاری مطیع ہو جائیں تو ان پر دست درازی نہ کرو۔ اوپر اللہ موجود ہے جو بڑا بالا تر ہے اور اگر تم لوگوں کو کہیں میاں اور بیوی کے تعلقات بگڑنے کا اندیشہ ہو تو حکم (گھر کے مرد) کے رشتہ داروں میں سے ایک مرد اور ایک عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کر دو۔ دونوں اصلاح کرنا چاہیں تو اللہ ان کے درمیان موافقت کی صورت

نکال دے گا۔ (النساء ۳۵-۳۴)

یہ ترجمہ ان آیات کا ہے جن کے غلط ترجمے اخبار میں قوانین کے عالمی دن کے سلسلے میں اسرار ایوب نے لکھے۔ وہ لکھتا ہے کہ ان آیات میں کہیں میاں بیوی کا ذکر نہیں ہے بلکہ عام مرد اور عورت کا ہے جو معاشرے کے فرد ہیں اس عقلمند کو خدا عقل کے ناخن دے واھجروھن فی المضاجع کا مطلب کیا ہے؟ (خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو) اب بتاؤ! خواب گاہوں میں صرف بیوی کے ساتھ شوہر رہتا ہے یا کسی چلتی پھرتی یا پڑوس کی عورت کے ساتھ مرد رہ سکتا ہے؟

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''بہترین بیوی وہ ہے جب تم اسے دیکھو تو تمہارا جی خوش ہو جائے۔ جب تم اسے کسی بات کا حکم دو' وہ تمہاری اطاعت کرے' اور جب تم گھر میں نہ ہو تو وہ تمہارے پیچھے تمہاری عزت' مال اور اپنے نفس کی حفاظت کرے۔

واضربوھن لفظ کے معنی سوائے مارنے یا پیٹنے کے اور کیا ہیں اس کے باوجود نبی ﷺ نے فرمایا جہاں ہلکی تدبیر سے اصلاح ہو سکتی ہے تو وہاں سخت تدبیر سے کام نہ لیا جائے۔ تاہم بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو پٹے بغیر درست نہیں ہوتیں۔ ایسی حالت میں نبی ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ ''منہ پر نہ مارا جائے۔ بے رحمی سے نہ مارا جائے اور ایسا نہ مارا جائے کہ جسم پر نشان پڑ جائے۔'' اسرار ایوب نے بے جا عورتوں کے معاملہ میں قرآن اور احادیث کا مذاق اڑایا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور راہ راست پر لائے۔ ایک بات جو انہوں نے کہی ہے کہ عدالت میں جانے کی ضرورت ہوتی ہے چونکہ چوری اور زنا کی سزا چور اور زانی کو عدالت ہی دے سکتی ہے تو معلوم ہونا چاہیے کہ میاں بیوی کی ناچاقی اگر درست نہ ہو تب بھی خلع یا طلاق کے لئے عدالت کے در کھلے ہیں۔

میت کا ترکہ: اپنے اسی ہی مضمون میں عورتوں کی خوشنودی کے لئے لکھتا ہے کہ عورت کو مرد سے کم تر ثابت کرنے کے لئے ایک دلیل یہ دی جاتی ہے کہ میت کا ترکہ میں بیٹے کا حصہ بیٹی سے دوگنا ہے۔ لیکن اس آیت میں (النساء۔۱۱) میں یہ بھی لکھا ہے کہ کہ اگر میت کی اولاد ہو تو اس کے ماں باپ کا حصہ برابر ہوگا اور اگر اولاد نہ ہو تو ماں کا حصہ باپ کے مقابلے میں دوگنا ہوگا۔

اس کنفیوزڈ شخص کو خود کچھ معلوم نہیں' نہ اس کی سمجھ میں آتا ہے' نہ قرآن پاک کو سمجھنے کا ادراک ہے اپنی جانب سے خواتین کے عالمی دن پر خواتین کی خوشنودی طبع کیلئے گوہر افشانی فرمادی (آیت النساء ۱۱) کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

۱۔ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔

میراث کے معاملہ میں یہ اولین ہدایت ہے کہ مرد کا حصہ عورت سے دوگنا ہوتا ہے چونکہ شریعت نے خاندانی زندگی میں مرد پر زیادہ معاشی ذمہ داریوں کا بوجھ ڈالا ہے اور عورت کو بہت سی معاشی ذمہ داریوں سے بری

ذمہ اور سبکدوش کر رکھا ہے۔

۲۔ اگر میت کی وارث دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں تو انہیں لڑکے کا تہائی ملے گا۔

۳۔ اگر ایک ہی لڑکی وارث ہے تو آدھا ترکہ اس کا ہے۔

۴۔ اگر میت صاحب اولاد ہے تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہیے۔

۵۔ اگر وہ صاحب اولاد نہ ہو اور والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو تیسرا حصہ دیا جائے گا۔

۶۔ اگر میت کے بھائی، بہن بھی ہوں تو ماں چھٹے حصے کی حق دار ہوگی۔

یہ حصے اس وقت نکالے جائیں گے جبکہ وصیت جو میت نے کی ہو پوری کر دی جائے اور اس کا قرض اتار دیا گیا ہو۔ یہ سب حصے اللہ نے مقرر کئے ہیں۔

آخری بات جو اس عقلمند نے لکھ دی اس کو ضرور آپ کی نظروں سے گزار دیا جائے۔ تاکہ آپ بھی خرافات سے بچیں۔ لکھتا ہے" مرد کو مرد ہونے کی بناء پر عورت سے افضل قرار دینا احکام الٰہی کا مذاق اڑانا ہے۔ خدا کے نزدیک تو فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔"

ان صاحب قلم نے فضیلت کا معیار "تقویٰ" الحجرات کی سورۃ سے لیا۔ اس سورۃ میں آیت ۔۱۲ ملاحظہ فرمائیں جہاں یہ ارشاد ہوتا ہے ۔ترجمہ: اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار (متقی) ہے۔

اس بھلے انسان نے یہ تو لکھ دیا مگر اس کے سیاق وسباق پر غور نہیں کیا۔ یہ آیت کس ضمن میں نازل ہوئی۔ مختصراً یہ بات ہے کہ اس سے پہلی آیات میں آپس میں تعلقات درست کرنے کی ہدایت ہیں معاشرے کو بہتر بنانے کا معاملہ زیر بحث ہے کہ اللہ سے ڈرو۔ ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑاؤ۔ طعنے نہ دو۔ برے القاب سے نہ یاد کرو۔ فسق وفجور سے بچو، کسی کے بارے میں گمان نہ کرو۔ غیبت نہ کرو تجسس نہ کرو وغیرہ وغیرہ جو ان کاموں سے بچتا رہے وہی اللہ کے نزدیک عزت والا ہے اور پرہیزگار ہے اس کی فضیلت زیادہ ہوگی۔

اب تلک جو ہم نے تحریر کیا وہ وہ حقیقتیں تھیں جو اس مجہول انسان کے بیان کا رد کرتی تھیں۔ اب ہم اس موضوع کو قدرے تفصیل سے پھیلاتے ہیں کہ حقوق نسواں یا عورتوں کے حقوق کیا ہیں جو اسلام نے عورت کو عطا کئے۔

<u>اسلام میں عورت کی پوزیشن:</u> مسلمان عورت جو آج غیر مسلم عورت کی طرح اپنے حقوق میں اضافہ کی جدوجہد کیلئے جلسے، تقریریں، سیمینار یں کرنے میں کوشاں ہے۔ ٹھنڈے دل سے یہ سوچے کہ اسلام نے اس کی پوزیشن اس قدر مضبوط کر رکھی ہے کہ اسے مزید کسی چیز کے لئے سرگرداں رہنے کی ضرورت نہیں۔ اسلام تو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ آپ کے مزید مطالبات جو اجلاس سیمناروں میں پیش کئے جاتے ہیں مثلاً اعلیٰ ملازمتوں میں مردوں کے مساوی

حقوق۔ اسمبلیوں کی نشتوں کا حصول مساوی اعلیٰ ترین تعلیم' نکاح' وطلاق کے سلسلہ میں برابر کے حقوق۔ ان سب کو قرآن اور حدیث پر مکمل ایمان رکھنے والے کے لئے سمجھ لینا بہت آسان ہے۔ آیئے ہم بحیثیت مسلمان ان حقوق ومطالبات کو قرآن وحدیث کی روشنی میں پرکھیں۔

اسلام سے پہلے کی عورت: اسلام سے پہلے دور جاہلیت میں عورت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ لڑکی کے پیدا ہونے کو قابل شرم اور توہین سمجھا جاتا تھا۔ لڑکیوں کو بچپن ہی میں زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ کسی کو اپنا داماد بنانا توہین سمجھا جاتا تھا۔ ایام حیض میں عورت کو نجس سمجھ کے نہ اس کے ہاتھ کا کھانا کھانا گوارا تھا نہ قریب بٹھانا۔ اس کے ساتھ وحشیانہ سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ عورت کو اسلام نے کیا مقام دیا۔

اسلام میں عورت کا مقام: اسلام نے عورت کو اس قدر حقوق عطا کئے کہ ان حقوق کو پا لینے کے بعد اب مزید حقوق کے لئے علم برداری گویا اپنے حقوق سے ناواقفیت کا اظہار ہے۔ حالانکہ قرآن پاک میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں ایک طویل سورہ موجود ہے جسمیں عورتوں کے حقوق پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسکے علاوہ لڑکی کو زندہ درگور کرنے والے والدین کو دردناک عذاب سے ڈرا کر عمدہ پرورش۔ اعلیٰ تربیت وتعلیم دلا کر شادی کر دینے والے والدین کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اور حضور ﷺ نے جنت میں والدین کو اپنے قریب رہنے کا درجہ عطا فرمایا جیسے دو انگلیوں کا درمیانی فاصلہ۔

گویا اسلام نے دور جہالت میں پہلی مرتبہ عورت کو مظالم' بدترین سلوک' کم تر درجہ سے نکال کر ہر طبقے سے مرد کے برابر لا کھڑا کر دیا۔ عدالت میں بھی مرد کی گواہی کے ساتھ عورت کی گواہی کو مستند قرار دیا۔ ایام حیض کی نفرت کو دور کر کے مرد کے ساتھ نشست وبرخاست کو مستحسن قرار دیا۔ عذاب وثواب میں بھی عورت کو مرد کے مساوی جزا وسزا کا مستحق ٹھہرایا۔ چنانچہ چور مرد اور چور عورت مزید براں زانی مرد اور زانیہ عورت پر یکساں جرم وسزا واجب ٹھہرائی کسی جگہ بھی عورت سے امتیازی سلوک نہیں برتا گیا۔

عورت برابر کا ثواب حاصل کرے۔ ایک دفعہ ایک عورت نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں مردوں کے مقابلہ میں زیادہ ثواب حاصل کرنے سے محروم فرمایا۔ ارشاد ہوا کیسے عرض کیا کہ عورتوں کو جہاد کرنا۔ جنازہ کو کاندھا دینے کے ثواب کو صرف مرد لے سکتے ہیں عورت نہیں۔ حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو جہاد۔ نماز جنازہ اور جنازے کو کاندھا دینے کے برابر گھر کے کام کاج' بچوں کی تربیت' اپنی عصمت کی حفاظت' خاوند کی خوشنودی' حاصل کرنے میں اجر وثواب رکھ دیا ہے اور عورت کو ثواب کا درجہ حاصل کرنے میں اسقدر آسانی رکھ دی ہے جو مرد کو نہیں۔ کہ عورت گھر کے کام کرے' بچوں کو اچھی تربیت وتعلیم کرے' خاوند کی خوشنودی حاصل کرے اور یہ تمام کام مردوں کے جہاد میں حصہ لینے' جنازے کو کاندھا دینے کے برابر ثواب واجر ہے۔

عورت جنت کی حق دار: امریکہ یورپ پلٹ عورتیں یہاں آ کر اپنے اَسٹائل دکھاتی ہیں ۔ رہی سہی کسر ٹیلیوژن نے پورے کر دیئے ۔ ان کی حرص میں عورتیں اپنا منصب فراموش کر بیٹھیں ۔ اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرے ایڈونسمنٹ (ہم اس کو مغربیت کہتے ہیں) میں قدم رکھنے والی عورت جب یہاں کی گھریلو خاتون کو دیکھتی ہیں تو کبھی دبے لفظوں، کبھی حقارت سے کبھی بہ آواز بلند اس کو ''بیک وارڈ'' کہتی ہے۔ آپ ایک ایسی خاتون کا گھر دیکھیں جو صف اول یا دوم کی ملازم ہے گھر کے کام کاج کے ملازم ہیں صبح اٹھتے ہیں ایک شور شرابا گھر میں مچا ہوا ہے۔ خاتون غسل خانے میں غسل ۔ میک اپ ڈریس اپ اور نہ جانے کیا کیا کر رہی ہیں ۔ شوہر الگ اپنے کام پر جا رہے ہیں ۔ بچے اگر چھوٹے ہیں تو نوکروں کے سپرد ہیں اور پھر سب نکل گئے ۔

شام کو جس کی جب مرضی ہوئی واپس آیا۔ خاوند نے اگر کوئی کام کا کہا تو بیگم نے منہ بنایا۔ تھکاوٹ کا بہانہ کیا۔ خاوند کی طرف آنکھیں نکال کر دیکھا۔ بچوں کو ڈانٹا اپنی کمائی اور افسروں سے تعلقات ۔ دفتری کام کی زیادتی کے طعنہ دے، ناشکری کے کلمات منہ سے نکالے شوہر کی ناشکری کی ۔

حضور اکرم ﷺ سے حدیث مروی ہے کہ بہترین بیوی وہ ہے جو شوہر کی عدم موجودگی میں گھر میں رہے۔ اپنی حفاظت کرے کوئی ایسا رویہ اختیار نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔ آپ ؐ نے فرمایا کہ آپ ؐ نے جہنم میں عورتوں کو کثرت سے دیکھا کیونکہ وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی تھیں خاوند کی ناشکری کے بارے میں ایک اور جگہ آتا ہے کہ حضرت اسما بنت یزید سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ہم کو سلام کیا اور فرمایا تم اچھا سلوک کرنے والے شوہروں کی ناشکری سے بچو'' اس حدیث میں عورتوں کو ناشکری کرنے سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ ناشکری کرنے والی بیماری عام خواتین میں پائی جاتی ہے یاد رکھو! اکثر عورتیں جہنم میں صرف خاوندوں کی نافرمانیوں اور ناشکری کی وجہ سے جائیں گی۔

عورت گھر کی نگران ہے: ایک عام طعنہ جو آج کل کی عورت شوہر کو دیتی ہے۔ ''مجھے تو گھر کی چوکیداری کے لئے لائے تھے'' اس حدیث کی روشنی میں غور فرمایئے۔

''تم میں سے ہر ایک نگران اور محافظ ہے۔ شوہر اپنے گھر کا نگہبان ہے اس سے گھر کے اندر رہنے والوں کے پیٹ بھرنے اور تن پوشی کے لئے دریافت کیا جائے کہ محنت مزدوری کر کے کیوں نہ سب کے نان ونفقہ کا بندوبست کیا اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے۔ شوہر کی عدم موجودگی میں اس کے مال کی نگرانی کرے اپنی عصمت کی نگرانی کرے۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور بچوں کی یکساں نگران ہے اس قسم کی نگرانی جو حدیث شریف میں آتی ہے جب ہی عمل پیرا ہو سکتی ہے جب عورت گھر کی چار دیواری میں رہے۔ ملازمت کرنے سے حق مفقود ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث ثابت کرتی ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو صرف کھلانے پلانے ہی کا ذمہ دار نہیں ہے بلکہ اس کے دین اور اخلاق کی نگرانی کرنا بھی اس کے ذمہ ہے اور بیوی کی ذمہ داری اس سے دوگنی ہے۔ وہ شوہر کے گھر اور مال کی نگران تو

ہے ہی۔ اس کے بچوں کی تربیت کی خصوصی ذمہ داری بھی عورت پر ہے کیونکہ شوہر تو معاش کے حصول کے لئے باہر ہی رہتا ہے۔ اگر عورت اور مرد معاش کی تلاش کے لئے دونوں باہر چلے جائیں تو مرد تو اپنی ذمہ داری پوری کر رہا ہے مگر عورت کی ذمہ داری کا خانہ خالی رہے گا۔ اس کا جواب روز قیامت کیا دے گی؟

اولاد کی تربیت: اولاد کی تربیت کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: اولاد کی تربیت اچھے طریقے سے کی جائے۔ صالح اور نیک اولاد تیار کی جائے۔ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر تین عمل ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے ایک یہ کہ تربیت صدقہ جاریہ ہے دوسرا ایسا علم چھوڑا جائے جس سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھاسکیں۔ تیرے نیک نیک اور صالح اولاد جو اس کیلئے دعا کرتی رہے یعنی نیک اور صالح اولاد جس کی تربیت بہتر کی گئی ہو اور وہ پرہیز گار بنتا ہے تو ایسا لڑکا جب تک زندہ رہے گا اس کی نیکیوں کا ثواب بھی والدین کو ملتا رہے گا۔

جنت ماں کے قدموں میں ہے: بحیثیت ماں کے عورت کو اسلام نے وہ درجہ عطا فرمایا کہ کسی دیگر ادیان میں نہیں ہے جس سے مرد بھی نچلے درجہ پر رہ گیا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے ماں کے سپرد جو اولاد کی تربیت کا مرتبہ دیا گیا ہے وہی اس امر پر دلیل ہے لہٰذا آپ عمدہ ماں بنیں۔ ہم تاریخ میں دیکھیں تو نیک ماؤں نے کیسے جلیل القدر انسان پیدا کئے جیسے شیخ عبدالقادر جیلانی، امام ابوحنیفہ، بابا فرید الدین شکر گنج حضرت علی ہجویری۔ حضرت نظام الدین اولیا، شاہ ولی اللہ، یہ سب نیک ماؤں کی نیک تربیت کا نتیجہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری خواتین کو اپنے اصل فرائض کو بطریق احسن ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ عورتوں کو چاہیے چند روزہ دنیاوی مال ومتاع کے پیچھے نہ دوڑیں نہ حرص کریں۔ کیونکہ آخرت میں بدکردار اولاد سے ماؤں کو ہی شرمندگی اٹھانے پڑے گی۔ کیونکہ روز قیامت اولاد کو ماں کے نام سے پکارا جائے گا۔ مرد کے نام سے نہیں۔ وہاں یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ اے عورت تم نے حقوق نسواں کی علم برداری اعلیٰ ڈگریاں اور تعلقات عامہ کے لئے پاپڑ بیلے۔ یہ ضرور پوچھا جائے کہ بحیثیت بیوی اور ماں کیا تم اپنے فرائض ادا کئے تھے۔

اعلیٰ تعلیم اور عورت: جہاں تک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا تعلق ہے اسلام اسی میں سد راہ نہیں ہے۔ تعلیم کیلئے ہمارے مذہب اسلام نے بہت تاکید کی ہے۔ علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے دور رسالت میں کئی عالم اور مفتی عورتیں گزری ہیں خاندان نبوت میں حضرت فاطمہؓ ازواج مطہرات میں حضرت عائشہؓ کے علم وفضل کے بڑے بڑے عالم نہیں پہنچ سکے۔ احادیث صحیحہ نقل کرنے میں حضرت عائشہ سرفہرست ہیں۔ امام حافظ ابن عساکرؒ حدیث کے بڑے امام گزرے ہیں۔ آپکے اساتذہ میں زیادہ تر عورتیں ہی تھیں۔ غزوات میں عورتوں نے بڑا کام کیا' کھانا پہنچایا' مرہم پٹی کی۔ غزوہ خندق میں حضورؐ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ نے دو کافروں کو قتل کیا۔ حضرت ام سبطہؓ غزوہ احد میں پانی بھر بھر

کرلا رہی تھیں۔

دور نبوت کے بعد بھی خلفائے راشدین اور مابعد بے شمار خواتین قرآن۔حدیث‘ فقہ کی زبردست عالم تھیں۔حضرت رابعہ بصریؒ کے علم وفضل‘ زہد وتقویٰ سے کون واقف ہیں۔علم حاصل کرنے سے مراد وہ ضروری علم ہے جس کے بغیر چارہ کار نہیں۔مگر عام عورت کو بھی نماز‘ روزہ‘ زکوۃ‘ حج کے مسائل کے علاوہ بچوں کی تربیت کھانے پینے‘ حفظان صحت کے اصول‘ وضو اور غسل کے مسائل معلوم ہونے چاہیں۔

مگر دور حاضر میں اگر عورت کی جو علم حاصل کرنے میں مثال دی جاتی ہے وہ مغربی افکار کا پرتو ہیں اگر اس سے مراد دنیاوی تعلیم ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ملازمت کی جائے الیکشن لڑے جائیں۔اسمبلیوں میں نشستیں حاصل کی جائیں تو اس میں بھلائیوں سے زیادہ خرابیاں موجود ہوتی ہیں۔مثلاً جب عورت ملازمت کرنے کیلئے گھر سے نکلی تو گھر کی ذمہ داری اسلام کی طرف سے جو اس پر عائد ہوتی ہے وہ اس سے عہدہ برانہ ہو سکے گی۔اور اس کا گھر اس کے عدم موجودگی میں تباہ ہو جائے گا اس کے علاوہ غیر مردوں سے غیر ضروری گفتگو کے مواقع فراہم ہوتے جائیں گے۔یہی صورت حال اسمبلیوں میں ہوگی۔بے پردگی جو اثرات چھوڑے گی اسکے نتائج بڑے قبیح ہوتے ہیں شروع میں تو نظر نہیں آتے مگر آہستہ آہستہ وہ اس طرح رگ وریشے میں سرایت کرتے جاتے ہیں کہ پھر سر پیٹنے کو دل چاہتا ہے۔

قرآن پاک پردے کا سخت حکم دیتا ہے آپ اب چاہیں تو مغربیت کی چاشنی میں قرآن چھوڑ دیں تو ہمیں کیا اعتراض ہے روز قیامت خود جواب دے دیں گے۔قرآن کہتا ہے کہ بیبیوں (عورتوں سے) کہہ دیجئے کہ نگاہیں نیچی رکھیں۔لمبی چادریں اوڑھیں۔اپنی زینت چھپائیں (یعنی جسم کے پوشیدہ حصے) اپنا بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو۔ اب خود تصور کریں۔بلکہ جا کر دیکھیں۔دفتروں‘ تقریبوں اسمبلیوں میں جانے والی مستورات کس کس طرح بیوٹی سیلون میں پہلے بال ٹھیک کراتی۔میک اپ کراتی ہے اپنی زینت جس کے لئے سخت حکم ہے کہ غیر مردوں کو نہ دکھاتی پھرو۔ یہاں ملازمت اسمبلیوں تقریبوں میں جانے والی عورت دلفریب اور خوش نظر آنے کیلئے کیسے کیسے کپڑے پہنتی ہے۔چادر تو چادر دوپٹہ بھی غائب کر دیا۔بن سنور کر آنکھوں میں آنکھیں (غیر مردوں سے بات کرنے میں) ڈال کر کیا گلچھڑے اڑاتی ہے۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ عورت بناؤ سنگھار نہ کرے ضرور کرے مگر غیر محرم کے لئے نہیں جیسا کہ آج ہمارے معاشرے میں عورت دفتر یا شاپنگ‘ کلب میٹنگ‘ یا کسی تقریب میں جانے کے لئے کرتی ہے۔میک اپ یا سنگار صرف شوہر کے لئے کرنا ضروری ہے جس کی اسلام اجازت دیتا ہے۔مغربیت زدہ عورتوں نے اور اس قسم کی ڈنکے پر چوٹ لگانے والی عورتوں نے بے شمار اسلامی حدود کو توڑ ڈالا ہے۔جس کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔.................

(باقی صفحہ نمبر ۴۴ پر)

حضرت مولانا قاضی عبداللطیف*

بنیاد پرستی تعلیمات نبویؐ کے آئینہ میں

کسی بڑی بلند و بالا بلڈنگ کی تعمیر کے استحکام کے لئے زمین کی تہہ میں جو مستحکم ترین حصہ استوار کیا جاتا ہے۔ اصطلاح میں اسے بنیاد کہا جاتا ہے۔ مفردات القرآن میں امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں۔ اصل الشئی۔ کسی چیز کی اس بنیاد کو کہتے ہیں کہ اگر اسکا ارتفاع فرض کیا جائے تو اس شئی کا باقی حصہ بھی معلوم ہو جائے۔

قرآن کریم نے تعلیمات نبوی کی بنیاد کلمہ طیبہ کو قرار دیا ہے۔ جس کی تشریح وحدانیت' رسالت' بعث بعد الموت پر دل کے یقین سے اقرار کرنا اور حضور اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر مکمل طور پر عمل پیرا ہونا۔ اسوۂ حسنہ علوم و معارف کا وہ لاجواب مجموعہ ہے۔ جس میں خالق کائنات اور مخلوق کی حیثیت نیز مخلوق خدا کے انفرادی اجتماعی حقوق فرائض ذمہ داریاں ایسے جامع اور مانع انداز میں احاطہ کئے گئے ہیں کہ اس میں عبادات' معاملات' مناکحات' مزاجرات' ملکی اور بین الاقوامی سیاسیات' صلح' جنگ' دوستی' دشمنی' خانگی شہری اور بین الاقوامی قوانین اور اصولِ قوانین انسانی بنیادی حقوق بلا امتیاز' فطرت کے مطابق ایسے انداز میں سموئے گئے ہیں کہ چیلنج کے باوجود چودہ صدیاں گزرنے تک کوئی ماہر قوانین یا ادارہ اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز اور قاصر ہے۔ یہ مجموعہ نہ صرف علمی طور پر معجزہ رہا بلکہ عملی طور پر نافذ ہو کر بھی اس نے اپنا ایسا اعجاز ثابت کر دکھایا جس سے دنیا جنت کا نمونہ اور بنی آدم کو انسانیت کا صحیح مقام حاصل ہوا۔

عروج آدم خاکی پہ انجم سہے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارہ مہ کامل نہ بن جائے

اور جس نے دنیا میں ایسا ناقابل تسخیر انقلاب برپا کر دیا کہ من اشد منا قوۃ کا مغرورانہ نعرہ لگانے والوں کے تخت و تاج حبشی غلاموں کے قدموں میں پامال ہوئے۔ تعلیمات نبوی نے یہ ثابت کر دیا کہ اس کی بنیاد ایسی مستحکم اور اس کی عمارت ایسی لازوال ہے کہ چودہ صدیوں کے فراز و نشیب اور قسم و قسم کے انقلابات اور موسمی اور عارضی چمک دمک اس کی ایک شاخ کو بھی متاثر نہ کر سکی۔ اصلها ثابت و فرعها فی السماء کی صداقت سے آج کی جدید دنیا حیرت زدہ ہے۔

---

* نائب امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان۔

آج تک نقش شریعت نہ مٹا پر نہ مٹا
مٹ گئے آپ جو تھے اس کو مٹانے والے

تعلیمات نبویؐ کی لازوال صداقت سے شکست کے بعد مفاد پرست ارباب اقتدار اور فراعنہ نے عداوت کے منتشر دانہ تمام حربوں کی ناکامی کے بعد عقل پرستوں نے سادہ لوح جذباتی نوجوانوں کو تعلیمات نبویؐ سے متنفر کرنے کیلئے ایسے اصطلاحات کا سہارا لینا شروع کیا۔ جس سے فوری طور پر جذباتی طبائع متاثر ہوسکتی ہیں۔ یہ چال آج کی پیداوار نہیں قرن اول کے مبارک دور میں جب منافقین کو اس دوغلی چال پر ملامت کیا جاتا کہ یہ دورنگی باوقار لوگوں کے مناسب نہیں تو انہوں نے راسخ العقیدہ مسلمانوں کے لئے لفظ سفیہ کا انتخاب کیا۔ اور کہا کہ "انومن کما آمن السفہا" لغت کے لحاظ سے سفہ کے اصل معنی جسمانی ہلکا پن کے ہیں۔ ثوب سفیہ ردی کپڑے کے معنی ہیں۔ (مفردات القرآن۔ امام راغب اصفہانی ص ۴۸۲) ھدایہ کی شرح عنایہ میں ہے سفہ۔ عقل کا ایک ہلکا پن ہے جو آدمی پر حاوی ہو جاتا ہے تو اسے باوجود اس کے اس کی عقل سلامت رہتی ہے شریعت اور عقل کے منشا کے خلاف عمل پر آمادہ کردیتا ہے۔

فقہا کے ہاں یہ اصطلاح صرف مال میں تبذیر اور اسے عقل اور شریعت کے تقاضے کے خلاف ضائع کرنے کا مفہوم رکھتی ہے (تکملہ فتح القدیر ج ۸) دراصل ان عقل پرستوں کے ہاں راسخ العقیدہ مسلمانوں کے اطوار' اقدار' تعلقات عامہ اور خاصہ نیز کاروباری زندگی کی بھلائی' برائی' خیر وشر کا ترازو عقل انسانی ہے۔ جبکہ اہل ایمان کے ہاں برائی اور بھلائی کا معیار تعلیمات نبویؐ ہیں۔ جس کی بنیاد وحی الہی ہے۔ ابوجہل اور ابولہب اور ان کے متبعین کی جانی اور مالی قربانیاں صحابہ کرامؓ کے قربانیوں سے کچھ کم نہیں تھے لیکن ان عقل پرستوں کے ہاں اہل اسلام کی قربانیاں اطوار و اقدار اور زندگی کا طرز طریق بیوقوفانہ تھا جبکہ حق تعالیٰ نے جواباً فرمایا کہ درحقیقت بیوقوف اور ناداں یہی عقل پرست ہیں۔ یہ طرز مخاصمت مختلف ادوار میں چلتا رہا۔ آج یورپ نے ان نوجوانوں کو جو اپنے دین اور مذہب کے حدود اربعہ سے نابلد ہیں اور جنہیں اسلام کے مبادیات اصول فرائض' واجبات' مصالح محاسن اور فنا کا کوئی علم نہیں۔ ان کے نزدیک اسلام صرف چند عبادات اور اخلاقیات کا نام ہے اور ان کو اپنی اسلامی تہذیب سے متنفر کرنے کے لئے مغرب نے چند اصطلاحات بنیاد پرست' انتہاپسند' قدامت پسند جنگجو وغیرہ اختراع کر لئے ہیں۔ تو وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر اس سے براءت کا صرف اظہار نہیں بلکہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم بنیاد پرست نہیں۔ انہیں معلوم نہیں کہ اسلام کی بنیاد قرآن کریم نے یہ بتلائی ہے مثل کلمة طیبة کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء راسخ العقید مسلمان کا ایمان اس موسمی چمک دمک سے کبھی متزلزل نہیں ہوسکتا۔ اقبال نے فرمایا کہ

خیرہ نہ کرسکی مجھے جلوۂ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ ونجف

صحیح العقیدہ مسلمان اپنے پختہ عقائد کے لحاظ سے اپنے لئے بنیاد پرستی کو طعنہ نہیں تمغہ سعادت یقین کرتا ہے جس پر وہ کوئی عار محسوس نہیں کرتا۔ آج مغرب ان خام خیالی مسلمانوں کو انہیں اصطلاحات کی آڑ میں تباہ کر رہا ہے۔

ای چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

حیرت کی بات یہ ہے کہ اس تہذیب کے دعویدار دنیا میں انصاف کے نام پر عالمی عدالت انصاف اور مظلوموں کی حق رسائی کے نام پر اقوام متحدہ اور اس کے ذیلی ادارے سلامتی کونسل' انسانی بنیادی حقوق کمیشن وغیرہ کے خوشنما ادارے ان خود تراشیدہ اصطلاحات کی جامع' مانع تعریف نہ کر سکنے کے باوجود عالم اسلام کو صرف الزام تراشی کی بنا پر تباہ کیا جا رہا ہے۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی۔

بقیہ صفحہ نمبر ۳۹ سے : ازدواجی تعلقات

نکاح اور طلاق کا مطالبہ نکاح کا جہاں تک تعلق ہے وہ عورت اور مرد کی باہمی رضامندی پر موقوف ہے۔ دونوں میں سے اگر ایک کی بھی رضامندی نہ ہو تو نکاح نہ ہوگا۔ اگر کم سنی میں کوئی تعلق جوڑ دیا گیا تو بلوغت کے بعد عورت کو اختیار ہے کہ وہ رخصتی سے قبل طلاق کا مطالبہ کر لے یا پھر غرضیکہ نزول اسلام کے بعد خواتین کے لئے کوئی حقوق باقی نہ رہ گئے تھے جن کا مطالبہ آج کی خواتین کو نئے سرے سے ضرورت پڑ گئی۔ مغرب کی خواتین کی تقلید کرتے ہوئے آپ جن حقوق کے مطالبہ میں اٹھ کھڑی ہیں اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مغرب کی عورتیں اپنے مطالبہ حقوق حاصل کرنے کے بعد اخلاقی پستی کے ایک خوفناک غار میں جا گریں کہ واپسی ممکن نہیں۔ انہوں نے ایک ایسی نسل کو جنم دیا کہ بچے کو اپنے باپ کے نام کا پتہ نہیں۔ منشیات کی عادی اخلاق باختہ اور فاحشہ مستورات جو سر راہ دامن تھام کر فحاشی پھیلائیں۔ والدین کی نافرمانی کریں۔ جہاں جسم فروشی عام ہوتی ہے۔ اور یہ عورت اور مرد کے باہمی ملاپ کے روپ میں خواتین کے حقوق کے لڑنے والی عورتوں کے ملک میں عام ہے۔

اللہ تعالیٰ اس دن سے بچائے جب عورت یہ جواب دے کہ اس نے قرآنی احکام کی تعمیل کس حد کر لی تھی۔

ترجمہ: اے ایمان والو۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور دیکھو کہ اس نے (تم نے) آگے اس دن کے لئے (روز حشر) کیا بھیج رکھا ہے اور اللہ سے ڈرو۔ اسے تمہارے سب اعمال کا علم ہے (الحشر۔ ۱۸)............................ (جاری ہے)

جناب سید عطاء اللہ *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط کا اندازِ بیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ایک بڑی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کسی خاص قبیلے یا کسی دور، یا کسی خاص خطے اور علاقے کے لئے نہیں بلکہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے (خواہ وہ کسی قوم اور قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں کوئی بھی زبان بولتے ہوں اور کسی بھی علاقے اور خطے میں رہتے ہوں) بھیجا تھا۔ یہ خصوصیت آپ کا امتیاز ہے۔ آپؐ سے پہلے مبعوث ہونے والے انبیاء و رسل میں سے کوئی بھی اس خصوصیت کا حامل نہ تھا۔ ان کی رسالت و نبوت اپنی اپنی قوم اور اپنے اپنے زمانے کے ساتھ مخصوص تھی۔ اپنی رسالت کے اسی خصوصیت کی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے بعد اطراف و جوانب کے ملوک و سلاطین کے نام خطوط ارسال کرنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ صلح حدیبیہ سے قبل جو مشکلات اور رکاوٹیں دعوت تبلیغ کی راہ میں حائل تھیں وہ صلح کے سبب دور ہو گئی تھیں اور اس عظیم کام کے لئے راہ ہموار ہو چکی تھی۔

جب آپؐ نے سلاطین و ملوک کو خطوط روانہ فرمانے کا ارادہ فرمایا تو صحابہؓ نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ملوک اور سلاطین صرف اس خط کو پڑھتے ہیں جس پر مہر لگی ہو"(۱) کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ جو کچھ خط میں تحریر ہے وہ محفوظ ہے۔ کوئی دوسرا شخص اس کو نہیں جان سکا ہے۔

یہ سن کر آپؐ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی، یہ دیکھ کر صحابہ کرام نے بھی سونے کی انگوٹھیاں پہن لیں۔ اس وقت جبرائیل علیہ السلام نے تشریف لا کر آپ کو مطلع کیا کہ آپؐ کی امت کے مردوں پر سونے کا استعمال حرام ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے انگوٹھی اتار دی۔ آپؐ کی اقتداء میں صحابہ کرامؓ نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار ڈالیں (۲)

اس کے بعد آپؐ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر تین سطروں میں محمد رسول اللہ تحریر تھا۔ پہلی سطر لفظ اللہ، اس کے نیچے دوسری سطر میں لفظ رسول، تیسری سطر میں جو (سب سے نیچے تھی) لفظ محمد تحریر تھا۔ جیسا کہ خطوط پر مہر کے عکس سے بھی واضح ہوتا ہے۔ یہ الفاظ انگوٹھی پر الٹے تحریر تھے تا کہ جب بطور مہر اس کا استعمال ہو تو الفاظ سیدھے ثبت ہوں۔ یہ مہر مبارک آپؐ اپنی دائیں یا بائیں ہاتھ کی چھنگلی انگلی میں پہنتے تھے لیکن اکثر صحابہؓ سے بائیں ہاتھ میں پہننے کی

---

* ایم فل (مطالعات سیرت)، انچارج شعبہ علوم شرقیہ، مرکزی لائبریری، پشاور یونیورسٹی

روایات آتی ہیں۔

آپؐ کے بعد یہ مہر مبارک حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس رہی۔ پھر ان کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کے پاس آئی۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت عثمان غنیؓ کے پاس آئی حتیٰ کہ انہی کے دور خلافت میں جس سال ان کی شہادت ہوئی یہ مہر مبارک اریس نامی کنویں میں گر گئی۔ متواتر تین روز تک اس کو تلاش کیا گیا مگر وہ نہ مل سکی۔ (۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط مبارکہ کتب سیرت میں موجود ہیں۔ آپؐ کے خطوط کے انداز اور طرز تحریر کو سمجھنے کے لئے بطور نمونہ صرف تین خطوط کی عبارات ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

قیصر روم ہرقل قسطنطنیہ (۴) کا نامور تاجدار تھا اور عیسائی مذہب رکھتا تھا۔ ان کے پاس حضرت دحیہ کلبیؓ فرمان نبوی لے گئے تھے خط کا مضمون یہ تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ط من محمد رسول الله إلى هرقل عظيم الروم، سلام على من اتبع الهدى، أما بعد افإني أدعوك بدعاية الإسلام اسلم تسلم و أسلم يوتك الله اجرك مرتين فإن توليت فعليك إثم الاريسيين و يا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا و بينكم الانعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون۔ (۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رسول اللہ کی طرف سے ہرقل قیصر روم کے نام:

اس پر سلامتی ہو جس نے راہ راست اختیار کی۔ بعد ازاں میں آپ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اگر آپ کو سلامتی منظور ہے تو اسلام قبول کر لیجئے، اگر آپ نے اسلام قبول کر لیا تو اللہ تعالیٰ دوہرا اجر عطا فرمائے گا اور اگر انکار کیا تو ساری قوم کی گمراہی کی ذمہ داری بھی آپ ہی کے اوپر ہو گی۔ اے اہل کتاب آؤ اختلاف و نزاع کی ساری باتیں نظر انداز کر کے ایک ایسی بات پر متفق ہو جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مسلم ہے وہ یہ کہ ہم خدا کے سوا کسی دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں اگر تمہیں اس بات سے انکار ہے تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم بہرحال خدا کی یکتائی کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

مصر کے نائب السلطنت مقوقس کے نام درج ذیل خط ارسال فرمایا:

بسم الله الرحمن الرحيم ط من محمد عبد الله رسوله إلى المقوقس عظيم القبط سلام على من اتبع الهدى، أما بعد افإني أدعوك بدعاية الإسلام اسلم تسلم و يوتك الله اجرك مرتين فإن توليت فعليك إثم

القبط و یا أهل الکتاب تعالوا إلی کلمة سواء بیننا و بینکم أن لانعبد الا الله و لا نشرک به شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً أرباباً من دون الله فإن تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون

محمد رسول الله۔ (۶)

اس پر سلامتی ہو جس نے راہ راست اختیار کی۔ بعدازاں میں آپ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں' اگر سلامتی منظور ہے تو اسلام قبول کر لیجئے' اگر آپ نے اسلام قبول کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو دوہرا اجر عطا فرمائے گا۔ اور اگر انکار کیا تو ساری قبطی قوم کی گمراہی کی ذمہ داری بھی آپ ہی کے اوپر ہو گی۔ اے اہل کتاب آؤ اختلاف و نزاع کی ساری باتیں نظر انداز کر کے ایک ایسی بات پر متفق ہو جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مسلم ہے۔ وہ یہ کہ ہم خدا کے سوا کسی دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں۔ اگر تمہیں اس بات سے انکار ہے تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم بہرحال خدا کی یکتائی کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

شہنشاہ ایران کے نام بھیجے گئے خط کے الفاظ یہ ہیں:

بسم الله الرحمان الرحیم من محمد رسول الله الی کسریٰ عظیم فارس سلام علی من اتبع الهدیٰ و امن بالله و رسوله و أشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله' ادعوبدعایة الله فانی انا رسول الله الی الناس کافة لا نذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین اسلم تسلم فان أبیت فعلیک أثم المجوس۔

محمد رسول الله (۷)

بسم اللہ الرحمان الرحیم محمد رسول اللہ کی طرف سے کسریٰ شاہ فارس کے نام:

جو ہدایت کی پیروی کرے اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے اس پر سلامتی ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں۔ خدا نے مجھے تمام دنیا کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تا کہ ہر زندہ انسان کو خدا کا خوف دلاؤں' اسلام قبول کر لیجئے اور محفوظ ہو جائیے۔ اگر آپ نے انکار کیا تو تمام مجوسیوں زرتشتوں کا گناہ بھی آپ کے ذمے ہو گا۔

آپ کے خطوط میں درجہ ذیل اوصاف نمایاں نظر آتے ہیں۔

(الف) شروع میں بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

(ب) بحیثیت مرسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی مع ضروری صفات اور کوئی ایسا لفظ جس سے من جانب

کا مفہوم ادا ہوتا ہو۔

(ج) مکتوب الیہ کا نام مع لقب

(د) امن وسلامتی کا مفہوم ادا کرنے والا فقرہ

(ہ) نامہ مبارک کا مفہوم پرزور اور شستہ الفاظ میں

(و) آخر میں مہر رسالت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکاتیب پر غور کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ یہ مکاتیب عام طور پر بہت مختصر ہوتے ہیں۔ ان میں الفاظ و بیان کی نمائش کی بجائے سادگی اور حقیقت پسندی کا طرز نمایاں ہے۔ ان میں فلسفیانہ موشگافیوں اور منطقی نکتہ آفرینیوں کے بجائے پیغام نبوی کی سادگی، دل نشینی اور خلوص کا نقش دل پر اثر کرتا جاتا ہے۔ آپؐ سادہ اور عام فہم انداز میں اپنی دعوت کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہتے تھے۔ دوسرے رہنماؤں کی طرح یہ جذبہ کارفرمانہ تھا کہ خطوط کے ذریعے سے اپنی سیادت وقیادت کے لئے زمین ہموار کی جائے اور اسی طرح سے اپنی پرزور نگارش اور سحر بیانی کا مظاہرہ کر کے مرعوب بنایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ مکاتیب نبوی میں حشو وزوائد کا کہیں دور دور تک گزر نہیں ہے۔ یہ مقدس تحریریں روح پرور بھی ہیں اور ایمان افروز بھی۔ یہ جہاں اپنی فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں، ان میں وہ گہرائی و کشش بھی ہے جو لکھنے والے کی صداقت پر دلالت کرتی ہے۔ یہ مکاتیب صدق اور راستی کی ایک دنیا اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔ ان چند لفظوں میں جو کشش ہے وہ ایک پورے دفتر میں نہیں مل سکتی۔

ان خطوط میں طوالت بیان عبارت آرائی، تکلیف وتصنع اور لفظ بیان کی نمائش کی بجائے سادگی، حقیقت پسندی بے تکلفی اور اختصار کا طرز نمایاں ہے۔ ان میں پیغمبرانہ امانت وصداقت کے ساتھ انتہائی عزم و یقین کے ساتھ حق کی دعوت ہے جو اصول دین کی تبلیغ ہے۔

حواشی

شمائل الترمذی باب ماجاء فی ذکر خاتم رسول الله صلی الله علیه وسلم

صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب اتخاذ الخاتم لیختم به الشئی او لکتب به الی اهل الکتاب وغیرهم (ج، ۵ص نمبر ۲۲۰۵) دار ابن کثیر الیمامہ بیروت۔

۲۔ شمائل الترمذی باب ماجاء فی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحتم فی یمینہ۔

صحیح البخاری ' کتاب اللباس ' باب خاتم الفضۃ

۳۔ صحیح بخاری' کتاب اللباس ' باب ھل یعجعل نقش الخاتم ثلثہ اسطر' شمائل الترمذی باب ماجاء فی ذکر خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۔ چھٹی صدی عیسوی میں دنیا میں دو بڑی سیاسی قوتیں تھیں جو باقی چھوٹی بڑی قوتوں اور حکومتوں کے لئے مرکزی حیثیت رکھتی تھیں ایک تو جزیرۃ العرب کے مشرق میں خلیج فارس کے ساحل پر ایرانی سلطنت تھی۔ روم وایران کی سلطنتوں کی حدود عرب کے شمالی حصہ میں عراق کے مشہور دریاؤں دجلہ وفرات پر آ کر ملتی تھیں۔ روم کی سلطنت اپنے دور کی طاقتور ترین سلطنت تھی اور اپنے جاہ وجلال اور قوت وسطوت کے اعتبار سے دنیا کی سب سے پرشکوہ اور بااثر سلطنت کی حیثیت رکھتی تھی۔ آج کل روم اٹلی کے دارالحکومت کا نام ہے جو عربوں میں بازنطینی Byzantine روم کے نام سے مشہور تھا۔ چوتھی صدی عیسوی کی ابتداء میں بازنطین کی سلطنت ۲ حصوں میں بٹ گئی۔ مشرقی حصہ میں جو ایشیاء کوچک' شام' فلسطین اور مصر وغیرہ پر مشتمل تھا کونسٹینٹائن (Constantine) نے ابنائے فاسفورس کا کنارے اپنے نام پر ایک شہر کی بنیاد رکھی جو بعد میں قسطنطنیہ کہلائی۔ اور اب اس کا نام استنبول ہے مغربی حصہ دارالحکومت روم ہی رہا۔ اسلامی تاریخوں میں روم سے مراد رومی شہنشائیت کا مشرقی حصہ ہے۔ اس زمانے میں روم کے شہنشاہ کو قیصر کہا جاتا تھا۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو۔ Encyclopadia britanica Rome & Roman Religoin, History 15th edition Willium benfon publisher 1943-1973

ڈاکٹر محمد حمید اللہ' حضور اکرم کی سیاسی زندگی' دارالاشاعت کراچی' 1980ص 173

۵۔ صحیح البخاری' ج 1 حدیث رقم 6, 56 کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقول اللہ عزوجل انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ۔ مسند احمد ج 1 ص 263 دارالمعارف للطباعۃ والنشر مصر 1368ھ/ 1949

۶۔ زادالمعاد ج 3 ص 61 المواھب اللدنیہ ج 3 ص 247

۷۔ صحیح بخاری' کتاب العلم' باب مایذکر فی المناولۃ و کتاب اھل العلم ...... رقم الحدیث 62' مسند احمد' رقم الحدیث 2075' 2644 تاریخ طبری ج 2 ص 9' یاقوت حموی' معجم البلدان' ج 5 ص 324' 324

خط و کتابت کرتے وقت اپنا
خریداری نمبر ضرور لکھیں

یادِ رفتگان مولانا محمد ابراہیم فانی

جہاد افغانستان کے عظیم رہنما حرکت انقلاب اسلامی کے امیر محترم حضرت مولانا محمد نبی محمدی صاحبؒ چند یادیں۔ چند نقوش

مرگِ صاحبدل جہانے رادلیل کلفت است
شمع چوں خاموش گردد داغِ محفل می شود

۲۲ اپریل ۲۰۰۲ء کو جہاد افغانستان کے معروف رہنما اور عہد آفرین شخصیت زبدۃ الافاضل قدوۃ العلماء فخر الاماثل حضرت مولانا محمد نبی محمدی صاحب امیر حرکت انقلاب اسلامی افغانستان کا انتقال ہوا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی ۔آپ کے سانحہ ارتحال سے اگرچہ ایک عہد زرین کا خاتمہ ہوا مگر افغانستان میں اسلامی نظام کے نفاذ ملک کی تعمیر وترقی اور استعماری قوتوں کی دست برد اور ریشہ دوانیوں سے استخلاص وطن کیلئے آپ کے کارہائے نمایاں سنہرے حروف سے لکھے جائیں گے اور یہ آپ کیلئے بہت ہی اعزاز کی بات ہے کہ افغانستان کے ۹۰ فیصد علماء ومشائخ اور دیندار طبقے کا آپ کی قیادت پر اعتماد تھا اور آپ کی جماعت حرکتِ انقلاب اسلامی افغانستان کے جھنڈے تلے مصروفِ کار اور روسی استعمار کے خلاف برسرپیکار رہے۔ آپکی وفات حسرت آیات کی خبر وحشت اثر سے آپ کے ساتھ دو ایک ملاقاتوں کی یادیں پردہ ذہن پر نمودار ہوئیں اور آپ کا وجیہہ وشکیل سراپا محبت واخلاص سے بھرپور شخصیت تواضع وانکساری وعالی ظرفی کا اعلیٰ نمونہ اور حیا وصدق وصفا کا پیکر آنکھوں کے سامنے متشکل ہوا۔ یقیناً آپ ایک گوہر ناسفتہ اور درّ نایاب تھے۔ لیکن زمانہ اور اہل زمانہ نے ان کی شخصیت کی جامعیت کا ادراک نہیں کیا تھا۔ اب اگر ان کی وفات پر آنسو بہائے تو کیا فائدہ بقول حکیم الامت علامہ اقبالؒ

آہ جب گلشن کی جمعیت پریشاں ہو چکی
پھول کو بادِ بہاری کا پیام آیا تو کیا

وہ بیک وقت محقق ومدقق، عالم دین، مقامات تصوف وسلوک سے آشنا، صوفی باصفا اور عظیم جہادی کمانڈر تھے ان کی عہد ساز شخصیت کا ہر پہلو ایسا جاندار ہے کہ وہ مستقل مقالے کا متقاضی ہے انشاء اللہ اگر موقع ملا اور مواد میسر آ گیا

تو آپکی شخصیت پر ایک کتاب مرتب کرنے کا ارادہ ہے کیونکہ ایسی ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوا کرتیں۔ بقول شاعر

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے ذروں سے انسان نکلتے ہیں (۱)

آپ کے دو فرزندانِ گرامی مولوی محمد نقیب محمدی و مولوی محمد نعیم محمدی شہید دارالعلوم حقانیہ میں پڑھتے تھے اور راقم کے ساتھ بھی ان کے اسباق تھے۔ بوقت ملاقات کبھی کبھی راقم مولوی محمد نعیم شہید سے حضرت امیر محترم کے بارے میں ان کی صحت اور سرگرمیوں کے بارے میں پوچھتا اور ان کو سلام عرض کرنے کی تلقین کرتا۔ ایک دفعہ انہوں نے بندہ کو حضرت امیر محترم کا خط دیا۔ ان میں بہت سی دعائیں تھیں اس مکتوب مرغوب پر دل کا خوش ہونا ایک طبعی اور فطری امر تھا۔ پھر بندہ نے ان کو اپنی پشتو تالیف دروس الکافیہ بھیج دیا۔ اس پر بھی انہوں نے ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا اس کے جواب میں بندہ نے آپ کی شخصیت اور علمی مقام کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک فارسی نظم لکھی اور ان کی خدمت میں تاثرات کے عنوان سے وہ نظم ارسال کی۔

اے زعیم ملک و ملت دریکتا شاہوار　　پیکر علم و بسالت نابغائے روزگار
عالم بااعتبار وعابد شب زندہ دار　　خوش خصال وخوش مقال وزاہد وپرہیزگار
یک مجاہد سرفروش و حاملِ دین متین　　از جبینش مرحبا شانِ شہامت آشکار
باکمال و با جمال و باجلال و بانوال　　باضمیر و باوفا و باحمیت باوقار
کوہ استقلال و ہمت شہسوار حریت　　ملت افغانیاں راباعث صدافتخار
ماہر علم شریعت بحر مواج کرم　　وارثِ علم نبوت حق شناس وحق شعار
نیّر رشد و ھدی خورشید زہد و اتقاء　　جسم تسلیم و رضا و آیہ پروردگار
شیرِ دیں باطل شکن آں قدوۂ ارباب عزم　　ضیغمِ اسلام و فانیؔ بہر باطل ذوالفقار

اس نظم میں راقم نے ان کی شخصیت کے متعلق اپنے جذبات واحساسات کی ایک ناقص ترجمانی کی ہے کیونکہ آپ اپنے علمی تفوق اور روحانی مرتبہ کے لحاظ سے ایسے مقام پر فائز تھے جس تک ہمارا مرغِ تخیل پرواز نہیں کرسکتا۔ اور

---

(۱)　تقریباً دو سال قبل بندہ نے آپ کو ایک سوالنامہ بھیجا تھا جس میں آپ کے خاندان ولادت ونسب ابتدائی تعلیم اعلیٰ تعلیم فراغت ابتدائی اساتذہ' احادیث کی کتابوں کے مشائخ درس وتدریس بیعت وسلوک سیاسی خدمات اور دیگر کارہائے نمایاں کے متعلق استفسارات کئے گئے تھے۔ یہ سوالنامہ تقریباً ۲۲ سوالات پر مشتمل تھا۔ آپ کے فرزند مولوی محمد نقیب محمدی نے بندہ کو کہا کہ حضرت قبلہ گاہ محترم اس پر کام کررہے ہیں اب اگر وہ مواد بندہ کو میسر آیا تو انشاء اللہ کتاب کی ترتیب میں آسانی ہوگی۔ (فانیؔ)

پر فکر اس تک رسائی سے عاجز ہے اور نہ وہ ہمارے فکر نارسا کی مدح آرائی کا محتاج ہے کیونکہ

زعشقِ ناتمامِ ماجمالِ یار مستغنی ست
بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبارا

بقول سعدی شیرازیؒ

وصف ترا گر کند ور نکند اہل فضل
حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را

اس نظم کے جواب میں آں محترم نے راقم کو اپنے مکتوب مرسلہ ۲ نومبر ۱۹۹۸ء کو اسی بحر اور وزن میں اشعار ارسال فرمائے گو کہ اس کا ذکر کرنا یہاں پر موجبِ خودنمائی ہوگا لیکن صرف اسی خیال سے اس کا ذکر موزوں معلوم ہو رہا ہے تاکہ آپ کی شخصیت کا یہ ذوقی وجدانی اور شعری پہلو بھی سامنے آجائے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کن کن اوصاف سے نوازا تھا اور موصوف کن خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ نے میری نظم کے ہر شعر کے برابر شعر لکھا اور اس میں ''صنعت توافق'' کا ایک بے مثال و بے نظیر نمونہ پیش کیا ہے جس سے اہل ذوق انشاء اللہ پورا حظ وافر اٹھائیں گے اور ان کی تسکین ذوقِ شعری کے لئے سامان مہیا ہوگا۔

اے عظیم علم و فضل و جوہر یکتائے عصر — صاحب عزوشرف ہم حاوی حلم وقار
عالم بااعتماد وعابد بااعتبار — خوش مقال وخوش نوال و جاہد و آموزگار
باصفا و باوفاء و باعفاف و باعطاء — باصداقت با رعایت باشعار و بادثار
یک معلم جان فدا و خادمِ شرع مبیں — از ضمیرش می تراود علم چوں از چشمہ سار
گوئی استدلال و حجت کوئی برہان ودلیل — راست در چوگانِ جرات مرد میدان فکار
ظاہر طرز شریعت باہر جود و سخا — حارس نہج نبوت حامئی دین آشکار
آفتاب علم و عرفان کوکب شعر و ادب — مشتہر در فیض چوں خورشید در نصف نہار
نجم ثاقب جانشین صاحب حق مقتدا — مید رخشد درزروبی فانیؒ والا بتار
محمدؔی از صدق واز اخلاص گوید مدح او — زانکہ او لائق بود زیں گونہ اظہار وشعار

یہ نظم وصول کر کے راقم شرم سے پانی پانی ہوگیا کہ حضرت الامیر ایک ذرہ ناچیز کے بارے میں غلط فہمی میں مبتلا ہیں ایک ادنیٰ ترین طفل مکتب کی اتنی مدح سرائی جن اوصاف کا حضرت مرحوم نے اس نظم میں ذکر کیا ہے راقم کی اس کے ساتھ سرے سے نسبت ہی نہیں بنتی۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ بہرحال راقم نے بطور شکریہ ان کو ایک خط لکھا اور ساتھ ساتھ یہ وضاحت بھی کی کہ آں محترم نے جن جذبات کا اظہار اپنے اشعار میں راقم کے بارے میں کیا

ہے بندہ بالکل اس کا اہل نہیں۔ آپ جیسی برگزیدہ ہستیوں خاصانِ خدا اور مستانِ میخانہ الست سے دعاؤں کی اپیل ہے کہ اللہ ہمیں ان اوصاف سے نوازے اور مردان کار بنائے اور خط کے ساتھ یہ اشعار نذر کئے۔

چوں بدستم آمده گلدستہ فصل بہار دور شد از خاطر ویران من گرد و غبار
شاد شد روح وروان برموجہ باد نسیم غنچہ دل واشده برایں صبائے مشکبار
کیف آور وجد افزاء چوں شراب صالحین مرحبا ایں جذب ومستی آفریں جوش خمار
واه وا این نشئہ ذوق بلاغت الاماں میشوند رقصاں بروایں مہوشان گلعذار
ذره بے مایہ شد چشمک زن خورشید و ماه اللہ اللہ ایں کرم برفانی ناکرده کار

اس کے جواب میں زبانی آں محترمؒ کا سلام ان کے فرزند مولوی محمد نقیب محمدی نے پہنچایا۔ اور کہا کہ حضرت قبلہ گاہ محترم نے فرمایا ہے کہ اپنے استاد فانی صاحب کو اپنے ساتھ یہاں لے آئیں۔ اور انہوں نے کسی فارسی غزل کا تقاضا بھی فرمایا ہے چنانچہ راقم نے ان کی خدمت عالیہ میں فارسی کی یہ دو غزلیں ارسال کیں۔

گردش دوران مارا تیشہ فرہاد داد تحفہ آه وبکا و توشہ فریاد داد
براسیر انِ قفس بے مہرئی قسمت ببیں گر رہائی داد بس در کوچہ صیاد داد
من چہ خواہم نعمتے دیگر کہ مارا شاہدے قدرت حق العجب بررنگ آں دلشاد داد
گرچہ من برباد کیسہ ام بسیم و زر ولے قلب من از در دعشق یار رب آباد داد
شہرت حسن است مرہون فغانِ عاشقاں شکر کن اے جاں کہ اللہ عشق رابنیاد داد
خلق عالم نالہ ریزند ازغم دنیا مگر زیں پریشانی مرا مولا دلم آزاد داد
اے کہ می پرسی ز فانی حال ایں ذوق سخن ایں ہنر مارا خدا بے پیر وبے استاد داد

یہ دوسری غزل درحقیقت عیدگاہ ماغریباں کوئے تو پر بطور تضمین لکھی گئی ہے۔

رشک جنت جان جاناں کوئے تو جلوه گاه حسن خوباں کوئے تو
آبروئے نازنینانِ وطن آرزوئے دلفگاراں کوئے تو
من چہ خواہم از بہار و فصل گل عنبرین و گل بداماں کوئے تو
بیدلاں راملجا و ماوائے شوق عاشقاں را ماه کنعان کوئے تو
نازش شہر نگاراں مرحبا طلعت صبح درخشاں کوئے تو
سائلے تو فانی بیچاره ام مرجع ما بینوا ایاں کوئے تو

اس کے بعد بندہ نے آپ کے فرزند کو ''داغہائے فراق'' (جس میں برصغیر ہندو پاک کے چند نامور علماء و

صلحاء کے سانحہ ارتحال پر اردو عربی اور فارسی مرثیے ہیں) کا مسودہ دے دیا۔ تا کہ حضرت امیر محترم اس پر اپنی وقیع تقریظ تحریر فرمائیں۔ اور دعائیہ کلمات سے نوازیں۔ چنانچہ آں جناب نے بندہ کی اس ناچیز گزارش کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اپنی کمزوری ضعف بیماری اور گوناگوں مصروفیات کے باوجود منظوم تقریظ سے نوازا اور اس کا ساتھ ایک خلوص و محبت سے مملو مکتوب سے بھی بہرہ ور فرمایا۔ مکتوب اور منظوم تقریظ ملاحظہ ہو۔

کتاب مولف عزیز القدر ذوالفضائل والفواضل حضرت مولانا فانی صاحب زیدہ مجدہ' را کہ بہ داغہائے فراق موسوم است مطالعہ نمودم' چوں مشتمل بر ذکر خیر مشائخ وعلماء کرام ورثہ برحق حضرت سید الانام بود و درعین حب آں آلی معانی در قوالب رنگین شعری الفاظ ومبانی متحقق پذیرفتہ بود' خیلی دلنشین و مایہ تاثر و دلپذیر گردید حقا کہ وان من البیان لسحراً وان من الشعر لحکمہ درباره آں صادق و بالائی ان مطابق است ومسلما کہ وسیلہ نزول رحمت ذات پاک ارحم الراحمین گردیدہ کہ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ موجب رضائے ذات کبریائی خواہد بود۔

حسب فرمودہ آں محترم سطر چند در قالب شعر بطور تقریظ تحریر و بہ خدمت محترمی تقدیم گردید بہ امید قبول وہو المامول۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

دعا گو

(مولوی) محمد نبی محمدی عفی عنہ ۱۰ فروری ۱۹۹۹ء

چہ خوش ترتیب وطرز قیل وقال است

خداوندے کہ موصوف الجمال است ز بہر انتقام ہم ذوالجلال است
ثناؤ حمد بے حد و نہایت نثارِ درگہش کاں لایزال است
و بعد می ستائم آں کسے را کہ بالحق مظہر حسن و جمال است
جمال حسن و ہم حسن عمل را بسانِ مرکز و صاحب کمال است
جمیل الخلق اجمال المحاسن حسین الخلق احسان الفعال است
سلیس الطبع ذوق سالم الشعر سلیم العقل افصح المقال است
غواص بحر علم و حلم وتقویٰ برائے تشنگاں شعرش زلال است
خصوصا شعر ہائش در مراثی بہ طیران طبائع پروبال است
زخود فانی بہ حق باقی ملقب زالقابش نشان حسن فال است

چوں او فانی ست اندر علم واہلش — لذا داغِ فراقش حسب حال است
بہ آہ و نالہ و افسوس وحسرت — بہ شور و ولولہ مثل بلال است
لذا تالیف کردہ ایں رسالہ — کہ از حسن عقیدت مالمال است
درآں تفصیل وذکر اہل علم است — چہ خوش ترتیب وطرز قیل وقال است
نوابغ راچناں تشریح کردہ — کہ از شرحش زبانِ وصف لال است
ازیں تذکارِ خیر وشرح حالات — حیات جاودان و بے زوال است
برائے نسلہا خوش یادگار است — برائے فصلہا بدرو ہلال است
جزاہ اللہ فی الدارین خیراً — حماہ اللہ زہر آنچہ وبال است
خداوندا بہ روئی ذات پاکت — نگہدار (محمدی) زانچہ ضلال است
بہ پشت حضرت سردار کونینؐ — وسیلہ ہم چنیں اصحاب و آل است
کہ رحمت کن بہ اہل دین اسلام — کہ ایں ملت ضعیف و درملال است
شکوہ و مجدِ اسلافش نماندہ — زبون وزار و اواندر زوال است
الٰہی عظمتش را باز گرداں — بہ روئی آنکہ لولاکش جمال است

اسی دوران آں محترم کے ساتھ ملاقات کا پروگرام طے ہوا چنانچہ اس زرین موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بندہ نے اپنا فارسی مجموعہ کلام ان کی خدمت عالیہ میں پیش کیا اوران کو درخواست کی کہ حسب سابق ذرہ نوازی فرماتے ہوئے اس پر چند کلمات بطور تبرک وتقریظ تحریر فرمادیں چنانچہ انہوں نے بکمال مہربانی وشفقت وہ مسودہ لے لیا اور کچھ دیر تک اس کی ورق گردانی میں مصروف رہے بندہ نے ان کو عرض کیا کہ جناب عالی کی شفقتوں نے ہمیں ''گستاخی'' پر آمادہ کیا ہے ورنہ یہ عمر یہ ضعف و بیماری اور گونا گوں و بوقلموں مصروفیات یہ اجازت نہیں دیتیں کہ آپ کو اس پر تقریظ کی زحمت دی جائے مگر

کر مہابت مرا گستاخ کردہ
وگرنہ کے مجال گفتگو بود

اس پر آپؒ نے تبسم فرمایا اور بندہ کی بہت حوصلہ افزائی فرمائی۔

بعدازاں گردش دوراں کی نیرنگیاں دیکھئے کہ آپ کے فرزند مولوی محمد نعیم محمدی جو کہ دارالعلوم حقانیہ میں درجہ خامسہ کے ہونہار اور ذی استعداد طالب علم تھے اور صورتاً وسیرتاً اپنے عظیم والد بزرگوار وقبلہ گاہِ محترم کے عکسِ جمیل تھے۔ ناگہانی طور پر ایکسیڈنٹ میں شہید ہوگئے۔ اس مفاجاتی عظیم حادثہ نے حضرت امیر محترم کے دل پر گہرے نقوش

چھوڑے۔ بیماری میں آپ عرصہ سے مبتلا تو تھے ہی اسی طرح اپنے وطن مالوف افغانستان کے بارے میں بھی روز وشب فکر مند رہتے مگر اس واقعہ فاجعہ نے آپ کو مکمل طور پر نڈھال کر دیا کیونکہ آپ کو اپنے اس صاحبزادے سے بہت سی توقعات اور امیدیں وابستہ تھیں کہ انشاء اللہ یہ صاحبزادہ آپ کا علمی جانشین بنے گا۔ لیکن　ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

عین عالم شباب میں آپ کی موت نے آرزوؤں کے اس تاج محل کو زمین بوس کر دیا ''محمدی خاندان'' کیلئے یہ حادثہ جیسا بہت ہی جانکاہ تھا ہمارے لئے بھی یہ ایک بڑا خسارہ تھا۔ کیونکہ وہ انتہائی خلیق، ملنسار، کم گو، خوش اخلاق و خوش اطوار نوجوان تھے۔ ان کی جدائی سب کیلئے یکساں طور پر سوہان روح اور مصیبت عظمیٰ تھی اگر مولوی محمد نعیم محمدی شہید حضرت الامیر کے خاندان کیلئے ماہ شب چاردھم کی مثال تھے۔ جیسا کہ مرزا غالب نے عارف کے مرثیہ میں کہا ہے

تم ماہ شبِ چار دھم تھے مرے گھر کے
پھر کیوں نہ رہا گھر کا وہ نقشہ کوئی دن اور

تو ہم بھی یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ

اے تماشا گاہ عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشا میروی

بہر حال بندہ نے آپ کے اس ناگہانی سانحہ ارتحال پر فارسی میں یہ مرثیہ لکھا۔

حشر شد برپا کہ از دنیا نگارے رفت رفت　　طالب علمے جوانے گلعذارے رفت رفت
عندلیبان و ہزاروں اند مصروف فغاں　　یک گل تازہ خدا زیں لالہ زارے رفت رفت
چوں کہ آمد ایں خبر وحشت اثر دو گوشِ من　　از الم آں طاقتِ صبر و قرارے رفت رفت
یعنی آں لختِ دل حضرت امیر محترمِ　　نور چشمانِ جناب شہر یارے رفت رفت
عازمِ خلدِ بریں شد سوئے جنات ''نعیم''　　بیں بشانِ بے نیازی شہسوارے رفت رفت
پیکر اخلاق و تصویرِ شرافت حسرتا　　از جہاں آں نازشِ فصل بہارے رفت رفت
نالہ ریزند دو ستانش اف بخوناب جگر　　آسماں لرزید و گفتار ذی وقارے رفت رفت
ہر کسے در وصفِ اور طب اللساں گویدہمیں　　بود یک مہرے کہ در نصف نہارے رفت رفت
من ندارم قوت و یارائے تعزیت بہ تو　　اے امیر محتشم کاں نامدارے رفت رفت
گریہ ساماں است گردوں ہائے یاران خویش　　اف کہ در عین شباب الفت شعارے رفت رفت
من کہ فانیؔ مستمندم ایں قدر گویم وبس　　وجہ نورانی سعادت آشکارے رفت رفت

نہ ۳۷

اور اس کے ساتھ دوسرا مرثیہ جو کہ قطعہ سالِ وفات کے عنوان سے معنون ہے لکھا۔

آہ بر ہجران او پیر وجواں   شق گریباں کرد وہم دامن درید
در تحیر بود فکر و ذھن من   موتِ آں صاحب دلے خونم چشید
زانکہ پر سیدم زسال ِ رحل او   ہاتف غیبی فرستاد ایں نوید
عازم خلد بریں چوں مولوی   شد محمد آں نعیم جاں شہید
۱۱۸ + ۶۳۴ + ۶۳ + ۹۲   ۹۲+۳۰۴   ۱۷۰   ۳۱۹
گردش دوران و دورِ چرخ بیں   تیر غم اف بردل فانی کشید

چنانچہ جب راقم تعزیت کے لئے ان کے در دولت پر حاضر ہوا تو غم وکرب اور درد والم کے آثار آپ کی جبیں پر عیاں تھے ۔تعزیت وفاتحہ کے بعد جب بندہ نے آپ کی خدمت میں یہ دونوں مرثیے پیش کیے تو آب دیدہ ہوگئے ان دونوں مرثیوں کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ واقعی آپ نے حیرت انگیز اور درد انگیز حزینے لکھے ہیں۔ اس موقعہ پر آپ کے فرزند مولوی محمد نقیب محمدی نے کہا کہ اگر اسی طرح ایک مرثیہ پشتو زبان میں ہو جائے تو ہمارے لئے مزید باعث تشفی واطمینان قلب ہوگا۔ چنانچہ راقم نے ان کی خواہش وفرمائش کی تکمیل کی اور پشتو میں ایک مرثیہ ان کی نذر کیا۔ کافی دیر تک امیر محترم اپنے مرحوم صاحبزادے کے بارے میں گفتگو فرماتے رہے انہوں نے راقم کو فرمائش کی کہ یہ مرثیے آپ خود پڑھ لیں تو راقم نے تعمیل حکم کرتے ہوئے یہ حزینہ اشعار سنائے جس پر آپ دیر تک ضبط وصبر کے باوجود اشک ریز رہے اور پھر دوران گفتگو فارسی شاعری پر معلومات افزاء باتیں ارشاد فرمائیں۔ پھر فرمایا کہ معذرت کے ساتھ آپ سے استفسار کرتا ہوں کہ آپ کی مادری زبان پشتو ہے اور پاکستان کی قومی زبان اردو۔ تو اگر آپ پشتو رزبان میں شاعری کریں تو یہ آپ کی مادری زبان ہے اور اگر اردو زبان میں مشقِ سخن جاری رکھیں تو یہ بھی اتنی تعجب انگیز بات نہیں لیکن آپ اس کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی میں بھی شاعری کرتے ہیں تو یہ میرے لئے باعث حیرت ہے بندہ نے عرض کیا کہ فارسی میری ذوقی زبان ہے علاوہ ازیں میرے قبلہ گاہ محترم صدر المدرسین متکلم عصر علامہ عبدالحلیم صاحب قدس سرہ فارسی اور عربی کے بہترین شاعر تھے۔ اور انتہائی شستہ وشگفتہ شعری مذاق کے مالک تھے اگرچہ اس کا اظہار انہوں نے بہت ہی کم کیا ہے اور میرے محترم ماموں مولانا عبدالوحید قاسمی مرحوم فاضل دیوبند بھی اردو پشتو عربی اور فارسی کے پرگو شاعر تھے اس طرح یہ فن گویا مجھے ورثہ میں ملا ہے۔

مرا مزاج لڑکپن سے ''شاعرانہ'' ہے

دوران ملاقات افغانستان کی سیاسی صورت حال اور اپنی ابتدائے جہاد کے متعلق بھی کچھ ارشاد فرمائے۔
حضرت الامیر کے ساتھ یہ ایک یادگار ملاقات تھی جس کی یاد مدتوں دل میں باقی رہے گی اسی ملاقات کے دوران بھی

آپ شدید طور پر جسمانی بیماری کے باعث انتہائی درد محسوس کر رہے تھے لیکن ہم ''عقیدت کیشوں'' کے پاس خاطر کے واسطے آپ نے ہمیں کافی وقت سے نوازا۔ جزاہ اللہ خیراً۔

بعد ازاں ان کی بیمار پرسی اور تیمارداری کے لئے کئی دفعہ جانے کا ارادہ کیا لیکن اس دوران آپ علاج کے لئے بیرون ملک لے جائے گئے اور پھر ہسپتال میں بھی زیر علاج رہے۔ تیمارداروں کو ان کے ساتھ ملنے کی اجازت نہیں تھی۔ چنانچہ ملاقات اور تیمارداری کی سعادت سے محروم رہا۔ بیماری ہی کے دوران ایک دن آپ کے فرزند برادر محترم الحاج مولوی محمد شریف صاحب محمدی بندہ کے ہاں تشریف لائے اور حضرت امیر محترم کی طرف سے تحفۂ سلام اور عیدالاضحیٰ کی مبارکباد پیش کی اور اسکے ساتھ ملفوف بھی دیا کہ یہ حضرت امیر نے دیا ہے راقم نے عرض کیا کہ ملاقات کی کوئی صورت اگر بسہولت میسر ہو تو بندہ ان کی زیارت اور ملاقات کا خواہش مند ہے انہوں نے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت انتہائی تکلیف میں ہیں اور معالجین کی طرف سے بھی ملاقات پر پابندی ہے اس لئے آپ ان کیلئے صرف دعائے صحت کرتے رہیں۔ رنجیدہ دل میں زیارت و ملاقات کی آرزو کروٹیں لیتی رہی تا آنکہ وقتِ مولود آپہنچا۔ جس سے کسی ذی روح کو بھی مفر نہیں اور وہ عظیم تاریخی اور عہد آفرین شخصیت ہم خستہ حال خدام کو پریشانی اور غم واندوہ کے بیکراں سمندر میں غوطہ زن چھوڑ کر راہی ملک بقاء ہوئے اور آن قدح بشکست وآں ساقی نماند کے مصداق آپ سے ملاقاتوں اور آپ کے زرین اشادات سے مستفیض ہونے کا جو سلسلہ شروع ہو چکا تھا وہ چشم زدن میں ٹوٹ گیا

حیف درچشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیرندیم و بہار آخر شد

بمزار خواہی آمد اگر مرقد پر حاضری کا موقع ملا تو ضرور عرض کریں گے کہ

اے برق وش چہ داری نسبت بہ گور تیرہ
اے شعلہ رو بخاکِ تربت چرا نشتی

یہ چند یادیں اور یادگار نقوش تھے جو کہ حضرت مرحومؒ کے بارے میں بے ساختہ نوک قلم آ گئے۔

دل میں سما گئی ہیں قیامت کی شوخیاں
دو چار دن رہا تھا کسی کی نگاہ میں

اللہ کریم ان کو آخرت کی لازوال نعمتوں سے نوازیں اور عالم اسلام و نظام اسلام کے نفاذ کے لئے آپ کی کوششوں اور جہد مسلسل کو شرف قبولیت بخشے۔

ع ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین آباد

قسط نمبرا مولانا حافظ محمد عرفان الحق حقانی *

آفتاب رسالت حضرت محمد ﷺ

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تم ہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تم ہی تو ہو

قبل از طلوع آفتاب رسالت ﷺ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس دنیا میں آئے قریباً چھ سو برس گزر چکے تھے۔ روئے زمین بعینہ وہی نقشہ پیش کر رہی تھی جو عموماً انبیاء و مرسلین امت کی برکات وجود اور آثار فیض سے ایک مدت دراز تک محروم رہنے کے بعد ہوا کرتا ہے۔ دنیا کا گوشہ گوشہ تاریکی اور جہالت میں ڈوبا ہوا تھا۔ دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک کوئی حق وصداقت کی دھندلی سی روشنی بھی نظر نہیں آتی تھی۔ تہذیب وتمدن کا چراغ گل تھا۔ سارے عالم میں ضلالت و گمراہی کا راج تھا ظلم وعداوت کا بازار گرم تھا۔ انسان توحید اور آخرت کا سبق بھلا بیٹھا تھا۔

طلوع آفتاب رسالت ﷺ:

ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کا ڈنکا بجانے کے لئے ایک منادی توحید اور اقوام عالم کے مردہ جسموں میں اخلاق فاضلہ کی روح پھونکنے کے لئے ایک معلم اخلاق اور انسانوں کی کمزوری و پستی دور کرنے کے لئے ایک مصلح اعظم کو اپنی رسالت اور خلافت عطا کر کے معبوث فرمایا اس عظیم مصلح اعظم اور معلم اخلاق کی پیدائش ۱۲ ربیع الاول ہے (۱)۔ یہ پیر کا دن تھا اس روز دنیا کے دور افتادہ مقام مکہ میں جو کہ صحرائے عرب میں واقع ہے ایک بچہ پیدا ہوا۔ دوست تو کیا دشمن بھی اس بات کی تردید کرنے سے قاصر ہیں کہ اس بچے نے کیا مذہب کیا سیاست اور تاریخ کے دھارے کا رخ موڑ دیا۔ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اس کی تعلیمات آج بھی نہ صرف زندہ وتابندہ ہیں بلکہ وسعت پذیر بھی ہیں اور اس کے پیروکار قریباً دنیا کے تین براعظموں پر حکمران ہیں۔

ہزار بار بشویم دھن زمشک وگلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

---

* مدرس جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

یہ مبارک بچہ آفتاب رسالت حضرت محمد ﷺ جس صبح پیدا ہوئے اسی شب ایوان کسریٰ میں زلزلہ آیا جس سے محل کے چودہ کنگرے گر گئے۔ فارس کا آتش کدہ جو ہزار سال سے روشن تھا' بجھ گیا یعنی کفری طاقتیں پیدائش نبوی ﷺ کے ساتھ ہی ڈگمگا گئی تھیں۔ آپ تمام مخلوقات سے افضل سارے انبیا میں سب سے اشرف' مجسمہ رحمت متقیوں کے امام حمد وثنا کے پرچم بلند کرنے والے' شفاعت کبریٰ کے والی اور مقام محمود سے سرفراز ساقی کوثر ہے۔ آپ کی امت تمام امتوں سے بہتر آپؐ کے اصحاب انبیاء علیھم السلام کے بعد سب لوگوں سے افضل آپ کا دین تمام ادیان سے بلند وبالا اور خود آفتاب رسالت ﷺ تمام مخلوقات سے افضل واعلیٰ

لایمکن الثناء کما کان حقہ　　　بعد از خدائے بزرگ توئی قصہ مختصر

صاحب خلق عظیم:

آپ کو خداوند قدوس نے سچے پکے معجزات' عقل کامل اشرف نسب' جمال وخوبصورتی میں بدر تمام' جود وسخا کے شہنشاہ' شجاعت ودلیری کے پیکر' بردباری کے مجسمہ جیسی باکمال خوبیوں سے نوازا تھا علم نافع' پختگی عمل' استقلال و خشیت الٰہی جیسی بیش بہا نعمتوں سے مالا مال' مخلوقات میں سب سے زیادہ فصیح وشگفتہ بیاں' اخلاق وکردار کے اعلیٰ انسان' اور تمام خوبیوں واوصاف کا مجموعہ بنایا تھا۔

لم یخلق الرحمان مثل محمد
ابدا وعلمی انہ لا یخلق

ترجمہ: باری تعالیٰ نے محمدؐ جیسا کبھی کسی کو پیدا نہ کیا اور جہاں تک میرا یقین ہے پیدا ابھی نہیں کیا جائے گا۔

حضرت حسان ابن ثابتؓ نے فرمایا:

واحسن منک لم ترقط عینی　　　واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرءاً من کل عیب　　　کانک قد خلقت کما تشاء

میری آنکھ نے آپ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ اور آپ سے زیادہ جمیل اور خوبصورت عورتوں نے نہیں جنا۔ آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے گویا کہ آپ حسب منشاء پیدا کئے گئے۔ خود اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی ذات کریم میں مکارم اخلاق محامد صفات اور ان کی کثرت وقوت اور عظمت کے لحاظ سے قرآن کریم میں مدح وثنا فرمائی اور ارشاد ہے انک لعلی خلق عظیم بلاشبہ آپ بڑے ہی صاحب اخلاق ہیں اور فرمایا وکان فضل اللہ علیک عظیما آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم کے اخلاق کریمہ سے متعلق آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کان خلقہ القرآن آپ کا اخلاق قرآن تھا۔ (۲)

صفات قدسیہ: تعارف ربانی...... حدیث قدسی

صحیح بخاری میں بروایت حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسی حدیث مروی ہے جو حضور اکرم ﷺ کے اکثر اخلاق کریمہ کے لئے جامع ہے اور ان میں کچھ صفات عالیہ قرآن کریم میں بھی مذکور ہیں چنانچہ حدیث میں ہے۔

(۱) یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھد او مبشرا و نذیر ا و حرز اللامیین اے نبی بے شک ہم نے آپ کو اپنی امت پر گواہ بنا کر بھیجا۔ فرمانبرداروں کو بشارت دینے والا اور گمراہوں کو عذاب سے ڈرانے والا اور امتوں کے لئے پناہ دینے والا بنایا ہے۔

(۲) انت عبدی ورسولی ۔ آپ میرے خاص الخاص بندے اور رسول ہیں

(۳) سمیتک المتوکل میں نے آپ کا نام متوکل رکھ دیا کیونکہ ہر معاملے میں آپ مجھ پر توکل کرتے ہیں

(۴) لیس بفظ ولا غلیظ نہ آپ درشت خو ہیں اور نہ سخت دل ہیں

(۵) ولا سخاب فی الاسواق نہ بازاروں میں شور وشغب کرنے والے ہیں۔

(۶) ولا یدفع السیئة بالسیئة برائی کا بدلہ برائی سے کبھی نہیں دیتے۔

(۷) ولکن یعفو و یغفر بلکہ معاف فرماتے اور درگذر کرتے ہیں۔ گویا آپ قرآنی حکم ادفع بالتی ھی احسن برائی کا بدلہ بہت عمدہ طریقے پر دیا کرو پر عمل پیرا ہیں۔

(۸) ولا یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملة العوجاء اللہ آپ کو اس وقت تک وفات نہیں دے گا جب تک گمراہ قوم کو آپ کے ذریعہ سیدھے راستے پر نہ لے آئے۔ یعنی جبتک یہ لوگ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر سیدھے مسلمان نہ ہو جائیں۔

(۹) ویفتح بہ اعینا عمیا آپ کو اس وقت تک وفات نہیں دے گا جب تک کافروں کی اندھی آنکھوں کو بینا نہ فرمادے۔

(۱۰) و اذانا صما و قلوبا غلفا اور بہرے کان اور پردے پڑے دلوں کو نہ کھول دے۔ بعض روایتوں میں یہ صفات بھی مزید بیان کی گئی ہیں۔

(۱۱) اسددہ بکل جمیل ہر عمدہ خصلت سے آپ کی تسدید یعنی درستی کرتا رہوں گا

(۱۲) واھب لہ کل خلق کریم ہر اچھی خصلت آپ کو عطا کرتا رہوں گا

(۱۳) واجعل السکینة لباسہ وشعارہ، میں اطمینان کو آپ کا لباس اور شعار اور (بدن سے چمٹے ہوئے کپڑوں کی طرح) بنادوں گا۔

(۱۴) والتقویٰ ضمیرہ، پرہیز گاری کو آپ کا ضمیر یعنی دل بنادوں گا

(۱۵) والحکمۃ معقولہ حکمت کو آپ کی سوچی سمجھی بات بنادوں گا۔

(۱۶) والصدق والوفا طبیعتہ، سچائی اور وفاداری کو آپ کی طبیعت بنادوں گا

(۱۷) والعفو والمعروف خلقہ معافی اور نیکی کو آپ کی عادت بنادوں گا۔

(۱۸) والعدل سیرتہ والحق شریعتہ، والھدیٰ امامہ، والاسلام ملتہ انصاف کو آپ کی سیرت حق کو آپ کی شریعت ہدایت کو آپ کا امام اور دین اسلام کو آپ کی ملت کا درجہ دوں گا۔

(۱۹) احمد اسمہ، آپ کا نام نامی (لقب) احمد ہے۔

(۲۰) اھدی بہ بعد الضلالۃ آپ ہی کے ذریعہ تو میں لوگوں کو گمراہی کے بعد سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔

(۲۱) واعلم بہ بعد الجھالۃ جہالت تامہ کے بعد میں آپ ہی کے ذریعہ علم وعرفان لوگوں کو عطا کرونگا۔

(۲۲) وارفع بہ الخمالۃ آپ ہی کے ذریعہ میں اپنی مخلوق کو پستی سے نکال کر بام عروج تک پہنچاؤں گا۔

(۲۳) واسمیٰ بہ بعد النکرۃ آپکی بدولت اپنی مخلوق کو جاہل وناشناس حق ہونے کے بعد بلندی عطا کروں گا۔

(۲۴) واکثر بہ بعد القلۃ آپ کی ہدایت کی بدولت آپ کے متبعین کی کم تعداد کو بڑھادوں گا۔

(۲۵) واغنی بہ بعد العیلۃ لوگوں کے فقر وفاقہ میں مبتلا ہوجانے کے بعد میں آپ کے ذریعہ ان کی حالت کو غنا (فراغت) میں تبدیل کردوں گا۔

(۲۶) والف بہ بین قلوب مختلفۃ واھواء مشتتۃ وامم متفرقۃ۔ اختلاف رکھنے والے دلوں۔ پراگندہ خواہشات اور متفرق قوموں میں، میں آپ کے ذریعے الفت پیدا کروں گا۔

(۲۷) واجعل امتہ خیر امۃ اخرجت للناس میں آپ کی امت کو بہترین امت قرار دوں گا جو انسانوں کی ہدایت کے لئے ظہور میں لائے گی۔ (۳)

قبل از نبوت سیرت مطہرۃ:

جس وقت آپؐ اس جہاں میں تشریف لائے تو تمام دنیا اور اہل قریش بے راہ رو، سفاک، ظالم اور اخلاق کی پستی میں مبتلا تھے اس ماحول میں نبی کریمؐ جاہلیت کے ساری برائیوں اور لغزشوں سے محفوظ رہے۔ مروت اور حسن خلق میں آپؐ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ امانت ودیانت میں آپؐ اپنی مثال آپ تھے ان ہی عادات حسنہ کی بناء پر آپؐ کو امین کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ جب آپؐ کی عمر مبارک چالیس برس ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو نبوت کے عظیم نعمت سے نوازا تاکہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو حقانیت اور صداقت کی راہ دکھائی جاسکے۔ لہذا نبوت کی سرفرازی کے بعد نبی کریمؐ نے توحید

اور حق کی دعوت شروع کی یہ وہ وقت تھا کہ مکہ اور اہل عرب کے ہر گھر میں بتوں کے انبار لگے ہوئے تھے اور وہ لوگ ان بتوں کو اپنا شفیع اور مددگار مانتے تھے۔ شرک کی ضلالت عام تھی نبی کریمؐ نے ان سب لوگوں کو جمع کر کے توحید و واحدانیت کا درس دیا۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ مالک الملک اور حی و قیوم ہے اس کے حکومت سے کوئی گوشہ باہر نہیں اسکے علم سے کوئی شئی مخفی نہیں وہ غفلت سے منزہ اور نسیان سے پاک ہے جس ہستی کی ایسی صفتیں ہوں اسکے سامنے کسی کی سعی اور شفارش کی کیا گنجائش ہے یہ بیان حق آپؐ نے جب قریش کے سامنے کیا تو تمام قوم آپؐ کے مخالف ہو گئیں اور آپؐ کے نبوت سے انکار کیا جسکی دلیل کے طور پر اللہ تعالیٰ نے سورہ یونس کی یہ آیت نازل فرمائی: قل لو شاء الله ماتلوته عليكم ولا ادراكم به فقد لبثت فيكم عمرا من قبله افلا تعقلون۔ (۴)

ترجمہ: کہہ دے اگر اللہ چاہتا تو میں نہ پڑھتا اس کو تمہارے سامنے اور نہ وہ تم کو خبر کرتا اس کی کیونکہ میں رہ چکا ہوں تم میں ایک عمر اس سے پہلے کیا پھر تم نہیں سوچتے۔

اس آیت مبارکہ میں صداقت نبوت کی واضح اور وجدانی دلیل بیان کی گئی ہے کہ آپؐ ان میں کوئی نیا آدمی نہیں ہے بلکہ ان ہی کے مابین ایک عمر یعنی چالیس سال گزارے ہیں اس تمام مدت میں آپؐ کی زندگی ان کے سامنے رہی اس تمام عرصے میں تم نے کوئی ایک بھی بات سچائی اور امانت کے خلاف دیکھی اور اس تمام مدت میں کسی انسانی معاملے میں کبھی جھوٹ بولا؟ تو کیا اب اللہ پر جھوٹ باندھوں گا کہ اللہ کا کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے۔

فمن اظلم ممن افترى على الله كذبا او كذب بايته انه لايفلح المجرمون۔ (۵) ترجمہ: بتلاؤ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے کہ جو اپنی جی سے جھوٹ بنا کر اللہ پر افترا کرے اور اس آدمی سے جو اللہ کی سچی آیتیں جھٹلائے؟ یقیناً جرم کرنیوالے کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

مطلب یہ ہے کہ دو باتوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا جو شخص اللہ پر افترا کرے اس سے بڑھ کر کوئی شریر نہیں جو صادق کو جھٹلائے وہ بھی سب سے زیادہ شریر ہے۔ آپؐ نے کہا کہ اگر میں مفتر علی اللہ ہو تو مجھے ناکام و نامراد ہونا پڑے گا۔ اور اگر تم سچائی کے مکذب ہو تو تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اس کا قانون ہے کہ مجرموں کو فلاح نہیں دیتا۔ چنانچہ اللہ کا فیصلہ صادر ہوا جو مکذب تھے ان کا نام و نشان بھی نہ رہا جو صادق تھا اس کا کلمہ صدق آج تک قائم ہے اور قائم رہے گا۔ آپؐ کی صداقت کی اس سے بڑھ کر کیا نشانی ہو سکتی ہے کہ ان کے سخت سے سخت معاند بھی اس عجیب و غریب کشش اور تاثیر سے انکار نہ کر سکے جو آپؐ کی شخصیت اور تعلیم میں پائی جاتی تھی چونکہ اعتراف حقیقت کیلئے تیار نہ تھے اس لئے مجبور ہو جاتے تے کہ اسے جادو سے تعبیر کرے۔ وقال الكفرون هذا سحر كذاب (۶) اور کہنے لگے منکر یہ جادوگر ہے جھوٹا۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے جب کلام حق کی منادی شروع کی تو قریش مکہ سچائی دیکھ رہے تھے اور سمجھ بھی رہے تھے کہ یہی حق ہے لیکن وہ لوگ اسے سچائی سمجھنا گوارا نہ کرتے

تھے اس لئے کہتے کہ آپ مجنون ہو گئے ۔ پھر کہتے کہ خواب وخیال کو وحی اور نبوت سمجھتے ہے ۔ لیکن جب تاثیر اور نفوذ کو دیکھتے تو کہتے کہ جادوگر ہے ۔ خدا اخدا کے فرشتوں پر خدا کی کتابوں پر خدا کے تمام رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنا سچا اور کامل ایمان ہے خدا کی ہستی اس کی واحدانیت اور آخرت کا دن دین کے بنیادی حقائق ہیں اور یہی وہ حقائق ہیں جن سے کفار مکہ نے منہ موڑا تھا ۔ آپؐ نے یہی دعوت ان کو پہنچائی ۔

ابو طالب کا قوم کی طرف سے سفیر بن کر آنا نبی کریمؐ نے جب راہ حق کی دعوت دی اور پورا عرب دشمن ہو گیا تو قریش نے مل کر ابو طالب کو واسطہ بنایا کہ وہ آپؐ کو اس قسم کی باتوں سے روک دیں اور یا آپ (ابو طالب) اس کی حمایت چھوڑ دیں ۔ ابو طالب نے عمدہ پیرائے میں جواب دے کر ان کو رخصت کر دیا ادھر رسول اللہ ﷺ کلمہ حق کی نشر و اشاعت میں سرگرم عمل رہے قریش صبر نہ کر سکے اور دوبارہ رؤسا قریش کی ایک سفارت ابو طالب کے پاس آئی کہ آپ اپنے بھتیجے کو باز رکھیں ورنہ ہم سب تمہارے خلاف جنگ کریں گے ۔ یہاں تک کہ فریقین میں سے کوئی ایک فنا ہو جائے ۔ ابو طالب کو بھی فکر ہوئی اور آفتاب رسالت ﷺ سے اس معاملہ میں گفتگو کی ۔ آپؐ نے فرمایا اے عم بزرگوار ”خدا کی قسم اگر وہ میرے داہنے ہاتھ میں آفتاب اور بائیں ہاتھ میں ماہتاب لا کر رکھ دیں اور یہ چاہیں کہ میں خدا کا کلمہ اس کی مخلوق کو نہ پہنچاؤں تو میں ہرگز اس کے لئے آمادہ نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ یا خدا کا سچا دین لوگوں میں پھیل جائے اور یا کم از کم اسی جدوجہد میں اپنی جان دے دوں“ ...... اس چاند اور سورج کی حقیقت آپؐ کے سامنے یہ تھی آپؐ نے کہا کہ دونوں آ جائے تو میں اپنا کلمہ چھوڑنے والا نہیں ہوں یعنی اس کلمہ کے مقابلے میں جو کہ میں لے کر اٹھا ہوں جو ”توحید و رسالت کا بیان“ ہے اس چاند و سورج کی کوئی حقیقت نہیں ہے ۔ جب آپؐ اس جہان کے ہدایت کیلئے مبعوث ہوئے تو آپؐ کے ایک ہاتھ میں اللہ کی چمکتی ہوئی کتاب تھی جو کہ سورج سے زیادہ روشن ہے اور دوسری طرف ”قلب محمدی“ تھا جس میں اخلاق کی نورانیت بھری ہوئی تھی ۔ ....(جاری ہے)

سلسلہ مطبوعات موتمر المصنفین (29)

اقتدار کے ایوانوں میں شریعت بل کا معرکہ

...... از ...... مولانا سمیع الحق

ملک کی تاریخ میں نفاذ شریعت کی جدوجہد کا روشن باب، ایوان بالا سینیٹ اور قومی سیاست میں نظام اسلام کی جنگ، آغاز، رفتار کار، صبر آزما مراحل کی لمحہ بہ لمحہ روئیداد اور مستقبل کے لائحہ عمل کے علاوہ خارجہ پالیسی، عورت کی حکمرانی، جہاد افغانستان اور اہم قومی و ملی اور بین الاقوامی مسائل پر فکر انگیز گفتگو اور سیر حاصل تبصرے ۔

موتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ، سرحد پاکستان

فتاویٰ حقانیہ مشاہیر علم وفضل کی نظروں میں

جامعہ حقانیہ کی شائع کردہ فتاویٰ حقانیہ کا بحمد للہ علمی و دینی حلقوں میں زبردست خیر مقدم کیا جارہا ہے۔ ملک کے نامور مجلات، جید اکابر علماء، مفتیین کی طرف سے تقاریظ، تبصروں اور مہتمم دارالعلوم حقانیہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کے نام تہنیت ناموں کا سلسلہ جاری ہے اس سلسلہ میں چند نہایت شہرہ آفاق اکابر اور ارباب مدارس کے تاثرات پیش کئے جارہے ہیں ......(ادارہ)

جسٹس حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ، نائب مہتمم دارالعلوم کراچی

الحمدلله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله الكريم، وعلى آله واصحابه اجمعين.

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ (بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک) ہمارے عہد کی ان شخصیات میں سے تھے جن پر پوری ملت جتنا فخر کرے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دور میں انہیں سلف صالحین کا نمونہ بنایا تھا، اکوڑہ خٹک میں انکے قائم کردہ دارالعلوم حقانیہ نے ہزارہا علماء پیدا کئے اور علوم اسلامیہ کی ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔ انہی خدمات جلیلہ کا ایک شعبہ یہ تھا کہ وہاں کا دارالافتاء سالہا سال سے اطراف عالم کے دینی سوالات کا جواب دے رہا ہے۔ یہ فتاویٰ دارالعلوم حقانیہ کے رجسٹروں میں نقل چلے آرہے تھے اور ضرورت اس بات کی تھی کہ انہیں مدون کر کے افادہ عام کے لئے شائع کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ حضرت قدس سرہ کے فاضل صاحبزادے برادر گرامی قدر جناب مولانا سمیع الحق صاحب (مہتمم دارالعلوم حقانیہ) کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے اپنے مدرسے کی ایک ٹیم کے ذریعے بڑی عرقریزی کے بعد ان فتاویٰ کو ابواب پر مرتب کر کے چھ جلدوں میں شائع کیا ہے۔ یہ فتاوی دارالعلوم حقانیہ کے مختلف مفتی حضرات کے لکھے ہوئے ہیں لیکن چونکہ یہ تمام فتاویٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ کی نگرانی میں لکھے گئے ہیں، اس لئے ان کو انہی کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور مجموعے کا نام ''فتاویٰ حقانیہ'' رکھا گیا ہے۔ فتوی نویسی میں ہر مفتی کا انداز و اسلوب جدا ہوتا ہے، اور بعض جگہ مسائل میں بھی اہل علم و افتاء کیلئے اختلاف کی گنجائش باقی رہتی ہے، لیکن جہاں تک ان فتاوی کے مستند ہونے کا تعلق ہے اس کیلئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ یہ دارالعلوم حقانیہ جیسے مستند ادارے سے جاری ہوئے ہیں اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ جیسے جبل علم کی نگرانی میں جاری ہوئے ہیں۔ بلاشبہ یہ علم وفقہ کے ذخیرے میں ایک عظیم اضافہ ہے اور انشاء اللہ عوام اور اہل

علم دونوں کی رہنمائی کریگا۔ دارالعلوم حقانیہ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اس علمی خزانے کو منظر عام پر لانے کیلئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ کراچی، صدر وفاق المدارس پاکستان

ہمارے استاد محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہ کو اللہ جل شانہ نے بڑی ممتاز صفات سے نوازا تھا وہ علم وعمل، اخلاص وللّٰہیت، تواضع وانکساری میں اسلاف کا نمونہ تھے، اللہ جل شانہ نے زندگی کے مختلف شعبوں میں ان سے دین اسلامی کی بڑی سنہری خدمات لیں، ان کی ان ہی خدمات و مآثر میں ایک عظیم الشان کارنامہ ''دارالعلوم حقانیہ'' اکوڑہ خٹک کا قیام ہے۔

حضرت نور اللہ مرقدہ دارالعلوم دیوبند میں درجہ عالیہ کے استاذ تھے، سنہ 1947ء میں اپنے آبائی علاقے اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور جب تقسیم ہند کے ہنگاموں کی وجہ سے راستوں کی خرابی کی بنا پر واپس نہیں جاسکے تو اپنے علاقے کی مسجد میں درس شروع فرمایا، طلبہ کا بکثرت رجوع ہوا، مسجد چھوٹی پڑی تو دارالعلوم حقانیہ کی موجودہ جگہ منتقل ہوئے اس طرح بغیر کسی سابقہ منصوبے اور ارادے کے پاکستان کے اس عظیم دینی ادارے کی بنیاد پڑی اور اللہ تعالیٰ نے اس ادارے سے دین کے متنوع شعبوں میں جو رجال دین پیدا فرمائے، شاید کوئی دوسرا ادارہ اس پہلو سے اس کی ہمسری نہ کرسکے۔ دارالعلوم حقانیہ نے جہاں دین اسلام کے دوسرے شعبوں میں قابل قدر امور انجام دیئے ہیں وہیں شعبہ نشر واشاعت اور تصنیف وتالیف میں بھی وسائل طباعت سے دوری کے باوجود بڑا مفید کام کیا ہے ''الحق'' کے نام سے ایک موقر اور علمی ماہنامہ تقریباً سینتیس سال سے نکل رہا ہے اس کے علاوہ دارالعلوم حقانیہ کے اشاعتی ادارے ''موتمر المصنفین'' سے بیسیوں علمی تحقیقی کتابیں شائع ہوچکی ہیں اور اب سال ہا سال کی محنت کے بعد دارالعلوم کے فتاوی کا زیر نظر مجموعہ چھ جلدوں میں چھپ کر منظر عام پر آ گیا ہے۔

دارالعلوم حقانیہ کے شعبہ افتاء کی طرف ملک وبیرون ملک سے لوگ بکثرت شرعی مسائل کے متعلق سوالات بھیجتے رہے ہیں، صوبہ سرحد کے مسائل خاص طور سے وہاں آتے رہتے ہیں اور دارالعلوم کے مفتی حضرات باقاعدگی کے ساتھ ان کا جواب لکھتے رہتے ہیں۔ ان فتاوی کی نقول کو محفوظ رکھنے اور انہیں الگ رجسٹروں میں نقل کرنے کا بھی اہتمام کیا جاتا رہا، دارالعلوم کے منتظمین نے ان فتاوی کی اشاعت کا ارادہ کیا اور شعبہ تخصص کے سرپرست مفتی حضرات کی نگرانی میں درجہ تخصص کے طلبا کو مختلف سالوں میں جاری شدہ فتاوی کی ترتیب وتحقیق کے لئے مختلف حصے حوالے کئے جاتے رہے، چنانچہ ترتیب وتحقیق کے مراحل سے گزرنے کے بعد یہ علمی خزینہ مرتب ہوکر اب سامنے آ گیا ہے۔

اس کی جلد اول 587 صفحات پر مشتمل ہے، اس جلد کی ابتداء میں مولانا سمیع الحق صاحب کا مرتب کردہ فقہ،

تدوین فقہ اور آداب افتاو استفتا سے متعلق ایک پر مغز مقدمہ شامل ہے اس کے بعد جن مفتی حضرات نے یہ فتاوی تحریر کئے ہیں ان کا تعارفی خاکہ دیا گیا ہے ان میں استاد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ مفتی محمد یوسف صاحب مولانا مفتی محمد فرید صاحب مولانا عبدالحلیم زروبی صاحب ، مفتی محمد علی سواتی صاحبؒ مولانا عبدالحلیم کوہستانی صاحب مفتی غلام الرحمان صاحب اور اس فتوی کے مرتب مفتی مختار اللہ صاحب وغیرہ کے سوانحی خاکے شامل ہیں۔

اس کے بعد صفحہ 135 سے اصل فتاویٰ کی ابتداء ہوتی ہے سب سے پہلے کتاب العقائد والفرق ہے عقائد اور فرقوں سے متعلق دوسرے سوالات ومباحث کے علاوہ اس میں فتنہ قادیانیت آئین پاکستان میں اس کی تکفیر کی روئیداد فتنہ انکار حدیث وغیرہ جدید فرقوں سے متعلق سوالات کے جوابات بھی آ گئے ہیں۔

جلد دوم 628 صفحات پر مشتمل ہے اس جلد میں کتاب الاجتہاد والتقلید' کتاب البدعۃ والرسوم' کتاب العلم' کتاب التفسیر' کتاب متعلقات حدیث کتاب السلوک' کتاب السیاست' کتاب الکراہیت اور کتاب الطہارت شامل ہے۔

جلد سوم 608 صفحات پر مشتمل ہے اس میں کتاب الصلاۃ' کتاب الجنائز اور کتاب الزکاۃ......ان تین کتابوں سے متعلق فتاوی آ گئے ہیں۔

جلد چہارم کے صفحات کی تعداد 612 صفحات ہیں یہ کتاب الزکاۃ کا بقیہ حصہ' کتاب الصوم' کتاب الحج' کتاب النکاح اور کتاب الطلاق کے مسائل پر مشتمل ہے۔

جلد پنجم کے صفحات کی تعداد 548 ہے اور اس جلد میں ان گیارہ کتابوں کے فتاوی جمع کئے گئے ہیں' کتاب النفقات' کتاب الایمان والنذور' کتاب الوقف' کتاب الحدود والتعزیرات' کتاب الاشربہ' کتاب القصاص والدیۃ' کتاب الجہاد کتاب القضاء کتاب الشہادۃ' کتاب القسمۃ اور کتاب الاکراہ۔

جلد ششم 556 صفحات پر مشتمل ہے اور اس جلد میں مندرجہ ذیل کتب ہیں: کتاب البیوع' کتاب الرباء' کتاب الرھن' کتاب الاجارۃ' کتاب الشفعہ' کتاب الشرکۃ' کتاب المضاربہ' کتاب الوکالہ' کتاب الحوالہ' کتاب الھبہ' کتاب الغصب' کتاب الودیعہ' کتاب احیاء الموات' کتاب المزارعۃ' کتاب الذبائح' کتاب الصید' کتاب الاضحیۃ' کتاب الوصیہ اور کتاب الفرائض......

اس طرح تقریباً ساڑھے تین ہزار صفحات پر مشتمل ان چھ جلدوں میں ہزاروں سوالات کے عام فہم اسلوب میں جوابات آ گئے ہیں۔ ان جوابات کی ترتیب وتحقیق میں جن امور کا خیال رکھا گیا ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) ہر جواب کا مراجع ومصادر اور فقہ کی معتبر کتابوں سے حوالہ ذکر کیا گیا ہے۔

(۲) ہر کتاب میں ذیلی ابواب قائم کئے گئے ہیں اور ہر سوال کیساتھ مسئلہ کا عنوان ذکر کیا گیا ہے۔ ہر

جلد کے پشتے پر اس جلد میں درج کتابوں کی فہرست بھی لکھ دی گئی ہے۔

(۳) عصر حاضر کے پیدا کردہ جدید فقہی مسائل کا بھی ایک معتد بہ حصہ اس میں آ گیا ہے اس ضمن میں جامعہ حقانیہ کے دارالافتاء سے لکھے گئے جدید مسائل جو ماہنامہ ''الحق'' میں شائع ہو چکے ہیں، مناسبت کو ملحوظ رکھ کر متعلقہ ابواب میں درج کئے گئے ہیں۔

مثلاً کتاب الجہاد کے تحت ''سی ٹی بی ٹی کی شرعی حیثیت'' کتاب البیوع میں ''ٹیلیفون کے ذریعے عقد بیع کا حکم'' ٹریڈ مارک کی خرید وفروخت ''انعامی بانڈز کی خرید وفروخت کا حکم'' ''الکحل کی تجارت کا حکم'' کتاب الصوم میں ''ہلال کمیٹی کی موجودگی میں عالم دین کے فیصلے کا حکم'' کتاب الصلاۃ کے تحت ''کرفیو کی وجہ سے نماز میں قصر واتمام کا حکم''............ غرض یہ کہ عصر حاضر کے اس طرح کے بہت سے استفسارات کا حل اس میں آ گیا ہے۔

فتاوی حقانیہ اردو فتاویٰ میں ایک قابل قدر اضافہ ہے، امید ہے کہ ''فتاویٰ حقانیہ'' کے اس ذخیرے سے عوام وخواص سب فائدہ اٹھائیں گے اور دارالافتاء سے متعلق مفتیان کرام اور تخصص کے طلبہ اس سے استفادہ کر سکیں گے۔ (الفاروق ماہنامہ جامعہ فاروقیہ کراچی ص ۶۰۔۶۱۔ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ)

حضرت علامہ ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب مدظلہ مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

محترمی ومکرمی مولانا سمیع الحق صاحب، حفظہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مکتوب گرامی ملا جو اپنے ساتھ بہت بڑی خوشخبری لایا بعد میں فتاویٰ حقانیہ کا سیٹ بھی مل گیا۔ میں آپ کو اس عظیم کارنامہ پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اس قیمتی سرمایہ کو محفوظ کر کے امت تک پہونچا دیا ہے۔ بیشک ہمارے اکابر اور جامعہ حقانیہ کے فقہاء کرام کا یہ علمی کارنامہ علماء اور طلبہ کے لئے بہترین معاون اور مرجع ثابت ہوگا۔

فتاوی حقانیہ کو جامعہ کے کتب خانہ میں داخل کر دیا ہے۔ اور مفتی حضرات دیکھ رہے ہیں۔ بینات میں ان شاء اللہ تبصرہ بھی آ جائے گا۔ والسلام اخوکم

عبدالرزاق سکندر

حضرت علامہ مولانا محمد زرولی خان صاحب مدظلہ، جامعہ احسن العلوم کراچی

بخدمت جناب یادگار اسلاف ومفخر اخلاف، پیکر جود وسخا

محترم ومکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب بارک اللہ فی حیاتھم القیمہ (آمین)

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' خدا کرے حضرت والا کے مزاج سامی بخیر و عافیت ہوں حضرت کی شفقتوں اور محاسن اخلاق کا مظہر والا نامہ باعث سرفرازی ہوا۔ جزاکم اللہ خیرا اور اسکے ساتھ علوم وکمالات کا گنجینہ دور حاضر کے فقہ وافتاء کا مثالی خزینہ ''فتاویٰ حقانیہ'' چھ جلدیں موصول ہوئیں۔ حضرت کے مکتوب گرامی سے تو دل وطبیعت پر سرور تھی جس کے شکر وسپاس کے لئے وقت تلاش کر رہا تھا اور پھر علمی مقامات کا حامل فتاویٰ کا اس پر انعام واکرام مستزاد

این چیں می روکہ زیبا میروی

حق تعالیٰ شانہٗ کاوشیں قبول فرمائیں

اشتہار پڑھنے کے بعد اشتیاق روز افزوں تھا مگر آپ کے اعطاء کریمانہ اور توجہ مشفقانہ نے بہت جلد مالا مال فرمایا' حق تعالیٰ علم کی یہ قد وقامت دیر تک سر وبلندی پر رکھے آمین۔ فتاویٰ کے سلسلے میں تو تفصیلی خط اور استدراکات بعد میں لجنہ فقہ وافتاء دار العلوم کو پیش کروں گا۔ گو اس کی حیثیت مخمل میں ٹاٹ کے پیوند کی سہی فی الحال سرسری اور اجمالی نظر کئی گھنٹوں تک ڈالتا رہا۔ ماشاءاللہ فتاویٰ خوب ہے۔ ادلہ کتاب وسنت تاریخ اسلاف اور مناہج فقہاء سے لبریز اور مذھب احناف جو اقرب مفہوم کتاب وسنت کا ہے' کے براھین قاطعہ کا ایک دریا' موجزن ہے

کالشمس فی کبد السماء وضوءبها

ینشی البلاد مشارقا ومغاربا

کالبدر من حیث التفت رایته

یهدی الی عینیک نورا ثاقبا

بہترین طباعت دیدہ زیب عناوین اور ھر اعتبار سے اعلیٰ اور معیاری کام حق تعالیٰ مبارک فرمائیں

زفرق تابقدم ہر کجا کہ می نگری

کرشمہ دامن تری کشد کہ جا اینجا است

فتاوی کی توزیع وتقسیم کے سلسلے میں جیسا ارشاد ہو تعمیل کی کوشش کی جائے گی جو قیمت شائع ہوئی ہے موجودہ تناسب میں قدرے زیادہ ہے۔ اس میں تخفیف سے آگاہی پر انشاءاللہ ''فتاویٰ'' کا احترام واکرام بجالایا جائے گا۔

جملہ فرزندان ارجمندان اور لجنہ فقہ وافتاء اور احباب و پرسندگانِ احوال کو دعواتِ وتسلیماتِ مسنونہ ھدیہ خدمت ہوں۔

جناب شفیق الدین فاروقی

دارالعلوم کے شب و روز

حضرت مولانا انوار الحق صاحب کی دعوت پر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے ریکٹر جسٹس خلیل الرحمان صاحب کی آمد:

گزشتہ دنوں دارالعلوم میں ریٹائرڈ جسٹس خلیل الرحمان صاحب ریکٹر اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد' اپنے رفقاء سمیت دارالعلوم تشریف لائے اور دارالعلوم کے دارالحدیث (ایوان شریعت) میں ایک عام خطاب فرمایا۔ اس سے پہلے حضرت مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب نے تعارفی کلمات کہے۔ بعد میں آپ نے جدید علوم وفنون اور اسلامی تعلیمات کی اہمیت کے موضوع پر طلباء سے خطاب فرمایا اسی طرح آپ نے دارالعلوم کے مختلف شعبوں کا بھی معائنہ فرمایا اور خصوصاً کمپیوٹر کلاسوں' انگلش لینگویج کورس اور دیگر جدید شعبوں میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا۔

جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب کی دارالعلوم آمد:

گزشتہ دنوں جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مہتمم صاحب حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب اپنے رفقاء سمیت دارالعلوم تشریف لائے اور یہاں پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ' حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ اور مدیر الحق کے ساتھ ملاقات کی۔ ملاقات میں ملک کی موجودہ صورتحال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اسی طرح دارالعلوم میں 30 مئی کو بنوری ٹاؤن کے استاذ حدیث اور دارالافتاء کے رئیس حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب مدظلہ بھی دارالعلوم تشریف لائے اور یہاں پر حضرات مہتممین صاحبان سے تفصیلی ملاقات کی۔ اور عالم اسلام بالخصوص پاکستان کی موجودہ خطرناک صورتحال کے بارے میں تبادلہ خیال کے ساتھ ساتھ اس غیر یقینی حالت پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا۔ اس موقع پر دفتر اہتمام میں دارالعلوم کے استاذ حدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب مدظلہ اور دیگر اساتذہ بھی موجود تھے۔ آپ کے ہمراہ بنوری ٹاؤن کے اساتذہ کرام مفتی مولانا عطاء الرحمان صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا امداد اللہ صاحب مدظلہ بھی تشریف لائے تھے۔

حضرت نائب مہتمم صاحب کا دورہ آزاد کشمیر:

۶ مئی کو حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ ناظم وفاق المدارس نے دارالعلوم اسلامیہ مظفر آباد آزاد کشمیر کے مسئول قاضی محمود الحسن اشرف کی دعوت پر آزاد کشمیر کے وفاق سے ملحق مدارس کی مجلس عمومی کے اجلاس میں شرکت کی اور خطاب بھی فرمایا۔

مولانا محمد ابراہیم فانی

تعارف وتبصرہ کتب

ھدایۃ النحو کے سولہ سالہ حل شدہ پرچہ جات مع ازالۃ السھو عن ھدایۃ النحو

مرتب: مولانا ابوسعید اللہ بخش ظفر، مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

ضخامت: ۲۰۰ صفحات		قیمت: ۸۰ صفحات

ملنے کا پتہ: مکتبہ خلیلیہ بستی حسین آباد۔ چک روہاڑی مظفر گڑھ

زیر تبصرہ کتاب میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب میں شامل علم نحو کی مشہور کتاب ہدایہ النحو کے سولہ سالہ وفاقی پرچہ جات برائے بنین وبنات کا حل انتہائی شرح وبسط کے ساتھ کیا گیا ہے اور علم نحو کے متعلق کوئی ضابطہ ایسا نہیں جو کہ اس میں موجود نہ ہو جس کی وجہ سے یہ کتاب گویا ہدایہ النحو کی ایک مبسوط اور مفصل شرح ہے اور اس میں امتحان میں شریک امیدواروں کے لئے ایسے رہنما اصول اور ضوابط ذکر کئے گئے ہیں جس کی روشنی میں طالب علم سوالات انتہائی آسانی کے ساتھ حل کرنے پر قادر ہو جاتا ہے اس کے علاوہ آخر میں تمام کتاب ہدایۃ النحو کا خلاصہ عربی میں جامع اور دلنشین انداز میں پیش کیا گیا ہے جس سے کتاب کے غوامض اور مشکل مقامات بہت خوبی اور آسانی کے ساتھ ضبط میں آسکتے ہیں اللہ تعالیٰ مولف کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے یہ عظیم علمی خدمت انجام دی۔ انشاء اللہ اس کتاب سے مدرسین اور تلامذہ یکساں طور پر مستفید ہوں گے۔

کتاب: اربونہ سلامونہ (منظوم سیرت النبیؐ) (پشتو)		ناظم: جناب سراج الاسلام سراج صاحب

ضخامت: ۷۲ صفحات		قیمت: ۴۰ روپے

ملنے کا پتہ: دارالعلوم اسلامیہ اضاخیل بالا۔ ضلع نوشہرہ

محترم سراج الاسلام سراج صاحب ممتاز ماہر تعلیم، مستند مترجم ومحقق و ماہر لسانیات و ماہر علم اعداد ہونے کے ساتھ ساتھ اردو فارسی اور پشتو کے بہترین قادر الکلام شاعر بھی ہیں۔ آپ کی کئی کتابیں نظم اور نثر میں منصہ شہود پر آئی ہیں زیر تبصرہ کتاب ربیع الاول (اور ظہور قدسی) کی مناسبت سے پشتو زبان میں بشکل مخمس ایک مسلسل نظم ہے۔ جس میں سیرت نبویؐ کے متعلق تمام اہم واقعات معجزات غزوات اور ظہور قدسی کے بارے میں دیگر ایمان پرور مضامین انتہائی

دلربا ءانداز میں بیان ہوئے ہیں جن سے قاری پر سرشاری کی کیفیت طاری ہوتی ہے میرے خیال میں یہ پشتو نظم میں مکمل سیرت النبی کا مجموعہ ہے جس کا سہرا محترم سراج الاسلام صاحب کے سر ہے اور اس مجموعہ کی اشاعت کی سعادت اضاخیل بالا ضلع نوشہرہ کے انتہائی بزرگ ومحترم شخصیت مولانا رحیم اللہ باچا صاحب مدظلہ اور ان کے برادر محترم مولانا حافظ نثار اللہ باچا صاحب نے حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو اس بہترین کاوش پر اجر جزیل سے نوازے۔ ہمارے استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر شاہ صاحب مدنی مدظلہ کی مختصر مگر جامع تقریظ ان اسکی ثقاہت کی دلیل ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں۔

”محترم سراج صاحب نے سردار دو جہان زینت کون ومکاں ﷺ کی ولادت باسعادت سے لے کر وفات تک آپ کی حیات طیبہ کے تمام جوہری واقعات اور زرین حقائق موبوط انداز میں ترتیب وار مسلک شعر میں اپنی مادری زبان میں پشتون نسل کے لئے پروتے ہیں“

کتاب: الفقہ والفقاء　　مرتب: مولانا قاضی حافظ محمد نسیم صاحب کلاچوی

ضخامت: ۱۳۳ صفحات　　قیمت: ۸۰ روپے

ملنے کا پتہ: مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی، ڈیرہ اسماعیل خان

زیر تبصرہ کتاب میں مخدوم العلماء حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ کے فرزند مولانا قاضی محمد نسیم صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ نے فقہ اور فقہا کے متعلق مختصر مگر جامع اور مفید معلومات یکجا کئے ہیں جس سے علماء وطلبہ یکساں طور پر استفادہ کر سکتے ہیں۔ ابتداء میں فقہ کی لغوی اور شرعی تعریف، اس کی تعریف کے متعلق مختلف اجلہ علماء وفقہا کی آراء اور ان کے اقوال اس علم کا موضوع اور غرض وغایہ علاوہ ازیں اس کی شرف وفضیلت پر سیر حاصل بحث موجود ہے اس کے بعد فقہاء سبعہ اور دیگر متقدین ومتاخرین جلیل القدر فقہاء کا تذکرہ ہے اس ضمن میں بعض دیگر مفید اور معلومات افزاء نکات بھی ہیں جس سے کتاب کی اہمیت اور افادیت میں مزید اضافہ ہوا ہے۔

بطور تقریظ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ کے پانچ صفحات پر مشتمل کلمات بابرکات ہیں، جو کہ حرز جان بنانے کے قابل ہیں اور آپ کے قیمتی اور پر مغز نصائح اس پرفتن دور میں واقعی قابل توجہ ہیں۔ کتاب معنوی حسن وخوبی کے ساتھ ظاہری طور پر بھی جاذب نظر ہے ادارہ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ اور صاحبزادہ محترم مولانا قاضی عبدالحلیم صاحب سابق مدرس ونائب مفتی دارالعلوم حقانیہ کو مولانا محمد نسیم صاحب کے اس نقش اول پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور دعا گو ہیں کہ ان کی یہ تالیف آپ کی بہترین تصنیفی وتالیفی مستقبل کے لئے پیش خیمہ ہو۔

ہر گھر کی ضرورت، ہر لائبریری کی زینت

مجموعۂ مقالات

چار جلد مکمل سیٹ

اکابرینِ دارالعلوم دیو بند
کی طرف سے فتنۂ غیر مقلدین کی
روک تھام کیلئے ایک مکمل نصاب

غیر مقلدین کی شرانگیزیوں اور غیر مقلدین کی طرف سے اسلاف امت وفقہائے کرام کی توہین پر مبنی لٹریچر کی اشاعت پر اکابرین دارالعلوم نے اُمتِ مسلمہ کے دینی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے ۲ ۳ مئی ۲۰۰۱ھ کو دہلی میں امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم کی صدارت میں ''تحفظ سنت کانفرنس'' کا اہتمام کیا جس میں مشاہیر علماء نے متعلقہ موضوعات پر مقالے پیش کئے اور اس کانفرنس میں چند قراردادیں پاس کیں جو باقاعدہ سعودی عرب کی حکومت کو بھیجی گئیں۔ جس پر حکومت سعودیہ نے الحمدللہ مثبت ردّعمل کا اظہار کیا ہے ہم اس کانفرنس میں پڑھے جانے والے تمام مقالہ جات اور ان کے علاوہ اس موضوع سے متعلق دیگر اکابرین امت کے افادات اور اس کے علاوہ بہت سی متعلقہ نایاب دستاویزات کو بھی مرتب کر کے مجموعہ مقالات کے نام سے عوام وخواص کے فائدہ کیلئے پیش کر رہے ہیں

- مکتوب حرمین شریفین کے امور کے سربراہ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل
- ''ایک مجلس کی تین طلاق'' سعودی عرب کے جید علماء کی منتخب کمیٹی کا فیصلہ
- علم حدیث میں امام ابوحنیفہ کا مقام ومرتبہ
- ملفوظات حضرت حکیم الامت (غیر مقلدین کے بارے میں)
- رفع یدین صحیح بخاری میں پیش کردہ دلائل کی روشنی میں
- فرض نماز کے بعد دعاء (متعلقات ومسائل)
- حضرت امام ابوحنیفہ پر ارجاء کی تہمت
- مسائل وعقائد میں غیر مقلدین اور شیعہ مذہب کا توافق
- قرآن وحدیث کے خلاف غیر مقلدین کے پچاس مسائل
- توسل واستغاثہ بغیر اللہ اور غیر مقلدین کا مذہب
- مسائل اور عقائد میں غیر مقلدین کے متضاد اقوال
- غیر مقلدین کے 56 اعتراضات کے جوابات
- صحابہ کرام کے بارے میں غیر مقلدین کا نقطہ نظر
- شریعت مطہرہ میں صحابہ کرام کا مقام اور غیر مقلدین کا موقف
- دور حاضر میں افتراق بین المسلمین کی سب سے خطرناک عالمگیر مہم، تحریک لامذہبیت
- مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر ڈاکٹر عبداللہ عبود کا غیر مقلد کی کتابوں سے اعلانِ براءت

- مسائل نماز
- عورتوں کا طریقہ نماز
- تحقیق مسئلہ رفع یدین
- آمین بالجہر
- خطبہ صدارت
- اجماع وقیاس کی حجیت
- مسئلہ تقلید
- فقہ حنفی اقرب الی النصوص
- الاقتصاد فی التقلید والاجتهاد
- امام اعظم ابوحنیفہ اور معترضین
- قرأت خلف الامام
- تین طلاق کا مسئلہ
- الکلام الفرید فی التزام التقلید
- ایک غیر مقلد کی توبہ
- امام کے پیچھے مقتدی کی قرأت کا حکم
- غیر مقلدین کے فتاویٰ کی حقیقت
- طلاق ثلاث صحیح ماخذ کی روشنی میں
- خواتین اسلام کی بہترین مسجد

کامل چار جلد، اعلیٰ کاغذ، قیمت کامل سیٹ -/585 روپے رعایتی قیمت -/385 روپے ڈاک خرچہ -/40 روپے

[redacted] صرف ایک خط یا فون کر کے گھر بیٹھے وی پی کے ذریعے کتابیں منگوا سکتے ہیں

ملنے کا پتہ

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

540513-517510

نئی صدی ۔ نئی سوچ ۔ نیا انداز

آپ کا پسندیدہ مشروب

رُوح افزا

خوب صورت اور مضبوط، ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ

'PET' بوتل

میں دستیاب ہے

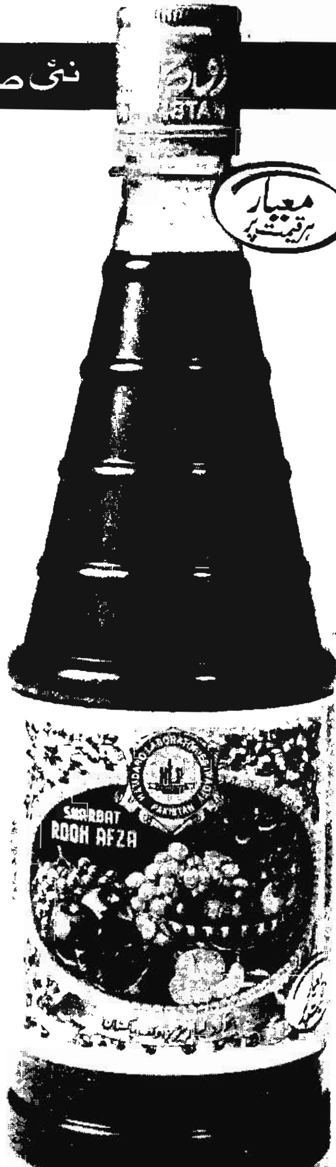

اور ہاں! ہر 'PET' بوتل میں 50 ملی لیٹر زیادہ رُوح افزا بھی

راحتِ جاں

رُوح افزا

مشروبِ مشرق

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔

آپ ہمدرد دوست ہیں۔ اعتماد کے ساتھ مصنوعاتِ ہمدرد خریدتے ہیں۔ جائز منافع بین الاقوامی شہرِ علم و حکمت کی تعمیر میں لگ رہا ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ بھی شریک ہیں۔

ہمدرد کے متعلق مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے!

www.hamdard.com.pk

Adarts-HRA-5/2001

پروفیشنل اور تجربہ کار ٹاؤن پلانرز کے زیرِ نگرانی عظیم الشان رہائشی منصوبہ جات

اسلام آباد موٹروے سٹی جماعت اسلامی کے مجوزہ مرکز **قرطبہ سٹی** اور تعمیرِ ملت ایجوکیشن سٹی (شفا انٹرنیشنل ہسپتال اسلام آباد) کے درمیان اور نیو انٹرنیشنل اسلام آباد ایئر پورٹ اور بین الاقوامی شاہراہ **موٹروے** کے قریب واقع ہے۔

بکنگ جاری ہے

اسلام آباد موٹروے سٹی

(خیبر بلاک)

سائز پلاٹس			
رہائشی پلاٹس	5 مرلہ	10 مرلہ	1 کنال
زرعی فارم	5 کنال	10 کنال	20 کنال

کمرشل پلاٹس	
سائز 20x10	نقد ادائیگی پر رعایتی قیمت 30 ہزار روپے
سائز 30x12	نقد ادائیگی پر رعایتی قیمت 50 ہزار روپے

قیمت اور طریقہ ادائیگی

قیمت	ایڈوانس	ماہانہ قسط
10,000 روپے فی مرلہ	1,000 روپے فی مرلہ	100 روپے فی مرلہ
رجسٹری	کل قیمت کا نصف یکمشت ادا کرنے پر 15 دن میں رجسٹری	
نوٹ	کارنر اور ڈبل روڈ فیسنگ پلاٹ پر دس فیصد زائد قیمت	

5 مرلہ، 7 مرلہ اور 10 مرلہ کے پلاٹس پر رہائشی مکان تعمیر کر کے آسان اقساط پر فروخت کئے جائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

بلاشبہ سود کھانا اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے

خوشخبری

الاتحاد کارپوریشن ایک کاروباری ادارہ ہے جو

سود سے پاک سرمایہ کاری

کرنے کا پابند ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے فیصلہ کیا ہے کہ **اسلام آباد**، **راولپنڈی** اور **مضافات** میں سستی اراضی خرید کر مختلف رہائشی منصوبہ جات بنئی رہائشی کالونیز، کمرشل مارکیٹس کی تعمیر، زرعی زمینوں، فلیٹس اور مکانات کی خرید و فروخت میں سرمایہ کاری کرے اور سود کی لعنت سے چھٹکارا چاہنے والے مسلمانوں کو بھی سرمایہ کاری کا موقع بھی فراہم کیا جائے اور پہلے سے جاری شدہ منصوبہ جات میں نفع و نقصان کی بنیاد پر حصہ داری کیلئے کم قیمت کے شراکتی حصص جاری کئے جائیں۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے فیصلے کے مطابق

کم قیمت کے شراکتی حصص

جاری کئے جا رہے ہیں۔ لہٰذا

حلال محفوظ اور سود کی ملاوٹ سے پاک سرمایہ کاری

شیئرز خود بھی خریدیئے اور اپنے احباب کو دعوت دیجئے!

- بنیادی طور پر کم از کم 10 شیئرز خریدنے کی درخواست دی جا سکتی ہے۔
- خواہشمند خواتین و حضرات درج ذیل پتہ سے درخواست فارم **مفت** منگوا سکتے ہیں۔
- سال کے اختتام پر مکمل حساب پیش کر کے منافع شیئر ہولڈرز میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ شرح منافع 20 سے 30 فیصد تک متوقع ہے۔
- کارپوریشن 15 دن کے اندر اندر حصص سرٹیفکیٹس جاری کرنے کی پابند ہوگی۔
- شیئرز قابل فروخت اور قابل انتقال ہونگے لیکن کارپوریشن کو مطلع کرنا ضروری ہوگا۔
- فیصلہ قرآن و سنت کے مطابق کیا جائے گا۔

مزید تفصیلات کے لئے:

الاتحاد کارپوریشن

7۔ دبئی پلازہ سکستھ روڈ چوک، مری روڈ، راولپنڈی

ڈرافٹ بنام اکاؤنٹ نمبر 69-4137 حبیب بنک رحمٰن آباد برانچ مری روڈ راولپنڈی

محمد نصیر خان مروت
چیف ایگزیکٹو

فون: 051-4581451 موبائل: 0333-5111385 ای میل: al_ittehad@hotmail.com

Designed by: SUTOOR Grafix: 0303 - 651 39 66

Regd No. P-90 Monthly "Al-Haq" Akora Khattak

معاونین جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے ایک ضروری

اپیل

محترم ! دارالعلوم حقانیہ کی علمی، ملی و دینی ہمہ گیر خدمات سے بحمداللہ آپ بخوبی واقف ہیں اور موجودہ پُرفتن دور میں ایسے مرکز علوم رسالت کی اہمیت وضرورت بھی آپ پر مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دعوت وتبلیغ، تعلیم وتدریس، اصلاح وارشاد اور جہاد کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کی ذمہ داری ملک وبیرون ملک فضلائے حقانیہ نے نہ سنبھالی ہو۔ صرف ایک جہاد افغانستان کو لیجئے تو دارالعلوم کے ہزاروں فضلاء اور طلباً نے اس صدی کے عظیم جہاد میں قائدانہ کردار ادا کیا جو تمام معاونین کے لئے تاقیامت صدقہ جاریہ بن رہا ہے۔

جامعہ حقانیہ اپنے تمام ترقی پذیر شعبوں میں خطیر مصارف (جو کہ تعمیراتی اخراجات کے علاوہ سالانہ واجبی مصارف سوا کروڑ سے متجاوز ہیں) کا محتاج ہے جبکہ دارالعلوم حکومتوں کے تعاون سے بھی بالکل بے نیاز ہے اور نہ ہی اس کے باضابطہ مستقل سفراء ہیں، صرف اور صرف آپ جیسے حساس دردمند اہل خیر معاونین کے مالی تعاون سے یہ سارا کارخانہ علوم نبوت چل رہا ہے۔ جس میں ڈھائی ہزار تک طلباً علوم نبویہ سے ہر سال مستفید ہوتے ہیں۔ ایسے نازک وقت میں آپکی توجہات کی مزید شدت سے ہمیں ضرورت ہے کہ خود اور اپنے زیر اثر حلقہ احباب واہل خیر میں بھی دارالعلوم کے مالی تعاون کے لئے سعی فرمائیں اور اللہ کے دین کے فروغ اور حق کی بالادستی کے لئے کوشاں اس ادارہ کی پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہر ممکن تعاون اور سرپرستی سے ممنون فرمائیں۔ **واجرکم علی اللہ۔**

ترسیل زر کا پتہ

(مولانا) سمیع الحق
مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

اکاؤنٹ نمبرز: یو بی ایل اکوڑہ خٹک 7 -01 نیشنل بینک اکوڑہ خٹک 5 - 17
مسلم کمرشل بینک جہانگیرہ 721

Email: haqqania@nsr.pol.com.pk OR haqqania@hotmail.com